عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

# ختم نبوت

ہفت روزہ

انٹرنیشنل

WEEKLY KHATME NUBUWWAT INTERNATIONAL

جلد ۷ ـ شمارہ ۲۵

## حضرت عیسیٰ علیہ السلام

## کے زندہ آسمان پر اٹھائے جانے کے دلائل

## کیا، ہم عاشقِ رسول ﷺ ؟!

## ہجرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم

## یہ مرزا طاہر کا مباہلہ سے فرار کا ایک بہانہ ہے

قیمت ۳/-

مال آرڈر پر بھی تیار کیا جاتا ہے

اعلیٰ معیار

مثالی نفاست

شمع اسٹیل فرنیچر

مضبوط اور پائیدار

الماریاں اور اسٹیل فرنیچر

دوکان نمبر ۸-۷ انجمن ابن سینا مارکیٹ لیاقت آباد نمبر ۹ کراچی ۱۹

فون نمبر ۴۱۰۶۰۷

جبار کارپٹس

ڈیلرز

قائد آباد کارپٹ ○ مون لائٹ ○ بلال کارپٹ ○
یونائیٹڈ کارپٹ ○ ڈیکورا کارپٹ ○ اولمپیا کارپٹ

مساجد کیلئے خاص رعائت

پلین وولن کارپٹ کی خریداری پر وولن قائد آباد کا جائے نماز مفت حاصل کریں

۴ این آر ایوینیو - ایس ڈی اے بلاک جی برکات حیدری نارتھ ناظم آباد
کراچی فون نمبر : ۶۲۶۸۸۸

# ہفت روزہ ختم نبوۃ کراچی انٹرنیشنل

جلد نمبر ۷ — ۲۳ تا ۲۹ ربیع الاول ۱۴۰۹ھ مطابق ۴ تا ۱۰ نومبر ۱۹۸۸ء — شمارہ نمبر ۲۲



زیر سرپرستی

شیخ المشائخ حضرت مولانا
خان محمد صاحب مدظلہ
امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

مجلس ادارت

مولانا مفتی احمد الرحمن — مولانا محمد یوسف لدھیانوی
مولانا منظور احمد الحسینی — مولانا بدیع الزمان
مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر

مدیر مسئول

عبدالرحمن یعقوب باوا

انچارج شعبہ کتابت

حافظ محمد عبدالستار واحدی

رابطہ دفتر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ
پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی ۳
فون: ۷۱۱۹۷۱

LONDON OFFICE

35 STOCK WELL GREEN

LONDON SW9 9 HZ U.K.

Ph: 01-737-8199

سالانہ چندہ

سالانہ -/۱۵۰ روپے — ششماہی -/۷۵ روپے
سہ ماہی -/۴۵ روپے — فی پرچہ -/۳ روپے

بدل اشتراک
برائے غیر ممالک بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک

امریکہ، جنوبی امریکہ — ۴۲۵ روپے
افریقہ — ۳۷۵ روپے
یورپ — ۳۷۵ "
ایشیا — ۳۷۵ "

## سرپرستان

حضرت مولانا مرغوب الرحمن صاحب مدظلہ — مہتمم دارالعلوم دیوبند انڈیا
مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا ولی حسن صاحب — پاکستان
مفتی اعظم برما حضرت مولانا محمود داؤد یوسف صاحب — برما
حضرت مولانا محمد یونس صاحب — بنگلہ دیش
شیخ التفسیر حضرت مولانا محمد اسحاق خان صاحب — متحدہ عرب امارات
حضرت مولانا ابراہیم میاں صاحب — جنوبی افریقہ
حضرت مولانا محمد یوسف متالا صاحب — برطانیہ
حضرت مولانا محمد مظہر عالم صاحب — کینیڈا
حضرت مولانا سعید انگار صاحب — فرانس

## اندرون ملک نمائندے

اسلام آباد — عبدالرؤف الازہری
گوجرانوالہ — حافظ محمد ثاقب
سیالکوٹ — ایم عبدالرحیم شکر گڑھ
مری — قاری محمد اسداللہ عباسی
بہاولپور — محمد اسماعیل شجاع آبادی
سکھر — دین محمد فریدی
جھنگ — غلام حسین
ٹنڈو آدم — محمد راشد مدنی
پشاور — مولانا نور الحق نور
لاہور — مولانا کریم بخش
مانسہرہ — سید منظور احمد شاہ آسی
فیصل آباد — مولوی فقیر محمد
لیہ — حافظ خلیل احمد کروڑ
ڈیرہ اسماعیل خان — محمد شعیب گنگوہی
کوئٹہ بلوچستان — فیاض حسن سجاد، نذیر احمد تونسوی
شیخوپورہ/ننکانہ — محمد متین خالد
ملتان — عطاء الرحمان
سرگودھا — حافظ محمد اکرم طوفانی
حیدرآباد (سندھ) — نذیر احمد بلوچ
گجرات — چوہدری محمد خلیل

## بیرون ملک نمائندے

قطر — قاری محمد اسماعیل رشیدی • اسپین — راجہ حبیب الرحمٰن • کینیڈا —
امریکہ — چوہدری محمد شریف تکوروی • ڈنمارک — محمد ادریس • ٹورنٹو — حافظ سعید احمد
دوبئی — قاری محمد اسماعیل • ناروے — میاں اشرف عابد • ایڈمنٹن — عامر رشید
ابوظہبی — قاری وصیف الرحمٰن • افریقہ — محمد زبیر افریقی • مونٹریال — آفتاب احمد
لائبیریا — ہدایت اللہ شاہ • ماریشس — محمد اخلاص احمد • برما — محمود یوسف
بارباڈوس — اسماعیل قاضی • ٹرینیڈاڈ — اسماعیل ناخدا •
سوئزرلینڈ — اے۔کیو۔ انصاری • ری یونین فرانس — عبدالرشید بزرگ •
برطانیہ — محمد اقبال • بنگلہ دیش — محی الدین خان •

# یہ مرزا طاہر کا مباہلہ سے فرار کا ایک بہانہ ہے

قادیانی جماعت کے پیشوا مرزا طاہر نے ایک خط کے ساتھ لندن سے پریس بیان جاری کیا ہے۔ جس میں اس نے کہا ہے کہ مباہلہ کا یہ طریق ہرگز نہیں کہ دونوں فریق آمنے سامنے ہو کر ایک دوسرے فریق کے خلاف بد دعا کریں۔ اس میں یہ بھی لکھا ہے کہ۔

"جماعت احمدیہ مباہلہ کے میدان میں داخل ہو چکی ہے مخالف علماء کو چاہیئے کہ وہ جماعت احمدیہ کے خلاف الزامات کی فہرست شائع کر کے لعنت اللہ علی الکاذبین کہہ دیں ——— مزید لکھا ہے کہ ابتہال کا مطلب ایک دوسرے کے مقابل پر صف آرائی نہیں اور نہ ہی کسی ایک جگہ اکٹھا ہونے کا مفہوم اس میں پایا جاتا ہے۔"

ہمارے خیال میں مباہلہ سے فرار کا یہ ایک بہانہ ہے۔ ورنہ مباہلہ ہمیشہ آمنے سامنے ہوتا ہے۔ یہ طریق خود بانی فتنہ قادیانیت مرزا قادیانی لعنت اللہ علیہ بھی اپنا چکا ہے۔ مولانا عبدالحق غزنوی مرحوم کے مقابلے میں مرزا قادیانی نے روبرو مباہلہ کیا تھا جس کے نتیجہ میں وہ مولانا مرحوم کی زندگی میں ہی ہلاک ہو گیا تھا مرزا طاہر اپنے دادا کو نبی مانتا ہے۔ اسی کی خلافت کا دعویٰ کرتا ہے۔ دوسری طرف اس کے طریق کو جو اس کے عقیدے کے مطابق سنت ہے۔ انحراف بھی کر رہا ہے کیا مرزا یہ بتا سکتا ہے کہ

۱۔ جب ابتہال کا مطلب آمنے سامنے مباہلہ کرنا نہیں تھا تو مرزا قادیانی نے جھک کیوں ماری۔ اور کیوں آمنے سامنے مباہلہ کیا۔

۲۔ دوسرے یہ کہ اسے یہ بھی بتانا چاہیئے کہ اس کے دادا مرزا قادیانی پر ابتہال کے معنیٰ منکشف نہیں ہوئے تھے۔ اب تجھ پر صحیح معنیٰ منکشف ہوئے ہیں

---

بہر حال مرزا کا بیان پڑھ کر یہ معلوم ہو گیا کہ اس کا علمی معیار دو درجہ کتنا ہے دوسرے لفظوں میں اس کا پاگل پن اور جہالت ظاہر ہو گئی ہے۔

رہی یہ بات کہ ابتہال کا مطلب گھر بیٹھے بیٹھے ہی ایک دوسرے پر لعنت برسانا ہے۔ تو یہ لعنت بازی بھی اس کا دادا مرزا قادیانی کر چکا ہے۔ اس کی کتاب نورالحق میں کئی صفحات صرف

لعنت ، لعنت ، لعنت ، لعنت ، لعنت ، لعنت

سے بھرے ہوئے ہیں۔ کچھ اور کتابوں میں بھی لعنت بلعنت کی گردان موجود ہے۔ "اولعنتیو" اس کا خاص تکیہ کلام اور لعنت بازی اس کا مشغلہ تھا لیکن کیا مرزا طاہر لعین اور کوئی قادیانی ملعون یہ ثابت کر سکتا ہے کہ مرزا قادیانی کی لعنت بازی کے نتیجہ میں کتنے آدمی مرے؟

حضور سرور کائنات تاجدار ختم نبوت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جو شخص کسی کو گالی دیتا ہے یا کسی پر لعن طعن کرتا ہے۔ اگر مخاطب اس کا مستحق نہیں ہوتا تو وہ گالی اور لعنت اسی پر لوٹ جاتی ہے چنانچہ مرزا قادیانی نے اپنے مخالفین کو علماء حق کو اور اہل اسلام کو اتنی گالیاں دیں اور اتنی لعنت بازی کی کہ ان سے مغلظات مرزا کے نام سے ایک کتاب تیار ہو گئی۔ ان گالیوں اور لعنت بازیوں کا اثر مخالفوں پر کیا ہوتا۔ الٹا وہ تمام گالیاں اور لعنت بازی خود مرزا قادیانی پر لوٹ گئیں اور مرزا انتہائی ذلت و رسوائی کی حالت میں جہنم واصل ہو گیا۔

---

پریس بیان سے ظاہر ہوتا ہے کہ مرزا طاہر اور اس کی ملعون ذریت میدان میں آ کر روبرو مباہلہ سے اس لئے ہچکچا رہی ہے کہ اسے نعرہ بازی اور شور شرابے کا خطرہ ہے۔ ہمارے خیال میں یہ مسئلہ کبھی ایسا نہیں کہ طے نہ ہو سکتا ہو۔ دونوں فریق باہم مل کر اس بات کی ضمانت دے سکتے ہیں کہ کوئی نعرے بازی اور شور و غل نہیں ہو گا لیکن پنجابی کی مشہور

کے مطابق مرزا طاہر اور اس کی ذریت کے دل میں چور ہے. جس کی وجہ سے وہ حیلے بہانے اور حجت بازی سے ایک اصولی اور صحیح طریق کار سے انحراف کرتے ہوئے بھاگ نکلنے جارہے ہیں. کہ بس گھر بیٹھے بیٹھے ہی لعنت بازی کرتے رہو۔ اور پھر ساتھ ہی ان الزامات کی فہرست بھی شائع کرو جو مرزا قادیانی اور اس کی ملعون ذریت پر عائد ہوسکتے ہیں۔ لیکن کون نہیں جانتا کہ مرزا قادیانی دجال تھا. کذاب تھا. زندیق تھا. مرتد تھا. لعین تھا. مردود تھا. شیطان تھا. انگریز کا ایجنٹ تھا. انگریزوں کا خود کاشتہ پودا تھا. کیسے تھا یہ سب کچھ اس کی اپنی تحریرات سے ثابت کیا جا چکا ہے. اس پر مناظرے اور مباحثے ہوچکے ہیں. اس کے کفر پر سینکڑوں کتابیں چھپی ہوئی موجود ہیں. مرزائی جماعت کو قائم ہوئے سو سال بیت چکے ہیں. کسی نے ان کا جواب نہیں دیا. ہاں تاویلات کے ذریعے انہیں درست ثابت کرنے کی کوشش کی گئی. جب ایک حقیقت روز روشن کی طرح ظاہر و باہر ہے. اسے دوبارہ چھیڑنا حقیقت پر پردہ ڈالنے کے مترادف ہے۔

---

اول تو ہم مرزا طاہر کے مباہلہ کو مباہلہ سمجھتے ہی نہیں کیونکہ ہمارے نزدیک علماء کرام، اہل اسلام، دین دار مسلمانوں کے خلاف قتل کا کوئی خطرناک منصوبہ تیار کرکے اسے مباہلہ کے نام سے پیش کیا گیا ہے. تاہم اگر ہم اسے حقیقی معنے میں دعوت مباہلہ بھی سمجھ لیں. تو پھر ایسے میں کسی لمبی چوڑی فہرست تیار کرنے اور شائع کرنے کی ضرورت ہی نہ تھی. بلکہ مباہلہ صرف قادیانی مرزا لعنت اللہ علیہ کی ذات پر کیا جانا چاہیئے. کہ وہ کیا تھا؟۔

ہمارے اکابر سو سال سے تحریری حوالہ جات سے یہ واضح کرتے چلے آرہے ہیں کہ مرزا قادیانی ملعون نے خدائی کے دعوے سے لے کر غلاظت کے کیڑے ہونے تک کا دعویٰ کیا. آج بھی ہم اپنے اکابر کی تائید و تصدیق کرتے ہوئے ڈنکے کی چوٹ یہ کہتے ہیں کہ مرزا قادیانی کذاب تھا، دجال تھا، زندیق تھا، اس لئے کہ اس نے خدائی کا دعویٰ کیا. خدا کا بیٹا ہونے کا دعویٰ کیا. خدا کا باپ ہونے کا دعویٰ کیا خدا کی توہین کی. محمد رسول اللہ ہونے کا دعویٰ کیا. آپ سے بڑھ کر ہونے کا دعویٰ کیا. امتی نبی کا ہونے کا دعوئے کیا، شرعی نبوت کا دعوئے کیا. صرف نبی ہونے کا دعویٰ کیا، غیر شرعی نبوت کا دعویٰ کیا. مہدی ہونے کا دعویٰ کیا، مسیح ہونے کا دعویٰ کیا. تمام انبیاء کرام سے خود کو افضل گردانا. ایسی فحش گالیاں بکیں. کہ شرافت سر پیٹ کر رہ گئی وغیرہ وغیرہ۔

لہٰذا ہم برملا کہتے ہیں اور سچے دل سے کہتے ہیں. اور کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھ کر کہتے ہیں کہ سرکار دو عالم حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے سچے نبی اور آخری پیغمبر تھے. آپ کے بعد ہر قسم کی نئی نبوت کا دروازہ بند ہے. آپ کے بعد مرزا قادیانی نے نبوت کا جو دعویٰ کیا. وہ نہ صرف نبوت کے دعوے میں بلکہ تمام تر دعووں میں جھوٹا تھا. اس پر بھی خدا کی لعنت اور اس کے پیروکاروں پر بھی خدا کی لعنت۔

مرزا طاہر کو چاہیئے کہ وہ اس کے برعکس تحریر لکھ کر اس پر دستخط کردے اور اسے شائع کردے ہمارا دعوئے ہے کہ مرزا طاہر زہر کا پیالہ پی لینا منظور کرلے گا. لیکن وہ ایسی تحریر لکھنے کے لئے ہرگز ہرگز تیار نہیں ہوگا.

---

## سپاسنامہ

قابل صد احترام علمائے کرام:

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

آپ کو یاد ہوگا کہ آج سے ۳۶ برس قبل ۱۹۵۳ء میں اس وقت کے وزیر اعظم خواجہ ناظم الدین نے مسئلہ ختم نبوت کو احراری اور احمدی مسئلہ قرار دیا. اس سرکاری فتوے کے بعد بریلوی دیوبندی، اہل حدیث شیعہ علمائے کرام کو ایک پلیٹ فارم پر مجتمع کرنے کی ضرورت کا احساس کیا گیا چنانچہ زعماء احرار کی سعی مخلصانہ کے نتیجے میں ۱۱ دینی جماعتوں پر مشتمل مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کا عملاً قیام عمل میں آیا اور یہ امر آپ سے مخفی نہیں کہ مجلس احرار، بریلوی، دیوبندی، اہل حدیث، شیعہ چاروں مکاتب فکر کے اتحاد کا نام ہے مجلس تحفظ ختم نبوت میں صدر مولانا ابو الحسنات قادری و دیگر اراکین صاحبزادہ فیض الحسن، مولانا سید محمد داؤد غزنوی، مولانا محمد اسماعیل، مولانا مظہر علی اظہر، سید مظفر علی شمسی، امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری، مولانا محمد علی جالندھری، اور دیگر قابل قدر علماء کرام شامل تھے. جن کے سنہری کارنامے اور قربانیوں کی تفصیلات کے لئے وقت کا طویل عرصہ درکار ہے. مختصراً صرف یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ مولانا ابو الحسنات کی زیر قیادت مجلس عمل کے تین بنیادی مطالبات پیش کئے. جن میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیئے، قادیانی وزیر خارجہ ظفر اللہ خان کی برطرفی اور قادیانیوں کی سرکاری عہدوں سے علیحدگی کے مطالبات شامل تھے نیز حکومت کو یہ بھی واضح کر دیا کہ عقیدہ ختم نبوت صرف احراری و احمدی مسئلہ نہیں بلکہ عالم اسلام کے تمام مسلمانوں کے عقیدہ بنیادی اساس ہے لیکن اس موقع پر خواجہ ناظم الدین نے ظل بروزی نبوت کا نیا جھگڑا اٹھا کر بیٹھ گئے. نتیجتاً دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ کرنا پڑا. اس کے کچھ روز بعد حکومت نے یہ اعلان کیا کہ غنڈہ گردی کو برداشت نہیں کیا جائے گا جس کا جواب مولانا ابو الحسنات نے ایمانی جلال میں یوں دیا کہ "اگر ختم نبوۃ کی حفاظت غنڈہ گردی ہے تو خدا قسم میں سب سے بڑا غنڈہ ہوں. اور پھر جب جنوری ۱۹۵۳ء میں تحریک ختم نبوت عروج کو پہنچی اور شیدائیان ختم نبوت مجلس عمل کے ایک اشارہ

باقی صفحہ ۲۹ پہ

# زکوٰۃ کی ادائیگی میں عجلت کرے

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا صاحب قدس سرہٗ

گذشتہ سے پیوستہ

**ب:** اس وجہ سے بھی کہ زکوٰۃ سے آدمی کو صفتِ بخل سے پاک کرنا مقصود ہے جو بڑی مہلک چیز ہے۔ حضور پاکؐ کا ارشاد ہے کہ تین چیزیں مہلک ہیں۔ ایک وہ حرص و بخل جس کی اطاعت کی جائے یعنی طبعاً اگر کوئی شخص بخیل ہو۔ مگر عمل اپنی طبیعت کے خلاف کرتا ہے۔ اور طبیعت پر جبر کرتا ہے تو یہ مہلک نہیں مہلک وہ بخل ہے کہ عمل بھی اس کے موافق ہو۔ دوسری وہ خواہشِ نفس جس کا اتباع کیا جائے۔ (اس کا بھی یہی مطلب ہے کہ مثلاً شہوت کسی شخص کو ہو اور وہ اس کو بہ جبر روکے تو وہ مہلک نہیں مہلک وہ ہے کہ اس کے موافق ہی عمل کرے) تیسری چیز ہر شخص کا اپنی رائے کو سب سے بہتر سمجھنا ہے۔" اس کے علاوہ قرآن پاک کی متعدد آیات اور بہت سی احادیث میں بخل کی مذمت وارد ہوئی ہے۔ جیسا کہ دوسری فصل میں ان میں سے چند گذر چکیں۔ اور آدمی سے صفتِ بخل اسی طرح زائل ہو سکتی ہے کہ زبردستی اس کو مال خرچ کرنے کا عادی بنایا جائے کہ جب کسی کی محبت، تعلق چھڑانا مقصود ہوتا ہے۔ تو اس کی صورت یہی ہوتی ہے کہ اپنے کو اس سے دور رکھنے پر مجبور کیا جائے تاکہ اس کی محبت جاتی رہے۔ اسی لحاظ سے زکوٰۃ کو پاکی کا ذریعہ کہا جاتا ہے کہ وہ آدمی کو بخل کی گندگی سے پاک کرتی ہے۔ اور جس قدر زیادہ مال خرچ کرے گا۔ اور جتنی زیادہ مسرت اور خوشی سے خرچ کرے گا۔ اور جتنی بھی اللہ تعالیٰ کے راستہ میں خرچ کرنے سے بشاشت ہوگی۔ اتنی ہی بخل کی گندگی سے نظافت حاصل ہوگی۔

**ج:** اس وجہ سے بھی کہ یہ اللہ تعالیٰ شانہٗ کی نعمتِ مال کا شکرانہ ہے کہ اللہ جلّ شانہٗ کے ہر شخص کے جان و مال میں اس قدر انعامات احسانات ہیں کہ حد نہیں۔ پس طاعاتِ بدنیہ، بدنی انعامات کا شکرانہ ہیں۔ اور طاعاتِ مالیہ مالی انعامات کا شکرانہ ہیں۔ اور کس قدر کمینہ اور ذلیل ہے وہ شخص جو کسی فقیر کو دیکھے۔ اس کی تنگ دستی اور بدحالی کو۔ اس پر رزق کی کمی کی مصیبت کو دیکھے پھر بھی اس کے دل میں اللہ تعالیٰ کی اس نعمت کے شکرانہ کا خیال نہ آئے جو اللہ تعالیٰ نے اس شخص پر کی کہ اس کو بھیک مانگنے سے مستغنی کیا اور اس فقیر کی طرح اپنی حاجت کو دوسرے کے سامنے لے جانے سے بے نیاز کیا۔ بلکہ اس قابل کیا کہ دوسرا شخص اسکے سامنے اپنی ضرورت پیش کرے۔ کیا اس کا شکرانہ یہ نہیں ہے کہ اپنے مال دسواں یا چالیسواں حصہ اللہ تعالیٰ کے نام پر خرچ کر دے۔

(دسویں سے پیداوار کا عشر اور چالیسویں سے زکوٰۃ مراد ہے)

**نمبر۲:** دوسرا ادب زکوٰۃ کی ادائیگی کے وقت کے اعتبار سے ہے اور وہ یہ ہے کہ اس کی ادائیگی میں بہت عجلت کرے کہ اس کے واجب ہونے کے وقت سے پہلے ہی ادا کر دے کہ اس میں حق تعالیٰ شانہٗ کے امتثالِ حکم میں رغبت کا اظہار ہے اور فقراء کے دلوں میں مسرت کا پیدا کرنا ہے۔ اور دیر کرنے میں اپنے اوپر اور مال پر کسی قسم کی بیماری اور آفت آجانے کا بھی احتمال ہے۔ اور جن کے نزدیک زکوٰۃ کا فوراً ادا کرنا ضروری ہے۔ ان کے نزدیک تو تاخیر کا گناہ مستقل ہے لہٰذا جس وقت بھی دل میں خرچ کرنے کا خیال پیدا ہو۔ اس کو فرشتہ کی تحریک سمجھے۔ اس لئے کہ حدیث میں آیا ہے کہ آدمی کے ساتھ ایک تحریک فرشتہ کی ہوتی ہے اور ایک شیطان کی۔ فرشتہ کی تحریک تو خیر کی طرف متوجہ کرنا اور حق کی تصدیق ہے جب آدمی اس کو پاوے تو اللہ کا شکر ادا کرے۔ اور شیطان کی تحریک برائی کی طرف متوجہ کرنا اور حق بات جھٹلانا ہے۔ جب آدمی اس کو پاوے تو اَعُوذُ بِاللّٰہ پڑھے (مشکوٰۃ) ایک اور حدیث میں ہے کہ آدمی کا دل اللہ تعالیٰ کی دو انگلیوں میں ہے جس طرح چاہے پلٹ دیتا ہے۔ اس لئے دل میں جو خیال خرچ کرنے کا آیا ہے۔ اس کے بدل جانے کا بھی خطرہ ہے۔ اس کے علاوہ شیطان آدمی کو اپنی احتیاج کا خیال دلاتا رہتا ہے جیسا کہ دوسری فصل کی آیات میں نمبر۲ پر گذرا اور فرشتہ کی تحریک کے بعد شیطان کی تحریک بھی ہوتی ہے۔ اس لئے اس کی تحریک کے پیدا ہونے سے پہلے پہلے ادا کرے۔ اور اگر ساری زکوٰۃ ایک ہی وقت ادا کرنا مقصود ہو تو اس کی اچھی صورت یہ ہے کہ کوئی سا ایک مہینہ زکوٰۃ ادا کرنے کا متعین کرے اور بہتر یہ ہے کہ افضل مہینوں میں سے مقرر کرے کہ اس میں خرچ کرنے سے ثواب میں زیادتی ہو جیسا مثلاً محرم کا مہینہ ہے کہ وہ سال کا شروع مہینہ ہونے کے علاوہ اَشہُرِ حُرُم میں سے ہے۔ اور اس میں ایک دن یعنی یوم عاشورہ ایسا ہے کہ اس میں صدقہ کرنے کی اور اہل و عیال پر خرچ میں وسعت کی فضیلت آئی ہے۔ لہٰذا اس مہینہ میں اگر ادا کرے تو بہتر یہ ہے کہ دسویں تاریخ کو ادا کرے۔ دوسرا یا مثلاً رمضان المبارک کا مہینہ ہے کہ احادیث میں آیا ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم جود و بخشش میں تمام آدمیوں سے بڑھ کر تھے اور ماہِ رمضان میں تو آپ کی بخشش اور جود ایسی تیزی سے چلتی تھی جیسا کہ تیز ہوا۔ نیز اس مہینہ میں لیلۃ القدر ہے جو ہزار راتوں سے افضل ہے۔ نیز اللہ تعالیٰ کی نعمتیں بھی اس مہینے میں اپنے بندوں پر روز افزوں ہوتی ہیں۔ اسی ذوالحجہ کا مہینہ بھی بڑی فضیلت والے مہینوں میں ہے۔ اس میں حج ہوتا ہے اس میں ایام معلومات ہیں یعنی عشرۂ ذوالحجہ اور ایام معدودات ہیں یعنی ایامِ تشریق۔ اور ان دنوں میں اللہ تعالیٰ کی یاد کی ترغیب ... ک میں آئی ہے۔ پس اگر کوئی رمضان کو متعین ... ے تو اس کا عشرۂ آخر مناسب ہے اور ذی الحجہ کو مقرر کرے تو اس کا عشرۂ اول بہتر ہے۔ بندہ ناکارہ زکریا کا مشورہ یہ ہے کہ ہر شخص کو اپنی زکوٰۃ کا تقریبی اندازہ تو ہوتا ہی ہے اس لئے سال کے شروع ہی سے ضرورت کے مواقع پر ایسی

باقی صفحہ ۳ پر

# معجزات رسول صلی اللہ علیہ وسلم

شیخ الحدیث حضرت مولانا
محمد زکریا صاحب
رحمۃ اللہ علیہ

ایک تیسرا معجزہ آگ کے بارے میں مثنوی مولانا رومؒ میں مذکور ہے۔ جس کا ترجمہ یہ ہے۔ "انس بن مالکؓ کے یہاں ایک مہمان ہوا اس مہمان نے یہ واقعہ بیان کیا کہ کھانے کے بعد انسؓ نے دیکھا کہ دسترخوان پر شوربے اور چکنائی وغیرہ کے داغ اور دھبے لگے ہوئے ہیں۔ حضرت انسؓ نے خادمہ کو بلا کر کہا کہ اس دسترخوان کو تھوڑی دیر کے لئے دہکتے تنور میں ڈال دو۔ خادمہ نے ایسا ہی کیا۔ اس وقت تمام مہمان اس دسترخوان کے جلنے اور چکنائی کی چراند کا انتظار کرنے لگے لیکن یہ دیکھ کر حیران ہو گئے کہ یہ کپڑا جلنے کی بجائے بالکل بے داغ ہو گیا ہے۔ اور خادمہ نے صاف ستھرا اُجلا دسترخوان تنور میں سے نکال لیا۔ جیسے کلف چڑھا ہوا کپڑا۔ لوگوں نے حیران ہو کر انسؓ سے دریافت کیا کہ یہ کیا ماجرا ہے کہ کپڑا آگ میں نہ جل سکا؟ انسؓ نے حقیقت حال بتائی اور لوگوں کو آگاہ کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کھانا تناول فرما کر اسی دسترخوان سے اپنا روئے مبارک پونچھا کرتے تھے۔ جس کا اثر یہ ہوا کہ کپڑا آگ کی گزند سے اور جلنے سے محفوظ رہتا ہے"۔

مولانا کی مثنوی کے اشعار حسب ذیل ہیں۔

از انسؓ فرزند مالک آمدہ است
کہ بمہمانے او شخصے شدہ است
او حکایت کرد کز بعد طعام
دید انسؓ دستار خوان را زرد فام
چرکن و آلودہ گفت اے خادمہ
در تنورش افگن اور ایک دمہ
در تنور پر ز آتش در فگند
آں زماں دستار خواں را ہوشمند
جملہ مہماں دراں حیراں شدند
انتظار دود کاندر دے بجد ند
بعد یک ساعت بر آورد از تنور
پاک اسفید وازاں او ساخ دور
قوم گفتند اے صحابی عزیز
چوں نہ سوزید منقّیٰ گشت نیز
گفت زانکہ مصطفےٰ دست ودہاں
پس بمالید اندریں دستار خواں
اے دل ترسندہ از نار عذاب
باچناں دستار لب کن اقتراب
چوں جمادے راچنیں تشریف داد
جان عاشق راچہا خواہد کُشاد

## ان معجزات کا بیان جن کا تعلق ہوا سے ہے

صحیحین میں انسؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایک مرتبہ قحط پڑ گیا۔ اور بارش نہیں ہوئی۔ آپ جمعہ کا خطبہ فرما رہے تھے کہ اسی دوران ایک دیہاتی نے کھڑے ہو کر کہا کہ اے اللہ کے رسول ہماری دولت ہلاک ہو گئی۔ اور ہمارے اہل و عیال بھوکے مر رہے ہیں۔ آپ بارش کی دعا فرمائیں۔

آنحضورؐ نے اسی وقت اپنے دونوں ہاتھ اُٹھا کر دعا فرمائی۔ اس وقت آسمان پر کہیں ابر کا نشان نہ تھا۔ خدا کی قسم! آپ نے ابھی اپنے ہاتھ دعا سے ہٹائے نہ تھے کہ چاروں طرف سے پہاڑوں کی طرح گھٹاؤں کے ٹکڑے آنے لگے۔ اور آپ منبر سے اترے بھی نہ تھے کہ بارش کی وجہ سے آپ کی مبارک داڑھی سے قطرے ٹپک رہے تھے اس جمعہ کے بعد سے دوسرے جمعہ تک برابر بارش ہوتی رہی۔

دوسرے جمعہ کو وہی دیہاتی یا اور کوئی کھڑا ہوا اور عرض کیا کہ بارش کی شدت سے مکانات گر گئے اور مال مویشی ڈوب گئے۔ یا رسول اللہﷺ آپ دعا فرمائیں کہ بارش رک جائے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ اُٹھا کر دعا فرمائی! اے اللہ ہمارے اوپر نہیں ہمارے آس پاس بارش برسا، جنگلوں اور پہاڑوں پر برسا۔ دعا میں آپ اپنی انگلی سے چاروں طرف اشارہ کرتے جاتے تھے۔ اور جس طرف آپ اشارہ فرماتے تھے ابر وہاں سے کھلتا جاتا تھا۔ یہاں تک کہ جب لوگ مسجد سے نماز پڑھ کر نکلے تو مدینہ میں دھوپ نکلی ہوئی تھی۔ اور چاروں طرف بادل تھے۔ آس پاس بارش ہوتی رہی اور باہر سے جو لوگ آتے تھے وہ بارش کی زیادتی کا واقعہ بیان کرتے تھے۔

اس روایت میں ایک معجزے کا تو پانی سے تعلق ہے کہ آپ کی دعا سے بارش ہوئی۔ دوسرا معجزہ ہوا اور فضا سے تعلق رکھتا ہے کہ آپ نے جس طرف اشارہ کیا فضا صاف ہوتی چلی گئی۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں فرمایا کہ "اے ایمان والو! اللہ کی اس نعمت کو یاد کرو کہ جب تم پر کفار کے لشکر آئے تو ہم نے ان پر تند ہوا مسلط کر دی اور ایسے لشکر سے تمہاری مدد کی جن کو تم نہیں دیکھ رہے تھے۔ (فرشتوں سے)

اس آیت میں جس واقعہ کا تذکرہ ہے وہ احزاب کی لڑائی کا واقعہ ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ غزوۂ احزاب (جس کو غزوۂ خندق بھی کہتے ہیں) میں کفار قریش مع غطفان اور بنو قریظہ کے یہود وغیرہ بارہ ہزار کا لشکر مدینہ پر چڑھ آیا۔ اور اہل کتاب کفار نے اجتماعی حملے کا ارادہ کیا۔

آنحضورؐ نے سلمان فارسیؓ کے مشورہ سے مدینے کے ارد گرد خندق کھدوا دی۔ ایک مہینے تک کفار کا محاصرہ رہا، تیر اور پتھروں سے مقابلہ ہوتا رہا۔ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کی پروا ہوا سے مدد کی اور ایسی سخت ہوا بھیجی کہ کفار کے تمام چولہے اور کھانے کی ہنڈیاں الٹ گئیں۔ اور تمام خیمے اکھڑ گئے۔ گھوڑے ادھر ادھر چھوٹ کر بھاگ گئے۔ اور اتنا سخت جاڑا پڑا کہ اُن کے

باقی صفحہ ۳۰ پر

# ہجرتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

محمد یوسف آسی صاحب
نواں جنڈانوالہ

مکہ مکرمہ کی غراتی پُر ہول آہٹ دارالندوہ میں۔ جمع ہوئی تعصب کے عروج سے چہرے بگڑے ہوئے ہیں بلکہ بعض بدبختوں کے شاخ اسلام کی کونپل کے کھلنے سے غمگین ہوکر چہرے اترے ہوئے ہیں بعض کے غصہ سے منہ سوجھے ہوئے ہیں ایک نے غرا کر منہ سے جھاگ چھوڑتے ہوئے کہا اُس کو پکڑ کر گلے میں طوق ڈال کر ایک مکان میں بند کر دیا جائے قید تنہائی میں محبوس کر دیا جائے بوڑھا خبیث (جو شیطان تھا) بولا نہیں یہ ٹھیک نہیں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے قید ہونے کی خبر باہر نکلے بغیر نہیں رہے گی مسلمان اُسے چھڑوا لے جائیں گے اور طاقت پا کر تمہیں بھی فنا کر دیں گے تم کو نہیں پتا وہ اپنے محبوب آقا پر جان دے دینے کی بھی پرواہ نہیں کرتے دوسرا ظالم سانپ کی طرح پھنکارا کر ایک سرکش اونٹ پر بٹھا کر ہم اسے یہاں سے تو نکال دیں ہماری طرف سے کہیں جائے کہیں رہے جیئے بھی یا نہ جیئے ہماری جان تو چھوٹ جائے گی بوڑھے نجدی کے بدبخت ماتھے کی شکنیں اور زیادہ گہری ہو گئیں سوچ کر بولا یہ بھی سازش ادھوری لگتی ہے کیا تم محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی دل آویز باتوں کو بھول گئے ہو کیا تم نے نہیں دیکھا کہ وہ جس سے بات کرتا ہے اسی کو اپنا بنا لیتا ہے وہ دلوں پر کیسی آسانی سے قابو پا لیتا ہے وہ جہاں بھی جائے گا وہاں کے باشندے اس کے ساتھ لگ جائیں گے اور وہ بالآخر تم سے اپنے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کا بدلہ لے کر چھوڑیں گے آخر تنگ آ کر محبوبؐ آقا کی امت کا فرعون ابوجہل بولا کر ایک ایسی تدبیر بتاتا ہے کہ تمام محفل اسے منظور کرتی ہے وہ تجویز یہ تھی کہ

نمبر1 عرب کے ہر ایک مشہور قبیلہ سے ایک ایک جوانمرد کا انتخاب کیا جائے۔

نمبر2 یہ سب بہادر رات کی تاریکی میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے گھر کو گھیر لیں۔

نمبر3 جب محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) صبح کی نماز کے لئے گھر سے باہر تشریف لائیں اس وقت یہ سب بہادر اپنی تلواروں سے ان پر حملہ کر دیں۔

اس دانشمندانہ سازش کا فائدہ یہ ہوگا کہ جس قتل میں تمام مشہور قبائل شامل ہوں گے اس کا بدلہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا قبیلہ نہ لے سکے گا اور نہ ہی محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو سچا ماننے والے ہی شر و فساد اٹھا سکیں گے۔

انسانی تدبیروں کے مقابلے میں اب طاقت ربانی کی حمایت بھی دیکھئے کہ جب لوگوں نے محبوبِ خدا کے گھر کو چار طرف سے گھیر لیا اس وقت فخر دو عالمؐ نے اپنے چچا زاد بھائی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا عزیز از جان علی تم میرے بستر پر میری چادر اوڑھ کر سو جاؤ ذرا فکر نہ کرنا کوئی ظالم تمہارا بال بیکا بھی نہ کر سکیں گے ہم مدینہ کو ہجرت فرماتے ہیں اتنی لوگوں کی امانتیں ہمارے پاس رکھی ہوئی ہیں جن کو ہمارا یہاں رہنا بھی گوارہ نہیں تم کل اُن کی امانتیں اُن کو دے کر ہمارے پاس پہنچ جانا محسن انسانیتؐ نے گھر سے قدم مبارک باہر رکھا نبی کریمؐ کی موت کے آرزو خود موت کی سی نیند کی آغوش میں چلے گئے۔ سید البشرؐ خدا کی حفاظت میں گھر سے نکلے ان دل کے نہٹ اندھوں کی طرف ایک مشت خاک پھینکی اللہ کی مقدس کتاب کا دل سورہ یٰسین کی تلاوت فرماتے ہوئے صاف بچ کر نکل گئے۔

آسمان کی مخلوق ٹکٹکی باندھے دیکھتی ہے کہ یہ دو عالم کا خزانہ کس خوش نصیب کے گھر کو اپنے جلوؤں سے منور کرے گا محبوب خدا اپنے سچے جان نثار حضرت ابوبکر صدیقؓ کے گھر تشریف لے گئے صدیق اکبرؓ نے تاریک رات میں اپنے گھر کے اندر منور چاند کو دیکھا کر عرض کی محبوب آقا میرے ماں باپ آپؐ کی ادنیٰ ادا پر قربان کیسے تشریف آوری ہوئی حُسن کے پیکر جلوہ شرافت نے فرمایا تشریف لانے کا مقصد خلوت میں سنانا پسند کرتے ہیں صدیق اکبرؓ نے عرض کیا محبوبؐ یہاں پر میری دو بیٹیوں حضرت اسماءؓ اور حضرت عائشہؓ کے سوا گھر پر کوئی نہیں ہے یا رسول اللہؐ تشریف لانے کا منشا بتلایئے فخر دو جہاں نے فرمایا ہمیں ہجرت کرنے کی اجازت مل گئی ہے اشتیاق بھرے لہجہ میں صدیق اکبرؓ نے عرض کی محبوبؐ آقا کیا غلام کو بھی ہمرکابی کی سعادت ملے گی سرور دو عالم نے فرمایا ہاں اے ابوبکر صدیقؓ تمہیں بھی ہمراہ چلنے کا شرف ملا ہے صدیقہ کائنات حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے آج تک مسرت کے عالم میں کسی کی آنکھوں میں خوشی کے آنسو نہیں دیکھے تھے ہمراہی کی خوشخبری سن کر میرے پیارے ابو جان کی آنکھیں خوشی سے اشکبار ہو گئیں اس شرف عظیم کے ملنے پر محبوبؐ آقا کے قدموں میں صدیق اکبرؓ کی آنکھوں نے اشکوں کا نذرانہ پیش کیا۔

حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں ہجرت کے موقع پر سواری کے لئے میرے ابا جان نے دو اونٹنیاں خرید کر ان کی خوب خاطر تواضع کی تھی ببول کی گھاس کھلا کھلا کر خوب فربہ کیا تھا ان میں سے ایک اونٹنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کی رحمت اللعالمینؐ نے قیمتاً قبول فرمائی۔

دونوں مقدس ہستیاں محبؓ اور محبوبؐ مکہ مکرمہ شہر سے غار ثور کی طرف پیدل چل پڑے جو شہر سے تین چار میل دور واقع تھی اس کی چڑھائی سر توڑ تھی راستہ سنگلاخ تھا نوکیلے پتھر محبوبؐ آقا کے نازک قدموں کو زخمی کرنے لگے اور ٹھوکر لگنے سے بھی تکلیف ہوتی تھی بوڑھے جان نثار نے اپنے محبوبؐ آقا کو اپنے ضعیف کندھوں پر اٹھا لیا آخر غار تک پہنچے محبوبؐ آقا کو کندھوں سے اتار کر صدیق اکبرؓ نے عرض کیا اے سردار انبیاء میں پہلے غار کے اندر جا کر تسلی کر لوں تاکہ کوئی درندہ وغیرہ موجود ہو تو وہ مجھ پر ہی حملہ کر سکے نہیں تو گرد و غبار کو

جلدی سے صاف کر کے ابھی حاضر خدمت ہوتا ہوں۔ آپؐ غار کے اندر تشریف لے گئے صفائی کی۔ تن کے کپڑے پھاڑ پھاڑ کر غار کے روزن بند کئے اور پھر عرض کی جان سے پیارے محبوبؐ آقا اندر تشریف لے آئیں۔

رات کی تاریکی میں حضرت اسماء بنت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہا گھر سے روٹیاں پکا کر آتیں حضرت عبداللہ بن حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ مکہ مکرمہ کی باتیں آکر سنا جاتے عامرؓ بن فہیرہ جو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کا غلام تھا جس کے پاس صدیق اکبرؓ کی بکریوں کا ریوڑ تھا وہاں پر بکریاں لاتا دونوں بقدر ضرورت دودھ لے کر نوش فرماتے حضرت عامرؓ بن فہیرہ بکریوں کے ریوڑ سے آنے والوں کے نقش قدم کو تمام راستے سے مٹاتا جب ڈھونڈتے ڈھونڈتے مکہ مکرمہ کے کافر ایک جتھ بن کر غار کے دہانے پر آ کر کھڑے ہو کر اپنی ناکامی کا رونا روتے کہ اگر مل جائے تو ہم یوں کرتے وہ کرتے جب صدیق اکبرؓ کے کانوں میں پڑیں تو ایکدم لرز گئے کہ یہ ظالم تو بالکل قریب پہنچ گئے میرے محبوبؐ آقا کی جان شدید خطرے سے دو چار ہے پریشانی کے آثار محبوبؐ خدا نے صدیق اکبرؓ کے چہرے سے پڑھ لئے تو پُرسکون تسلی آمیز والہانہ ادا سے آپؐ نے فرمایا گھبراؤ نہیں صدیق اکبرؓ

اللہ ہمارے ساتھ ہے

کافر لوگ تکریباً مار مار کر ناکامی سے جھکے ہوئے چہرے کر اپنے گھروں کو چلے گئے آپؐ کو پکڑ کر لانے کا انعام سو سرخ اونٹ رکھے۔ تین راتیں محبوبؐ آقا اور یار غارؓ غار ثور میں تشریف فرما رہے چوتھی رات صدیق اکبرؓ کے گھر سے خوب فربہ قسم کی دو اونٹنیاں آگئیں ایک پر آقائے دوجہاں اور دو جہاں نثار یار غارؓ سوار ہوئے دوسری پر عامرؓ بن فہیرہ اور عبداللہ بن اریقط (جسے راستہ بتانے پر نوکر رکھ لیا تھا) سوار ہوئے اور مدینہ طیبہ کی جانب چل دیئے مدینہ طیبہ کی ہر نعمت نے محسن انسانیتؐ کی آمد پر تبسم کے مہکتے پھول تمام جہاں میں بکھیر دیئے جن پھولوں کی خوشبو ہر باشعور انسان سونگھ سکتا ہے۔

اورنگ زیب مغل ۔ ہری پور ہزارہ

# کیا ہم عاشق رسولؐ ہیں

آج اس دور میں ہم خود کو عاشق رسولؐ کہتے ہیں کیا یہ درست ہے؟ اگر یہ درست ہے تو کہاں تک درست ہے اگر اس بات کی تہہ میں اتر کر سوچا جائے اور ہم عاشق رسول اپنے گریبانوں میں جھانک کر دیکھیں تو بالکل صاف ظاہر ہو جائے گا کہ ہم میں عشق محمدیؐ کتنا ہے ہمارے قلوب عشق کے نور سے کتنے لبریز ہوئے ہیں ہمارے بے نور قلب میں عشق محمدؐ کا دیا کتنا روشن ہے تو پھر یہ کہنا مشکل نہیں ہو گا کہ ہم کتنے پیار کرنے والے ہیں۔

ایک بات جو ہمیشہ بلکہ ہر جگہ کہی جاتی ہے کہ اگر ہمارے دوست ہمارے رشتہ دار وغیرہ کو کوئی نازیبا کلمات کہہ دے تو ہمارے اندر کتنی کلفت ہوتی ہے اس لئے کہ ہمارے دلوں میں ان کے لئے محبت ہوتی ہے

حضورؐ نے ایک ارشاد میں فرمایا کہ "کوئی مسلمان اُس وقت تک مسلمان نہیں ہو سکتا جب تک کہ دنیا و مافیہا سے زیادہ مجھ سے محبت نہیں کرے" لیکن مسلمان قوم پر اور خاص کر نوجوان نسل پر افسوس ہے یہ سب کچھ جانتے ہوئے بھی کہ مرزائی قوم جو کہ مسلمانوں کی اوّل سے لے کر آخر تک دشمن ہے۔

یہ سب کچھ جانتے ہوئے بھی ہم انجان بنے بیٹھے ہیں کیا کوئی مسلمان اس بات سے بے خبر ہے کہ مرزائیوں کے عقائد اور عزائم ہمارے دین کے متعلق کیا ہیں کیا اس بات سے کوئی منہ پھیر سکتا ہے۔ کہ مرزائی قوم ہمارے نبی آخر الزمان محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں کس قدر سوقیانہ لٹریچر شائع کر رہے ہیں کیا ہم نہیں جانتے کہ وہ حضرت عمرؓ اور حضرت ابوبکرؓ کے بارے میں کیا بکواس کرتے ہیں کیا ہم اس چیز سے بے خبر ہیں کہ وہ مسلمانوں کی ماؤں بہنوں اور بیٹیوں کے بارے میں کیا بکتے ہیں لیکن یہ تمام چیزیں دیکھ کر پھر ہم کہتے ہیں کہ ہم عاشق رسولؐ ہیں۔ ہم اپنے گریبانوں میں جھانک کر دیکھیں کہ اگر ہم عاشق رسولؐ ہیں تو حضرت بلال حبشیؓ کیا تھے کہ جن کے جسد اقدس کو تپتی زمین پر لٹا کر ہاتھوں میں کیل گاڑ دیئے جاتے تھے جن کے جسم پر بھاری پتھر باندھے لیکن انہوں نے ایک ہی موقف اپنائے رکھا اگر آج کا مسلمان یہ دعویٰ کرتا ہے تو سوچے کہ امام احمد بن حنبل کیا تھے جنہیں ایک وحشی حکمران معتصم باللہ کے دور حکومت میں صرف اور صرف عشق محمدؐ کے عوض ۳۰۰ کوڑے لگائے گئے لیکن وہ اپنے پروگرام سے نہیں پھرے اگر ہم اپنے نبیؐ کے چاہنے والے ہیں تو حضرت علیؓ کیا تھے عمر فاروقؓ حضرت عثمانؓ کیا تھے اور حضرت ابوبکر صدیقؓ کیا تھے کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے دور خلافت میں مسیلمہ کذاب نامی شخص نے جب نبوت کا دعویٰ کیا تو ابوبکر صدیقؓ نے پہلے مسیلمہ کذاب کو کیفر کردار تک پہنچایا۔

## پھولوں کا گلدستہ

محمد سعید بشیر راولپنڈی

ہفت روزہ ختم نبوت ملت اسلامیہ کی واحد عالمگیر مذہبی تنظیم عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان ہے یہ رسالہ توحید باری تعالٰے شان رسالت خاتم الانبیاءؐ عظمت صحابہؓ عظمت قرآن و حدیث اور مسلک اہل سنت و الجماعت کے عقائد کے کھلتے ہوئے پھولوں کا مہکتا ہوا گلدستہ ہے اس کا اولین مقصد گستاخان رسولؐ منکرین عقیدہ ختم نبوت اور غداران ملک و ملت قادیانیوں کے کفریہ عقائد کے دجل و فریب اور اسلام و ملک و ملت دشمنوں کا طشت ازبام کرنا ہے۔

# ختم نبوت کانفرنس کراچی میں امیر شریعت کی تقریر

عنایت اللہ شاکر، لاہور

تحفظ ختم نبوت کانفرنس منعقدہ ۵، ۶ مئی ۱۹۵۱ء کراچی کی تاریخ میں اپنی نوعیت کی پہلی کانفرنس تھی کانفرنس کے انعقاد سے پہلے مرزائیوں کی مخصوص روش کی بدولت عوام و خواص اس خطرناک غلط فہمی میں مبتلا تھے کہ مرزائیت ایک مذہبی فرقہ ہے اور احرار ملک میں فرقہ واریت کو ہوا دے رہے ہیں لیکن جب احرار علماء نے قادنیت کی پیدائش کے سیاسی مقاصد سیاسی فریب کاریاں اور سیاسی عزائم کا پردہ چاک کیا تو عوام محسوس کر رہے تھے کہ اب تک ان کی معلومات پر اندھیرے اور تاریکیوں کی سیاہ چادریں چھائی ہوئی تھیں اور اب وہ روشنی اور اجالے کی روشن فضا میں آگئے ہیں اور جب حضرت بخاری نے اپنی خطابت کے پھول بکھیرے تو کراچی کے در و دیوار جھوم اٹھے مرزائیت کی قبا چاک ہوتی نظر آئی اور وہ ہوائی قلعے جو مسلمانوں اور اسلام کو نقصان پہنچانے کے لئے وہ بنا رہے تھے مسمار ہو کر رہ گئے۔

۶ مئی کو کانفرنس کے آخری اجلاس میں رات کے دس بجے حضرت بخاری صاحب نعرہ ہائے تکبیر امیر شریعت زندہ باد، تاج و تخت ختم نبوت زندہ باد، پاکستان زندہ باد اور اسلام زندہ باد کے فلک شگاف نعروں کے درمیان تقریر کے لئے کھڑے ہوئے اور پھر صبح کے چار بج گئے لیکن مجمع اکائی کی طرح جامد یوں محسوس ہوتا تھا کہ کسی نے سحر پھونک دیا ہے سامعین بخاری کی تقریر کے لوچ میں ڈوب کر رہ گئے تھے حکومت کے افسران معززین شہر تعلیم یافتہ اور عام شہری ہزاروں کی تعداد میں موجود تھے لیکن کسی نے شکایت نہ کی خواب سنگی و فاتر کی سربفلک عمارتیں امراء کی عالی شان بلڈنگز گونج رہی تھیں اور زبان حال سے خوب بخاری کی تائید کر رہی تھیں ارض و سماء کی قوتیں ساکن تھیں لیکن بخاری کو اب بھی شکایت تھی۔

خطبہ مسنونہ کے بعد اسی ہزار فرزندان توحید کے اجتماع میں شاہ جی نے تقریر شروع کرتے ہوئے فرمایا دوستو اور بزرگو آج ایک طویل عرصے کے بعد دارالسلطنت کراچی میں حاضر ہونے کا موقع ملا ہے میری زندگی ہی کچھ اس نہج پر چلتی رہی کہ خواہش اور تمنا کے باوجود اس عظیم الشان سربفلک عمارتوں والے صاف ستھرے بازاروں والے امیروں کے شہر میں نہ آسکا اور میرے شب و روز پنجاب کے دیہاتوں میں ہی گزرتے ہیں الحمدللہ آج پنجاب کا کام قدرے ہلکا ہو گیا ہے وہاں کے عوام اب بیدار ہو رہے ہیں وہ حالات و واقعات کی نگاہ پر گہری نظر رکھتے ہیں اب خدا کے فضل و کرم سے وہ مرزائیت کے پھندے میں نہیں پھنس سکتے آپ اب تک سن چکے ہوں گے کہ پنجاب کے انتخابات میں مسلمان عوام نے اپنی بیداری کا ثبوت دے دیا ہے اور ثابت کر دیا ہے کہ مرزائی ہم میں سے نہیں مجھے یہ معلوم کر کے بے حد دکھ ہوا ہے کہ آپ میں سے بعض حضرات بھی احرار اور مرزائیت کی کشمکش کو ایک مذہبی تنازعہ سمجھ رہے ہیں میرے دوستو! یہ نیا معاملہ نہیں بلکہ بہت پرانا ہے ایک بات غور سے سن لو اور سمجھ لو مرزائیت کوئی مذہبی گروہ نہیں بلکہ ایک سیاسی فرقہ ہے جسے انگریز نے اپنی سیاسی مصلحتوں کو پروان چڑھانے کے لئے تخلیق کیا یہ فرنگی کا خود کاشتہ پودا ہے اور اسے غلام احمد قادیانی نے خود تبلیغ رسالت جلد ۷ صفحہ ۲۰ پر تسلیم کیا ہے۔ اور لفٹیننٹ گورنر سے درخواست کی ہے کہ اس خود کاشتہ کے متعلق نہایت حزم اور احتیاط سے کام لے اس حقیقت کا افسوسناک پہلو یہ ہے کہ اس فرقہ کو جنم محض اس لئے دیا گیا کہ مسلمانوں کے دل و جگر سے وہ جذبہ حریت ختم کیا جائے جو اسلام نے ان کے اندر پیدا کیا تھا اور جس کا ادنیٰ مظاہرہ ۱۸۵۷ء میں جنگ آزادی کی صورت میں کیا اور یہی وجہ ہے کہ مرزا غلام احمد نے اسلام کے سب سے عظیم الشان مسئلہ یعنی جہاد کو حرام قرار دیا آپ مرزا غلام احمد کی کوئی کتاب اٹھا کر دیکھیں جہاں اس نے انگریز کی وفاداری اور اطاعت گزاری کا درس دیا ہے وہیں ساتھ ہی جہاد کو حرام قرار دیا ہے۔

آج بھی جب آپ اپنے گرد و پیش پر نگاہ ڈالیں تو آپ کو معلوم ہو گا کہ مرزائیوں نے مسلمانوں کا اقتصادی مجلسی اور سیاسی مقاطعہ کر رکھا ہے لیکن دین وہ آپ نے نہیں کرتے قادیان میں متوازی حکومت قائم کر رکھی تھی جہاد حرام سمجھتے ہوئے بھی فوجی تربیت کا انتظام ہو رہا تھا جنازے وہ آپ کے نہیں پڑھتے بیاہ شادی آپ کے ہاں وہ برداشت نہیں کرتے آخر وہ کونسی چیز ہم میں اور ان میں مشترک ہے جو ان کو ہمارا ایک حصہ بنا رہی ہے ابھی کل ہی کی بات ہے ہم نے قادیان میں تبلیغ کانفرنس کرنا چاہی لیکن ہمیں وہاں جلسہ کی اجازت نہ دی گئی اور ہم کو قادیان سے دور اپنے خیالات کا اظہار کرنا پڑا قادیان کے اس وقت کے حالات معلوم کرنے ہوں تو جی ڈی کھوسلہ کا فیصلہ پڑھو جو میرے مقدمے کا فیصلہ سناتے ہوئے اس نے پیش کئے تھے آج ربوہ کو دیکھ لیجئے وہاں کیا ہو رہا ہے کیوں مجھے وہاں تقریر کرنے کی اجازت نہیں دیتے پھر کیا وجہ ہے کہ وہ ان علاقوں میں ارتداد پھیلائیں جہاں مسلمان اکثریت میں ہیں میں حکومت سے مطالبہ کروں گا کہ مرزائیوں کو کہیں بھی تبلیغ کے نام سے اسلام کے خلاف گند اچھالنے کی اجازت نہ دے۔

مرزائیو! مسلمانوں کے دین و ایمان پر ڈاکہ نہ ڈالو انہیں ان کے دین حق سے گمراہ نہ کرو اور اگر تم کسی صورت میں بھی باز نہیں آسکتے تو کھل کر سامنے آجاؤ ایک دن طے

باقی صفحہ ۳۰ پر

# ہر فرد ہے ملت کے مقدر کا ستارہ

تحریر: ...... بلال سعید صدیقی صاحب ...... ہری پور ہزارہ

تاریخ عالم پر اگر نظر ڈالی جائے تو یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ فرد نے اپنی عظیم تر قربانیوں سے تاریخ عالم میں عظیم الشان ابواب کا اضافہ کیا جن پر انسانیت فخر کر سکتی ہے اور تاریخ انہیں قیامت تک سنہری الفاظ میں یاد رکھے گی اسی ایک فرد نے ایسی شرمناک حرکات کو بھی رقم کرایا جن پر تاریخ عالم شرمندہ ہے انہیں تاقیامت ملامت کرتی رہے گی یہ فرد تک محدود ہے کہ وہ اپنا نام تاریخ کے کس باب میں لکھوانا چاہتا ہے۔

قوم افراد کے بہت بڑے گروہ کا نام ہے جن کے اجتماعی فعل سے قومیں عروج و زوال کا شکار ہوتی ہیں مگر ذرا باریک بینی سے دیکھا جائے تو اس اجتماعی فعل میں بھی انفرادی سوچ کارفرما ہوتی ہے تو گویا ایک فرد ہی قابل تحسین یا قابل مذمت ہو سکتا ہے افراد کی انفرادی سوچ ہی قوم کے عروج و زوال کا سبب بنتی ہے اور افراد کی ہی انفرادی سوچ آزاد اقوام کو غلام اور غلام اقوام کو آزادی سے ہمکنار کرتی ہے یہی قانون فطرت ازل سے ہے اور ابد تک رہے گا، اور اسی قانون فطرت کی عظیم الشان مثال ہمارا وطن عزیز پاکستان ہے۔

جسے اللہ تعالیٰ نے رمضان المبارک کو ہماری کوششوں کے ثمر کے طور پر عطا کیا اور پوری قوم نے اللہ کے حضور سجدہ شکرانہ ادا کیا اور عہد کیا کہ اس ملک کی تعمیر و ترقی کے لئے پہلے سے زیادہ باعمل اور متحد ہو کر کام کریں گے اور اپنے اس عہد کو قوم نے ۱۹۶۵ء میں تازہ کرتے ہوئے دنیائے عالم کو حیرت میں ڈال دیا۔

مگر یوں لگتا ہے کہ قوم نے اپنی قومی انفرادیت کیلئے آخری بار باعمل و بامقصد قربانی دی تھی کیونکہ اس کا ثبوت سانحہ ۱۹۷۱ء کا وہ سے کتا سال کہ قوم نے اپنے ایک بازو کو کاٹ کر پھینک دیا اور وہی دشمن ہمارے عزم و حوصلے، ایثار و قربانی اور اتحاد کو روندتا ہوا اپنے مشن میں کامیاب ہوا۔ اور عالم اسلام کی تاریخ میں سرفروشان اسلام نے کفار کے مقابلے میں شہادت کی زندگی کے بدلے غلامی کی موت خرید لی اس اجتماعی شکست میں بھی بلاشبہ ہماری انفرادی پست ہمتی خود غرضی اور منافقانہ کارفرما رہی اور یوں پوری قوم کے زوال کا عملاً آغاز ہوا اور آج ہر فرد اپنی ذات، قوم، علاقے اور زبان اور نہ جانے ایسی کتنی ہی بے معنی اور فضول باتوں کو بنیاد بنا کر تعصب، کینہ اور بغض کا شکار ہو کر مجموعی اتحاد اور سالمیت کا جنازہ نکال دیا۔

وطن عزیز میں یوں تو زیادہ تر مارشل لاء کا دور دورہ رہا مگر اگر خوش قسمتی سے کسی وقت الیکشن ہوئے بھی تو ہمارے ملک کے باشعور عوام نے اپنے اوپر دانستہ ایسے افراد کو مسلط کیا جو کہ جاگیردار، صنعت کار، وڈیرے، چوہدری اور خان قسم کے افراد ہوتے ہیں جن کا دین سے کوئی تعلق ہی نہیں ہوتا۔ غریب سے کبھی رابطہ ہی نہیں ہوتا۔

کیا ہمارے ملک کے غریب اور باشعور عوام نے کبھی کسی اپنے جیسے غریب آدمی کو اپنا قائد بنانے کا تصور بھی کیا؟ ہم پہلے ہی سے ایسے افراد کو اپنا قائد بناتے ہیں جن کے گریبان عام حالات میں بھی ہماری دسترس سے باہر ہوتے ہیں اور حکومت میں آجانے کے بعد ایسے قائدین عوام کو زرخرید غلام سے زیادہ کچھ نہیں سمجھتے یہاں پر بھی اس نظام کو رائج کرنے ترقی دینے اور عروج پر پہنچانے میں فرد واحد کے ووٹ ہی کا عمل دخل ہے۔

وطن عزیز پاکستان اس وقت جن نت حالات سے دوچار ہے شاید ہی کبھی ملک پاکستان کی عوام اس قسم کے حالات سے واسطہ پڑا ہوگا۔

اگرچہ قوموں کی زندگیوں میں نشیب و فراز آتے رہتے ہیں مگر بارہا دیکھنے میں آیا ہے کہ قوم ان نشیب میں مبتلا ہونے کے بعد عروج کی انتہا تک بھی پہنچی، مگر صرف اپنے اس احساس کے بل بوتے پر جو انہیں نشیب نے دیا۔

ہندوستان کی اشتعال انگیزیاں ہوں یا افغانستان کی سرحدی خلاف ورزیاں، ہتھوڑا گروپ ہو یا موٹر سائیکل سوار تخریب کار، ڈاکہ زنی ہو یا دھماکے، اہل وطن نے ہر دکھ اور موت کا اس خندہ پیشانی سے استقبال کیا کہ دنیا بے جس میں بھی تہلکہ مچ گیا حکومت کی طرف سے بے حسی کو صبر ایوب سے تعبیر کیا گیا اور قوم کو اس بے حسی پر عظیم الشان الفاظ میں خراج تحسین پیش کیا گیا مگر افسوس کہ میرا دل اس خراج تحسین کی تائید میں میرا دماغ اس صبر ایوب کے حق میں اور میرا قلم اس بے مثال بے حسی کی حمایت کی طرف مائل نہ ہو سکا

میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا بے موت مارے جانا ہمارا کیا ہے؟ کیا ساری زندگی مفروروں کی زندگی گزارنا بلند حوصلگی ہے کیا ہر روز نہتے اور بے گناہ شہریوں کا بیرونی جارحیت اور تخریب کاری کا نشانہ بننا صبر و استقلال کی نشانی ہے؟ میں حکومت اور عوام کی خدمت میں یہ عرض کروں گا کہ خدا کے لئے اس تحمل مزاجی، حوصلے اور صبر و استقلال کی حسین وادیوں سے نکل کر احساس زیاں کے تلخ اور تپتے صحراؤں میں آئیں۔

میں یہاں بھی یہی کہوں گا کہ فرد واحد ہی کا قصور ہے کیونکہ اس اجتماعی خودکشی کے دور دورے میں بھی ہم متحد و یکجا نہیں۔ کیا اس نازک وقت میں ہم ہر سطح پر ایک دوسرے سے مزید دور نہیں ہوں گے؟ کیا ہمارے تعصب میں مزید اضافہ نہ ہوگا؟ کیا ہم مزید مفاد پرست نہیں ہو گئے؟ کیا ہمارا دل دوسرے مسلمان بھائی کی تکلیف پر تڑپنا بھول نہیں گیا؟ افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ ہم سندھی، بلوچی، پٹھان، پنجابی اور مہاجر سرائیکی بن گئے مگر پاکستانی نہ بن سکے۔ ہم

باقی صفحہ ۳۰ پر

# حضرت امام اعظم ابو حنیفہؒ کے چند واقعات

قاضی محمد اسرائیل صاحب گرنگی مانسہرہ

امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی ذہانت، دیانت و امانت تو مشہور ہے، آپ کے بہت سے واقعات ہیں جن میں آپ نے ایک عجیب و غریب انداز میں مسائل کو حل فرمایا۔ آئیے! چند واقعات آپ بھی اپنے جلیل القدر امام کے سنیئے!

۱) امام صاحب کے زمانہ میں ایک شخص نے قسم اٹھائی کہ رمضان شریف کے ایام میں اپنی بیوی سے جماع کروں گا۔ اب اگر جماع کرتا ہے تو روزہ توڑنے کا کفارہ دینا ہوگا اور جرم و سزا و گناہ اس کے لئے علیحدہ ہوگا۔ اور اگر ان ایام میں قربت اختیار نہیں کرتا تو حانث ہوگا بہت سے حضرات کے سامنے یہ مسئلہ پیش کیا گیا، مگر کسی کے ہاں سے مسئلہ حل نہ ہو سکا، آخر کار یہ بہت اہم اور مشکل مسئلہ امام صاحب نے ایک لمحے میں حل کر دیا، یوں ارشاد فرمایا: مرد سفر کی نیت کر کے گھر سے نکل جائے اور ساتھ ہی بیوی کو بھی لے کر چلا جائے اور اپنا مقصد بھی پورا کرے یعنی صحبت کرے۔ (دیکھو کتاب عقود الجمان ص۲۷)

ہر زمانہ میں کچھ خر دماغ اور بدبخت لوگ ہوا کرتے ہیں، جس طرح ہمارے زمانے میں مرزا قادیانی بدبخت تھا، اسی طرح کا ایک بدبخت امام ابو حنیفہؒ کے زمانہ میں بھی تھا، اس نے نبوت کا دعویٰ کیا اور لوگوں کو کہا میں نبی ہوں، مجھے مان لو۔ لوگوں نے اس کو گرفتار کر لیا یا بحث و مناظرہ کرتے ہوں یا شاید سزا دیتے ہوں بہر حال جھوٹے بدبخت نے کہا کہ لوگو! مجھے کچھ مہلت دیدو کہ میں تمہارے سامنے اپنی نبوت کی کچھ علامات و نشانات صداقت کے لئے پیش کروں۔ لوگوں نے اس سے علامات نبوت کے طلب کرنے یا دیکھنے میں قدرے تامل کیا کہ چلو یہ بھی تو دیکھ لینا چاہیئے۔ امام الائمہ نے فوراً ارشاد فرمایا: نہیں، ہرگز ایسا نہیں کرنا چاہیئے، جھوٹے نبی سے علامات نبوت کی طلب کفر ہے۔ اس لئے کہ ہمارے آقائے نامدار حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔ **لا نبی بعدی**۔ میرے بعد کوئی دوسرا نبی نہیں آئے گا۔ جھوٹے نبی سے علامات نبوت کی طلب امکان نبوت کی غمازی ہے جس سے حضورؐ کے ارشاد کی صداقت اور ختم نبوت میں شک پڑنے کا اندیشہ ہے جو موجب کفر ہے۔ (مناقب موفق ص۱۳ اخیرات حسان ص۱)

## امام صاحب کا مسلک اور مشاجرات صحابہ :۔

صحابہ کرام کی وہ ہستی ہے جن کو رسول کریمؐ کی صحبت کی دولت نصیب ہے۔ ان کا ادب و احترام تمام مسلمانوں پر فرض ہے، ان میں جو آپس میں معاملات و مشاجرات ہوئے ان میں ہمیں خاموش رہنا چاہیئے اس کی مثال ماں باپ کو سمجھو، اگر ماں باپ آپس میں گرم ہو جائیں تو اولاد پر فرض ہے کہ ان دونوں کا ادب و احترام کریں۔ اسی پر آیئے امام اعظم ابو حنیفہؒ کا ایک اہم واقعہ سنیئے:

ایک مرتبہ کسی شخص نے امام صاحب کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: حضرت! حضرت علیؓ اور حضرت امیر معاویہؓ کی لڑائیوں اور جنگ صفین کے متعلق آپ کیا کہتے ہیں، امام صاحب نے ارشاد فرمایا: قیامت کے روز جن باتوں کی پرسش ہوگی مجھے ان کا ڈر لگا رہتا ہے ایسے واقعات خدا تعالیٰ مجھ سے نہیں پوچھے گا، اس لئے ان واقعات پر چنداں توجہ دینے کی ضرورت نہیں ہے۔ (عقود الجمان ص۳۰۵)

## امام شافعیؒ کی امام ابو حنیفہؒ کی قبر پہ حاضری :۔

امام شافعیؒ ایک جلیل القدر عالم دین تھے اور ائمہ اربعہ میں ان کا شمار ہوتا ہے، جس سال امام ابو حنیفہؒ کا انتقال ہوا، اسی سال حضرت امام شافعیؒ کی ولادت ہوئی بعض روایات سے پتہ چلتا ہے کہ جس دن امام ابو حنیفہ کا انتقال ہوا اسی رات امام شافعی کی ولادت ہوئی امام شافعی امام محمد کے مایہ ناز شاگرد تھے۔

آپ کے بارے میں مشہور روایت ہے کہ ایک مرتبہ امام اعظمؒ کی قبر پر حاضر ہوئے، دعائے مغفرت کی۔ اتفاق سے صبح کی نماز پڑھنے کا وقت تھا تو امام شافعیؒ نے صبح کی نماز میں اپنے ہمیشہ کے معمول کی مخالفت کرتے ہوئے دعائے قنوت نہ پڑھی اور بسم اللہ جہر کے بجائے اخفاء کے ساتھ پڑھی۔ جب ان سے اپنے ہمیشہ کے معمول کے ترک کر دینے کی وجہ پوچھی گئی تو فرمایا: اس مرقد مبارک کے صاحب امام ابو حنیفہؒ سے مجھے حیا آتی ہے، میں نے ادب و احترام اُن کے ہاں موجود ہوتے ہوئے اپنی رائے و مسلک کو ترک کر دیا ہے۔ (عقود الجمان ص۳۶۳)

## قابل ذکر بات :۔

قارئین کرام کو یہ بات تو معلوم ہوگی کہ امام شافعیؒ کا یہ مسلک اور عمل ہے کہ صبح کی نماز میں دعائے قنوت کو پڑھا جائے، جبکہ ائمہ احناف کے نزدیک دعائے قنوت کو نماز وتر میں پڑھا جاتا ہے، اسی طرح امام شافعیؒ کے نزدیک تسمیہ یعنی بسم اللہ الرحمن الرحیم کو نماز میں بلند آواز سے پڑھا جاتا ہے۔ امام شافعیؒ کے اس عمل سے آپ اندازہ لگائیں کہ امام شافعیؒ امام صاحب کا کتنا ادب و احترام کرتے تھے۔ امام ابو حنیفہ کی سیرت کے جس پہلو کو دیکھا جائے، آپ کو عجیب و غریب نظر آئے گا، احیائے سنت اور اتباع شریعت کی جھلک نظر آئے گی آپ کے حالات کو پڑھ کر یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ آپ کو خداوند عالم نے اسی لئے پیدا فرمایا تھا کہ نقل و عقل سے شریعت اسلامیہ کو عوام کے سامنے پیش کیا جائے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم کو اپنے اسلاف کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

# آہ خطیب کشمیر حضرت مولانا عبدالعزیز تھوراڑوی

## اک دیا اور بجھا اور بڑھی تاریکی

از محمد اسحٰق نسر
المدنی - دہلی

● پچھلے دنوں یہ اندوہناک خبر سنی کہ خطیب کشمیر الحاج حضرت مولانا عبدالعزیز صاحب تھوراڑوی اس دور فانی سے عالم جاودانی کی طرف رحلت فرما گئے تو ایک سکتے کا سا عالم طاری ہو گیا اور فوراً زبان سے!

انا للہ وانا الیہ راجعون

جاری ہو گیا کہ علم کا ایک ایسا سورج غروب ہو گیا جو ایک دنیا جہاں کے لئے روشنی پھیلانے والا تھا ایک ایسی زبان ہمیشہ کے لئے خاموش ہو گئی جو دنیا کو ایک منٹ میں گرمانی اور متحرک بنا دیتی تھی وہ دیوبند کے فیض یافتگان کے ایک تابندہ نشان تھے اور علمائے حق کے سرخیل، جنگ آزادی کے ہیرو اور دین حق کے بے لوث خادم اور مجاہد اور سیاسی و سماجی رہنما آپ کی زندگی دین حق اور خلق خدا کی خدمت میں گزری اور گزشتہ تقریباً نصف صدی سے اسی راہ پر گامزن رہے آزادی سے قبل ڈوگرہ راج کے دور میں اس کے کفر و استبداد کے خلاف آواز اٹھائی اور پھر جہاد آزادی کے دوران دوسرے علمائے حق کے ساتھ اور مجاہدین اسلام کے دوش بدوش برسر پیکار رہے آزادی کے بعد اسلامی نظام کی سربلندی اور اس کے عملی نفاذ کے لئے دوسرے علمائے حق کے ساتھ مل کر سرگرم عمل رہے اور کئی کارنامے انجام دلائے ہر باطل اور طاغوتی قوت سے ٹکرائے اپنے معاصر علمائے کرام اور بزرگان عظام خاص کر استاذ الاساتذہ حضرت مولانا محمد یوسف خان صاحب شیخ الحدیث دارالعلوم تعلیم القرآن پلندری کے ساتھ گہرا دلی تعلق تھا، ایسا گہرا اور مخلصانہ تعلق کہ یک قلب و دو قالب کی زندہ مثال تھے، ایسی ٹھوس علمیت کے مالک کہ بڑے بڑے علماء آپ کی علمی ثقاہت کے معترف و قائل تھے، حافظہ ایسا غضب کا تھا کہ کئی دیوان ازبر تھے مثنوی مولانا روم کے حافظ کہلاتے تھے، مطالعہ کا آپ کو ایسا گہرا اور منفرد شوق اور لگاؤ تھا کہ گوناگوں مصروفیات و مشاغل کے باوجود آخر وقت تک لذت مطالعہ میں کمی نہیں آنے پائی، ان حضرات کے شوق و ذوق علم کو نئی نسل کے اعتبار سے دیکھا جائے تو انسان بالکل ایک نئی دنیا میں پہنچ جاتا ہے اور یوں کہنا پڑتا ہے کہ یہ حضرات نئی دنیا سے یکسر مختلف ایک اور ہی جہاں کے لوگ تھے جن کا رسوخ علم، شوق و ذوق علم، مطالعہ کتب بینی کی وسعت اور گہرائی وغیرہ امور ایک اور ہی جہاں کا نمونہ تھے اور کہنا پڑتا ہے کہ ! تلک امۃ قد خلت علم کی گہرائی اور گیرائی کے علاوہ قدرت کی فیاضیوں نے حضرت مولانا مرحوم کو فن خطابت کے گوہر تابدار سے بھی بھرپور نوازا تھا آپ کی خطابت کا ایک منفرد انداز اور ممتاز مقام ہے گھنٹوں گھنٹوں بولتے نہ تھکنے کا نام لیتے اور نہ سننے والوں کی شدت میں فرق آتا آزاد کشمیر بھر میں پھیلے ہوئے مختلف علمی و دینی مدرسوں کے سالانہ جلسوں اور دوسری مختلف نوعیت کی کانفرنسوں میں شرکت کیلئے حضرت مولانا مرحوم و مغفور جگہ جگہ پہنچے اور حاضرین کو اپنے مسحور کن خطاب سے گرما دیتے لوگ بڑی بے چینی سے آپ کے خطاب کے منتظر رہتے، عام جلسوں اور خصوصی مجلسوں کو اپنے علمی اور خصوصی لطائف سے اس طرح نوازتے کہ محفل لالہ زار بن جاتی اور اس طرح بڑے بڑے مسائل ہنسی مذاق کے انداز میں لوگوں کے ذہن نشین ہو جاتے، ریاست بھر کے عوام و خواص اور وہاں کے علماء و مشائخ اور دینی و علمی حلقوں میں آپ کی قدر و منزلت اور عزت و وقار کا اندازہ اس امر سے بھی بآسانی لگایا جا سکتا ہے کہ آپ آخر دم تک آل جموں و کشمیر جمعیت علماء اسلام کے مرکزی نائب امیر رہے۔

— جو وہاں کی ایک قدیم اور تاریخ ساز دینی جماعت ہے اور اہل حق کی ایک واحد نمائندہ جماعت کی حیثیت سے مشہور و معروف ہے جس کے پلیٹ فارم سے مفتی اعظم کشمیر مولانا عبدالرحمٰن تاثوری مرحوم، بہروافظ کشمیر مولانا محمد یوسف شاہد مرحوم، امیر شریعت مولانا عبداللہ کفل گڑھی مرحوم، امیر العلماء مولانا عبداللہ سیاکھوں مرحوم وغیرہ جیسی عبقری ہستیاں نمایاں خدمات انجام دے چکی ہیں ہماری دعا ہے کہ اللہ پاک حضرت مولانا عبدالعزیز صاحب مرحوم و مغفور کو اپنی خاص رحمتوں سے نوازے، انہیں جنت الفردوس میں جگہ دے اور اعلیٰ درجات نصیب فرمائے، پسماندگان کو صبر جمیل عطاء فرمائے اور ان کے سانحہ انتقال سے ملک و ملت کو لاحق ہونے والے عظیم خلا کو پُر کرنے کے لئے اپنے خزانہ غیب سے اسباب پیدا فرمائے اور ہم جیسے کمزور طالب علم جو اپنے بزرگوں کے سائے اپنے سروں سے اُٹھنے کے باعث اپنے آپ کو یتیم محسوس کرتے ہیں کو اپنی خاص الخاص رحمتوں اور عنایتوں کے سائے تلے ڈھانپے اور ہمیں اس قابل بنائے کہ ہم اس طرح کے خلاؤں کو پُر کر سکیں آمین ثم آمین یا رب العلمین۔

## پڑھو اور عمل کرو

شفیق احمد راہی ملتان

● علم مومن کا گم گشتہ مال ہے جہاں ملے لے لو۔ (حضرت علی)

جو طالب علم، طلب علم کی حالت میں مرتا ہے وہ شہید ہوتا ہے۔ (حدیث نبویؐ)

● جو عیب بیان کرے وہ دوست ہے اور منہ پر تعریف کرنا گویا ذبح کرنا ہے (حضرت عمرؓ)

● حجر اسود جب جنت سے دنیا میں اتارا گیا تو وہ دودھ سے زیادہ سفید تھا آدمیوں کی خطاؤں نے اسے کالا کر دیا۔ (حدیث نبویؐ)

● اللہ کی رضا جنت سے بڑی نعمت ہے (القرآن)

بیوقوفوں کی طرح سوال کرو اور عقلمندوں کی طرح یاد کرو۔ (ابراہیم مہدی)

ضبط و ترتیب: منظور احمد الحسینی

# آپ کے مسائل

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہٗ

## احرام پر احرام باندھنا

س: حج سے پہلے یا بعد اگر ایک سے زائد مرتبہ عمرہ کرنے کے لئے دو یا تین دن تک احرام میں رہتے ہوئے ہر عمرہ کی سعی کے بعد حجامت نہ کرانا اور اس احرام میں رہتے ہوئے مقام میقات تک نہ جانا اور یوں تین یا چار عمرے ادا کرنا اور آخری عمرہ کی سعی کے بعد حجامت کرا کے احرام کھول دے تو کیا، اس طرح سے زائد عمرے ادا ہوں گے یا نہیں، کیا یہ لازمی ہے کہ ہر عمرہ کے لئے مقام میقات پر جا کر احرام باندھے اور عمرہ ادا کرنے کے بعد حجامت کرانے کے بعد احرام کھول دیے اور دوسرے عمرہ کے لئے پھر مقام میقات پہنچ کر پھر احرام باندھے اور عمرہ ادا کرنے کے بعد حجامت کرائے اور احرام کھول دے۔ یہ وضاحت اس لئے درکار ہے کہ عمروں کی تعداد زیادہ ہو اور وقت کم تو ایسی صورت میں ایک ہی احرام میں رہتے ہوئے تین چار عمرے کرنا اور ہر عمرہ کے بعد حجامت نہ کرانا، ماسوائے آخری کے۔ درست ہوگا یا نہیں؟

ج: ایک عمرہ ادا کرنے کے بعد احرام کھولنا واجب ہے اگر اس کے اوپر ایک احرام باندھ لیا تو دم لازم آئے گا اسی طرح عمرہ کا احرام باندھنے کے لئے حرم سے باہر جانا شرط ہے۔ اگر حرم کے اندر ہی احرام باندھ کر عمرہ کرلیا تو دم لازم آئے گا۔ واللہ اعلم۔

## رشوت خور آفیسر

س: کے ایم سی اور واٹر اینڈ سیوریج بورڈ میں ٹھیکیدار ہوں، ٹوٹل کام کی رقم کا (KMC) ۲۵ فیصد اور ۴۵ فیصد اور واٹر بورڈ ڈیم کو کمیشن کے طور پر رشوت دینا پڑتی ہے اور اگر یہ رشوت نہ دیں تو کوئی ٹھیکیدار گورنمنٹ محکمہ میں کام کر ہی نہیں سکتا، جبکہ حدیث شریف میں واضح الفاظ میں تلقین ہے کہ رشوت لینے والا اور دینے والا دونوں جہنمی ہیں۔ ان دفتروں میں جگہ جگہ مقدس آیات قرآنی کے کتبے لگے ہوئے ہیں لیکن سب بڑی دیدہ دلیری سے سوٗر (رشوت) کھا رہے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ آئے دن گٹر ابلتے رہتے ہیں اور سڑکیں ٹوٹی رہتی ہیں۔ ٹھیکیدار مجبور ہے کہ وہ ناقص کام کرے، اگر وہ رشوت نہ دے تو اعلیٰ اور پائیدار کام ہو، اس شہر کا سب سے بڑا المیہ یہ ہے کہ تقریباً ۹۵ فی صد شہر کے گورنمنٹ کے کام انجینئرنگ سٹینڈرڈ کے مطابق نہیں ملیں گے جو کہ خود گورنمنٹ کے سٹینڈرڈ ہیں۔ اب محترم آپ از روئے شریعت مندرجہ ذیل سوالات کا جواب دیں، نوازش ہوگی۔

(۱) ان رشوت خور ملازمین کی نوکریاں جائز ہیں کہ ناجائز؟

ج: نوکری تو جائز ہو یا نہ ہو، رشوت کی رقم تو حرام ہے۔

(۲) ٹھیکیدار رشوت دینے کے بعد اپنی محنت اور مشقت کی مزدوری وصول کرتا ہے۔

ج: ٹھیکیدار کی محنت امزدوری جائز ہے، رشوت دینے کا گناہ ہوگا، اگر مجبوری کی بنا پر دی ہو تو ہوسکتا ہے اللہ تعالیٰ معاف فرمادیں۔

(۳) قرآن کریم کی روشنی میں یہ بتایا جائے کہ ان رشوت خور افسروں کا کیا انجام ہوگا؟

ج: رشوت لینے اور دینے والا دونوں دوزخی ہوں گے۔ اگر دینے والے نے مجبوری سے دی ہو تو ممکن ہے اس کو معافی مل جائے، توبہ استغفار کرنا ہی چاہئے۔

(۴) رشوت خور حضرات جو رشوت کی کمائی سے حج ادا کرتے ہیں، ان کے لئے کیا حکم ہے؟

ج: حرام کی کمائی سے حج نہیں ہوتا۔

(۵) رشوت خور افسران زیادہ تر ریٹائر ہونے کے بعد صوم و صلوٰۃ کے پابند ہوجاتے ہیں اور بڑی بڑی داڑھیاں رکھ لیتے ہیں، کیا ان کا یہ طریقہ کار اللہ کی نظر میں احسن ہے، یا ان کے لئے اللہ تعالیٰ کوئی حکم صادر فرماتے ہیں؟

ج: اگر توبہ کرلیں اور رشوت کی رقمیں واپس کردیں تو توبہ قبول ہوجائے گی۔ ورنہ بندوں کے حقوق ان کے ذمہ ہوں گے جن کا ان سے مطالبہ ہوگا۔

(۶) رشوت کی رقم سے پلنے والی اولاد اللہ کی نظر میں کیا درجہ رکھتی ہے، کیا ایسی اولاد گرفت میں آئے گی یا نہیں معاف کردیا جائے گا؟

ج: جو گوشت حرام کے مال سے پلا ہو، دوزخ اس کی زیادہ مستحق ہے، اور اگر اللہ تعالیٰ معاف فرمادیں تو ان کا کرم ہے۔

(۷) کچھ متقی اور پرہیزگار لوگوں کی اولادیں بھی رشوت خوری میں ملوث ہیں اور یہ دین دار لوگ اپنی اولادوں کو تنبیہ بھی نہیں کرتے اور ان کی ناجائز کمائی ہوئی رشوت سے گھر کا کاروبار بھی چلتا ہے کیا یہ

متقی و پرہیزگار لوگ بھی رشوت خوروں کے حصہ دار نہیں ہیں؟

ج: یہ بھی گناہ میں شریک ہیں۔

(۸) عموماً رشوت خور افسران کسی نہ کسی پیر صاحب کے مرید ہوتے ہیں اور رشوت سے کمائی ہوئی رقم میں سے پیر صاحب کو نذرانے پیش کرتے ہیں، حالانکہ پیر صاحب کو یہ علم ہوتا ہے کہ ان کا مرید یا معتقد رشوت خوری میں ملوث ہے اس کے باوجود وہ اپنے مرید یا معتقد کو کچھ نہیں کہتے۔ پیر صاحب کا یہ رویہ صحیح ہے؟

ج: اگر علم ہو تو پیر صاحب بھی حرام خوری کے مرتکب اور گناہ میں شریک ہوں گے۔

## منع حمل کی تدبیر

س: گھر کا سربراہ ایک کلرک ہے جس کی تنخواہ پندرہ سو روپے ماہوار ہے۔ ایک بیوی اور تین بچے ہوں تو ان سب کی ضروریات زندگی اپنی محدود تنخواہ میں رہتے ہوئے پوری کرنا ہوتی ہیں۔ یہ ملحوظ خاطر رہے کہ اس تنخواہ میں انسان صابر ہو کر عزت کے ساتھ گزارہ کرے گا اور کسی کے سامنے ہاتھ نہیں پھیلائے گا۔ اب وہ شخص بیوی کے پاس جانے کے لئے احتیاط نہیں کرتا ہے تو ہر سال ایک نئے مہمان کے اضافہ کا سبب بن سکتا ہے اور اگر اپنے اوپر جبر کرکے پرہیز کرتا ہے تو مزید بگاڑ کا سبب بن سکتا ہے، مرد غلط راہ پر نکل سکتا ہے، یعنی حرام کی طرف، اس حرام سے بچنے کے لئے اور اپنی جائز خواہشات کو پورا کرنے کے لئے اگر مرد خاندانی منصوبہ بندی پر عمل کرتا ہے۔ مثلاً لیدر استعمال کرتا ہے، مرد کی جائز ضرورت بھی پوری ہو جاتی ہے اور کثرت اولاد سے بھی بچ جاتا ہے، جس سے کسی کو کوئی نقصان نہیں پہنچتا ہے۔ ایک بات اور آپ یہ کہیں گے کہ رزق کا معاملہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔ میں اس سے انکار نہیں کر سکتا لیکن محنت تو اسے ہی کرنا پڑے گی جو کہ وہ کر رہا ہے، اس سے زیادہ نہیں کر سکتا۔

ج: منع حمل کی تدبیر مکروہ ہے، مگر جائز ہے اور اگر "رزق کا خوف" اس کا باعث ہو تو کراہت میں مزید اضافہ ہو جائے گا۔

## جہاد کے لئے والدین کی اجازت

ایک صاحب ــــــــــــ کراچی

س ۱: میں افغانستان کے جہاد میں شریک ہونا چاہتا ہوں، مگر میرے والدین مخالفت کرتے ہیں۔ اس صورت میں مجھے کیا کرنا چاہئے۔

ج: والدین کی اجازت کے بغیر نہیں جانا چاہئے۔

س ۲: اگر والدین سے اجازت لئے بغیر جہاد کے لئے چلا گیا اور مارا گیا تو کیا مجھے شہید تصور کیا جائے گا یا نہیں؟

ج: اللہ تعالیٰ کے راستہ میں مرنے والا شہید ہی کہلاتا ہے۔

## نمازوں کا فدیہ

س: اگر کسی مسلمان کی نمازیں قضا ہو گئی ہوں تو وہ یا اس کی اولاد اس مسلمان کی زندگی میں جس کی نمازیں قضا ہوئی ہیں، ایک صاحب کہتے ہیں کہ گندم کا فدیہ دے سکتے ہیں، جب کہ دوسرے صاحب کا کہنا ہے کہ جس مسلمان کی نمازیں قضا ہوئی ہیں، انتقال سے پہلے پہلے وہ ان کی قضا کرے۔ زندگی میں فدیہ دینے سے نماز کا فدیہ نہیں ہوتا، ان دونوں میں سے کون سی رائے صحیح ہے؟

ج: زندگی میں نمازوں کا فدیہ نہیں دیا جا سکتا۔ دائمی نمازوں کی فرضیت ساقط ہوتی ہے۔ اس لئے جب تک آدمی زندہ ہو اس کو نمازوں کا ادا کرنا لازم ہے۔ اگر کوئی شخص فوت ہو جائے اور اس کے ذمہ کچھ نمازیں رہ جائیں تو فقہاء فرماتے ہیں کہ روزوں کی طرح ان نمازوں کا بھی فدیہ ادا کرنا چاہئے۔ مرنے والے پر لازم ہے کہ وہ وصیت کرکے مرے کہ اس کے ذمہ اتنے دن کی نمازیں ہیں، ان کا فدیہ ادا کر دیا جائے، اگر اس نے وصیت نہیں کی تو گنہگار ہوگا۔ اور اگر وارث نے اس کی طرف سے وارث نے فدیہ دیدیا تو توقع کی جاتی ہے کہ وہ قبول کر لیا جائے گا۔ ہر دن کی چھ نمازوں کا فدیہ لازم ہوگا۔

خلاصہ یہ کہ زندگی میں فدیہ ادا نہیں جا سکتا۔ اور مرنے کے بعد دن کی چھ نمازوں کا فدیہ لازم ہے۔

## زکوٰۃ اور قربانی کے مسائل

قطب الدین

س: ہماری خالہ ہیں جو کہ ہماری والدہ کی بڑی بہن ہیں ان کے شوہر کا انتقال چند سال قبل ہوا تھا ان کی اولاد میں پانچ لڑکیاں اور ایک لڑکا ہے ان میں سے تین لڑکیوں اور ایک لڑکے کی شادی ہو چکی ہے اور اس لڑکے کے چار بچے ہیں جب کہ دو لڑکیاں ابھی کنواری ہیں لڑکے کا جو کاروبار ہے اس میں بڑی مشکل سے گزارہ ہوتا ہے کنواری لڑکیاں بھی محنت کرکے اضافہ کرتی ہیں کہ گھر کا خرچ بھی مشکل سے پورا ہوتا ہے مسئلہ یہ ہے کہ باپ نے اپنی زندگی میں لڑکیوں کے لئے ۱۰۱ تولے سونا ان کی شادی کے لئے خرید کر رکھا تھا ان کے انتقال کے بعد تین لڑکیاں کنواری تھیں انتقال کے بعد ایک لڑکی کی شادی کر دی ہے اب دو لڑکیاں ہیں اور ان کی شادی کا مسئلہ ہے؟ معلوم یہ کرنا ہے کہ اس طرح کے حالات میں ان کو زکوٰۃ دی جا سکتی ہے؟ جب کہ ان کی لڑکیوں کا سونا ان کی شادی کے لئے رکھا ہوا ہے؟

ج: جو لڑکیاں دس دس تولے سونے کی مالک ہوں ان پر خود اس سونے کی زکوٰۃ واجب ہے ان کو زکوٰۃ دینا صحیح نہیں ان کی والدہ کی ملکیت میں اگر کچھ نہیں تو اس کو زکوٰۃ دے سکتے ہیں

س: دوسرا مسئلہ یہ ہے کہ اگر ہم ان کو زکوٰۃ دے سکتے ہیں تو کیا ہم ان زکوٰۃ کے پیسوں سے کچھ کھا پی سکتے ہیں

باقی صفحہ پر

# قبرستان میانی صاحب لاہور میں ایک مرتد کی قبر

پروفیسر محمد اسلم

کئی سال پہلے راقم الحروف نے پاکستان کے اہم شہروں اور قصبوں کے قبرستانوں کا سروے کرنا شروع کیا تھا۔ اس دوران میں راقم آثم نے بہت سے مشاہیر کی قبروں کے کتبے قلمبند کر لئے اور انہیں "الصالح الصنادید" کے عنوان سے قسط وار ماہنامہ "برہان" دہلی اور ماہنامہ "معارف" اعظم گڑھ میں چھپوانا شروع کر دیا اب تک درجنوں اقساط شائع ہو چکی ہیں اور اب میں انہیں کتابی صورت میں شائع کرنا چاہتا ہوں۔

میں اسی سلسلے میں لاہور کے سب سے بڑے قبرستان میانی صاحب کا سروے کر رہا تھا۔ کہ میری نظر ایک کتبے پر مرکوز ہو کر رہ گئی یہ کتبہ ایک مرزائی کی قبر پر نصب ہے۔ حیرت کی بات یہ ہے کہ اس بدنصیب کی قبر سے اندازاً ڈیڑھ صد میٹر مغرب کی جانب مجاہد تحریک ختم نبوت آغا شورش کاشمیری محو خواب ابدی ہیں اور اس سے بھی زیادہ تکلیف دہ بات یہ ہے کہ ختم نبوت کے پروانوں چوہدری افضل حق، ماسٹر تاج الدین اور شیخ حسام الدین کی قبروں سے اس مرتد کی قبر تقریباً ڈیڑھ صد میٹر جنوب کی سمت میں واقع ہے کسی ایسے ہی موقع پر کسی زندہ دل شاعر نے کہا تھا

ع روح را صحبت ناجنس عذاب است الیم

روایت ہے کہ جب حضرت طالوت علیٰ نبینا و علیہ السلام جالوت کے مقابلے کو نکلے تو ان کے لشکریوں میں ۳۱۳ اصحاب ثابت قدم نکلے اور یہ وہ اصحاب تھے جنہوں نے پیغمبر کے حکم سے نہر سے پانی نہیں پیا تھا۔

جب سرور کائنات، فخر موجودات محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم غزوۂ بدر میں شریک ہوئے تو آپ کے ساتھ بھی ۳۱۳ جان نثار اصحابؓ تھے جنہیں بقول امام بخاریؒ، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تمام مسلمانوں سے افضل جانتے تھے۔

ہمارے زمانے میں جب علامہ عنایت اللہ المشرقی نے جاں باز فورس قائم کی تو انہوں نے بھی ۳۱۳ کے عدد کی رعایت کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے ایک خاص دستہ تشکیل دیا جو ۱۹ مارچ ۱۹۴۰ء کو چوک نوگزا لاہور میں پولیس سے ٹکرا گیا اور یہیں سے خاکسار تحریک کا زوال شروع ہوا۔

کتب شیعہ میں "بسند معتبر" مرقوم ہے کہ جب دنیا میں مخلص مومنوں کی تعداد ۳۱۳ ہو جائے گی تو اسی روز مہدیؑ ظاہر ہو جائیں گے۔

جب مینڈکی کو زکام ہوا تو مرزائے قادیان نے بھی ۳۱۳ "مخلص صحابہ" کی جماعت تیار کی اور انہیں باقی "اصحاب" پر فضیلت دی۔ یہ وہ بدبخت تھے جو سب سے پہلے مرتد ہوئے تھے میانی صاحب کے قبرستان میں مدفون مرزائے قادیانی کا یہ ملعون صحابی انہی "مخلص مرتدین" میں شامل ہے اس کی قبر پر جو کتبہ نصب ہے اس پر یہ عبارت منقوش ہے:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسول الکریم

کل من علیھا فان و یبقیٰ وجہ ربک ذوالجلال والاکرام۔

تاریخ وفات حسرت آیات

حضرت مولوی شیخ محمد صاحب مرحوم و مغفور

ولد شیخ امیرالدین صاحب نومسلم

یکے از

۳۱۳ اصحاب حضرت مسیح موعود۔

۲ جنوری ۱۹۲۹ء

عمر تقریباً ۷۱ سال

مرزائیوں کو چاہیے کہ وہ اپنے اس بزرگ کی میت اکھاڑ کر ربوہ لے جائیں

مرزا غلام احمد نے اپنی کتابوں میں بڑی شد و مد کے ساتھ دعویٰ کیا ہے کہ قبروں میں سانپ اور بچھو نہیں ہوتے ان کے اس دعوی کی قلعی بھی کھل جائے گی۔

مسلمانوں کو بھی اس طرف توجہ دینی چاہیے کہ وہ اس مرتد کی میت کو مسلمانوں کے قدیم ترین قبرستان سے جہاں ہزاروں خدا کے محبوب بندے اور صالحین امت محو خواب ابدی ہیں، نکال باہر کریں تاکہ اس پر نازل ہونے والے عذاب سے مسلمان محفوظ رہیں

## تقریب انعامات

حلقہ وحدت مرکنٹائل سوسائٹی کے زیر اہتمام ایک عظیم الشان تقریب تقسیم انعامات بسلسلہ چرم قربانی "برائے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت" منعقد ہوئی جس میں نوجوانوں کی کثیر تعداد کے علاوہ بچوں کی بہت بڑی اکثریت بھی شامل تھی۔

تقریب کے منتظم جناب محترم نعیم صاحب تھے اجلاس کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا اور سپاسنامہ جناب بھائی نور احمد صاحب نے پیش کیا۔ انہوں نے حاضرین جلسہ سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا عقیدہ ختم نبوت مسلمانوں کا بنیادی عقیدہ ہے اور اس کی حفاظت ہر مسلمان کے لئے فرض ہے۔ اس کے علاوہ اگر کوئی شخص ختم نبوت کا انکار کرے وہ کافر ہے اور اگر ... انکار کے ساتھ

۲۹ - آ،

# عیسائی مشنریوں کے تبلیغی ہتھکنڈے

## عیسائی پادری جواب دیں ...؟

تحریر
مولانا منظور احمد الحسینی
کراچی

پاکستان میں عیسائیت کی تبلیغ پورے زور شور سے جاری ہے۔ مسیحی مشنری ورکرز مسلمانوں کے ہاتھوں میں خوبصورت ڈیزائن دار، رنگین چھوٹے چھوٹے پمفلٹ پکڑاتے ہوئے نظر آئیں گے، ان کی نوجوان لڑکیاں آراستہ و پیراستہ ہو کر مسلمانوں کے گھروں میں پمفلٹ ڈالنے میں مصروف ہیں۔ اس طرح سے انہوں نے اپنی باطل تبلیغ کی دوڑ دھوپ شروع کر رکھی ہے۔ مسیحیت کی تبلیغ سے صرف مذہبی فروغ ہی مقصود نہیں، بلکہ مغربی اقوام کے پیش نظر خاص سیاسی مقاصد کا حصول بھی ہے۔ مسیحیوں کی یہ منشا ہے کہ مسلمانوں کے ہر ملک میں عیسائیوں کی ایک معقول تعداد موجود رہے، تاکہ اگر کسی وقت ہوس اقتدار میں ہیجان آئے تو ان سے شرارت کروا کر، ان کی مظلومیت کا ڈھنڈورا پیٹ کر فوج کشی کے لئے بہانہ مہیا کر سکیں۔ یہی وجہ ہے کہ ہمارے ملک پاکستان میں عیسائی مشنریوں کے حوصلے بہت زیادہ بڑھ گئے ہیں، چنانچہ اب وہ مسلمان قوم کی کھلی دل آزاری سے بھی گریز نہیں کرتے۔

اگر مسیحی مشنری ورکرز صرف اپنے مسیحیوں میں تبلیغ کا کام کرتے تو ہمیں کوئی اعتراض نہ تھا، مگر ان کا مقصد بھولے بھالے، سادہ لوح اور بے خبر مسلمانوں کو اپنے دام تزویر میں پھنسا کر ان کو متاع ایمان سے محروم کرنا ہے۔

یہ درست ہے کہ ہمارے مسلمان بھائی بھی بیرونی ممالک میں تبلیغ کے سلسلے میں جاتے ہیں لیکن وہ صرف مسلمانوں کو ہی تبلیغ کر کے ان کو عملی طور پر اسلام پر کھڑا کرتے ہیں تاکہ ان کا متاع ایمان محفوظ رہے، یہ کبھی کسی نے دیکھا ہوگا کہ وہ عیسائیوں کے گھروں میں پمفلٹ ڈال رہے ہوں۔ یا ان کے ہاتھوں میں لٹریچر پکڑا رہے ہوں، اور اس طرح ان کو زچ کر رہے ہوں، جس طرح یہاں مسلمانوں کو کیا جا رہا ہے۔

حالت یہ ہے کہ خود یورپین ممالک میں مسیحی گرجا گھر خالی پڑے ہیں۔ کثیر تعداد میں بک چکے ہیں، جن کو مسجد میں تبدیل کر دیا گیا ہے۔ حال ہی میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے لندن شہر کے قلب میں واقع ایک بڑا گرجا گھر خرید کر کے مسجد، مدرسہ اور دفتر ختم نبوت میں تبدیل کر دیا ہے، اور جو گرجے ابھی تک بکے نہیں ان پر FOR SALE (برائے فروخت) کے بڑے بڑے بورڈ آویزاں ہیں۔ ان کی نوجوان نسل مذہب کو خیرباد کہہ چکی ہے۔ پادریوں نے بہت زور لگایا کہ کسی طرح نئی پود کو پھسلا ورغلا کر گرجا گھر لیجائیں، مگر انہوں نے بالکل انکار کر دیا ہے۔ ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ جو پیسہ ایشیائی ممالک میں پھینکا جا رہا ہے، وہ مسیحیت سے منہ پھیرنے والے یورپین نوجوانوں پر وہاں خرچ کیا جاتا، مگر ان کے بڑے جان چکے ہیں کہ ہم ان کو قابو نہیں کر سکتے۔ اب یہ اپنے باطل ہتھیاروں سے مسلح ہو کر ایشیا کے غریبوں کو مرتد اور گمراہ کرنے میں مصروف ہیں۔

آج امریکہ، برطانیہ، فرانس اور دیگر یورپین عیسائی ممالک مسیحی مذہب کی بنیاد پر دہریت لامذہبیت کیمونزم کے سامنے بند باندھنے میں ناکام ہو چکے ہیں، مغرب کے عیسائی نوجوان لامذہبیت کے گہرے غار میں دن بدن گرتے چلے جا رہے ہیں۔ عیسائی مذہب ان کو باوجود سرتوڑ کوششوں کے دہری بننے سے نہ روک سکا۔

اب اسلام ہی ایک ایسا عالمگیر دین ہے جو پوری دنیا میں کمیونزم اور دہریت کے سامنے خم ٹھونک کر کھڑا ہے، قرآن کی عظمت مسلمانوں کے دلوں میں کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہے۔ مسجد سے محبت روز افزوں ترقی پر ہے۔ حال ہی میں افغانستان سے روس کی پسپائی اس کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ یہ مسلمانوں کی قرآنی احکام کے ساتھ والہانہ لگاؤ کی دلیل ہے کہ دنیا کی ایک بڑی سپر پاور ان کے مقابلے میں نہ ٹھہر سکی، جب ایسا معاملہ ہے تو ہم موجودہ مسیحیوں کے سنجیدہ طبقہ سے گذارش کریں گے کہ وہ بھی سوچ کر فیصلہ کر لیں کہ اب ان کے لئے صرف دو ہی راستے ہیں کیمونزم یا اسلام۔ کیمونزم اختیار کرنے سے خدا اور تمام انبیاء کا انکار کرنا ہوگا جبکہ اسلام ایک سچا مذہب ہے، دین اور دنیا کی تمام بھلائیاں اور نیک باتیں سکھاتا ہے۔ اسی لئے تو عیسائیوں کے مشہور محقق اور دانشور جارج برنارڈ شاہ نے کہا تھا کہ "دنیا کا آئندہ مذہب اسلام ہوگا۔ اس سطح زمین پر کوئی مٹی کا گھر یا اون کا خیمہ باقی نہ رہے گا جہاں اسلام کا گذر نہ ہوگا۔"

آج سے کئی سال پہلے گاندھی نے پوری عقیدت کے ساتھ اعلان حق کیا تھا کہ "اسلام دین حق کی ایک آواز ہے" "جب مغرب تاریکی میں تھا تو مشرق کے افق پر ایک ستارہ طلوع ہوا۔ اسلام بے چین دنیا کے لئے سکون روح بن کر آیا، مجھے پختہ یقین ہو گیا ہے کہ اسلام کی ترقی اشاعت میں تلوار نہیں، بلکہ اس کی تعلیم اور تجربہ تھا (ہمدرد کا ترجمان، ۱۲ مئی ۱۹۴۸ء)

لہٰذا عیسائیوں کے لئے بہتر یہی ہے کہ وہ اسلام کو اختیار کر لیں، حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لے آئیں، اسی میں ان کے لئے بہتری ہے۔

قرآن مجید میں صاف طور پر مذکور ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام صرف بنی اسرائیل کی طرف رسول بنا کر بھیجے گئے تھے۔

اسی طرح انجیل نے بھی مسیحیوں کو اس بات سے روکا ہے کہ وہ دیگر قوموں کو اپنے مذہب کی دعوت

دیں، چنانچہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے بارہ حواریوں کو بھیجتے ہوئے حکم دیا تھا۔

"غیر قوموں کی طرف نہ جانا اور سامریوں کے کسی شہر میں نہ داخل ہونا بلکہ اسرائیل کے گھرانے کھوئی ہوئی بھیڑوں کے پاس جانا۔" (متی ۱۰:۵)

اس انجیلی حوالے سے صاف ظاہر ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام نے اپنے حواریوں کو یہ حکم دیا تھا کہ میں تم کو صرف بنی اسرائیل کے لوگوں کی طرف بھیج رہا ہوں، ان کے شہروں کے علاوہ کسی دوسرے شہر میں داخل نہ ہونا اور غیر قوموں کی طرف بھی مت جانا، اب ہم مسیحی مشنری سے پوچھتے ہیں کہ جب ان کے مذہب میں بنی اسرائیل قوم کے سوا دوسری قوموں کو تبلیغ کرنا منع ہے تو وہ اسرائیل کے تبلیغ کے لئے کیوں نہیں جاتے، ادھر اُدھر کیوں بھٹک رہے ہیں، اس طرح سے انکاری ہوگئے ہیں۔ حالانکہ مغربی بلاک کو سب سے زیادہ خطرہ کمیونزم سے ہے۔ لیکن وہ اپنی تمام طاقتیں اسلام کے خلاف استعمال کر رہا ہے چاہئے تو یہ تھا کہ جتنا زور اسلام کے خلاف استعمال کیا جا رہا ہے، اگر یہی طاقت کمیونزم کے خلاف استعمال کی جاتی تو کمیونزم کو کافی کچھ نقصان پہنچ سکتا ہے۔

ہم مغربی ملکوں اور حکمرانوں سے کہیں گے کہ اسلام کو صلیبی جنگیں نہ مٹا سکیں جو مشترکہ قوت کے ساتھ اسلام کے خلاف لڑی گئیں تو اب ان موجودہ ہتھکنڈوں سے بھی اسلام کو نہیں مٹایا جا سکتا، اب بھی وقت ہے کہ وہ سوچ کے دھاروں کو بدلیں اور اپنی تمام تر طاقتوں اور صلاحیتوں کو اسلام کے بجائے کمیونزم کے خلاف صرف کریں اور اسی میں ان کی نجات ہے۔

◉ قیامت میں سب سے زیادہ عذاب اس عالم کو ہوگا جس سے لوگوں کو فائدہ نہیں پہنچا۔ (حضرت علامہ کاظمیؒ)

# چندو جوہا

## مسلمانوں اور قادیانی زندیقوں میں فرق

از ——— مولانا منظور احمد الحسینی صاحب

ہر ملت اور مذہب کے کچھ عقائد اور اصول ہوتے ہیں، جس کی بنا پر وہ دوسرے سے ممتاز اور جدا سمجھا جاتا ہے۔ اسی طرح اسلام کے بھی کچھ بنیادی اصول اور عقائد ہیں۔ اگر ان اصول اور عقائد کے اندر رہ کر کوئی اختلاف ہو تو وہ فروعی اختلاف کہلاتا ہے اور جو اختلاف ان مسلّم اصول اور عقائد کی حدود سے نکل کر ہو وہ اصولی کہلاتا ہے اور اس اختلاف سے وہ شخص دائرہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے۔

اسلام اور مرزائیت کا اختلاف اصولی اختلاف ہے۔ مرزائیت کے عقائد اور اصول اسلام کے عقائد اور اصول کے بالکل مخالف ہیں۔ اسلام اور مرزائیت دونوں ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتے۔

ہم یہاں چند اصولی اختلافات تحریر کرتے ہیں جس سے قارئین کرام سمجھ لیں گے کہ مرزائیت اسلام سے بالکل علیحدہ مذہب ہے، جس کا اسلام سے دور کا بھی واسطہ نہیں۔

(۱) مسلمانوں کے نبی اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں، جبکہ مرزائیوں کا نبی مرزا غلام احمد قادیانی ہے۔

(۲) تمام مسلمانوں کا اجماعی عقیدہ ہے کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں۔ یہ اسلام کا اساسی اصول اور بنیادی عقیدہ ہے جبکہ مرزا قادیانی کے نزدیک آپ کے بعد بھی نبوت کا دروازہ کھلا ہوا ہے، گویا مرزا قادیانی کے نزدیک حضور صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین نہ ہوئے۔ (العیاذ باللہ)

(۳) تمام مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ آخری نجات کے لئے محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانا کافی ہے۔ مرزائی ٹولے کا عقیدہ یہ ہے کہ نجات کا دارومدار مرزا غلام احمد قادیانی پر ایمان لانے میں ہے اور جو شخص مرزا غلام احمد قادیانی پر ایمان نہ لائے وہ کافر اور جہنمی ہے۔

(۴) مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ قرآن کریم کی تفسیر وہی معتبر ہے جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی، اس کے بعد صحابہ و تابعین کی تفسیر کا درجہ ہے، جبکہ مرزائی ٹولے کے نزدیک قرآن کی وہ تفسیر معتبر ہے جو مرزا قادیانی بیان کرے، خواہ وہ تمام احادیث متواترہ، صحابہ کرام، تابعین اور امت محمدیہ کے خلاف ہو۔

(۵) مسلمانوں کے عقیدہ کے مطابق قرآن کریم خداوند کریم کا معجزہ ہے، کوئی اس کی مثل نہیں لا سکتا، جبکہ مرزائیوں کے نزدیک مرزا قادیانی کا کلام بھی معجزہ ہے۔ مرزا قادیانی اپنے قصیدہ اعجازیہ کو قرآن کریم کی طرح معجزہ قرار دیتے تھے، نیز مرزائیوں کے نزدیک مرزا قادیانی کی "وحی" پر ایمان لانا ایسا ہی فرض ہے جیسے قرآن کریم پر ایمان لانا فرض ہے جس طرح قرآن کریم کی تلاوت عبادت ہے، ان کے نزدیک اسی طرح مرزا قادیانی کی خود ساختہ "وحی" اور الہامات کا پڑھنا بھی تلاوت و عبادت ہے۔

(۶) مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث حجت ہے اور اس کا اتباع ہر مسلمان پر فرض اور واجب ہے، جبکہ مرزائیوں کا عقیدہ ہے کہ جو حدیث مرزا کی خود ساختہ "وحی" کے موافق نہ ہو اس کو ردی کی ٹوکری میں پھینک دیا جائے۔

(۷) جہاد ارکان اسلام کا ایک حصہ اور فریضہ ہے جو

باقی صفحہ ۲۹ پر

# حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زندہ آسمان پر اُٹھائے جانے کے دلائل

حضرت مولانا عاشق الٰہی بلند شہری صاحب

بے شک قرآن شریف کا یہ دعویٰ ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام زندہ اپنے مادی جسم کے ساتھ آسمان پر اٹھائے گئے اس کی دلیل ملاحظہ کیجئے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے یہود ونصاریٰ کا یہ عقیدہ تھا کہ حضرت عیسیٰ مسیح سولی پر چڑھائے گئے اور قتل کئے گئے لیکن یہود و نصاریٰ میں سے کوئی اس کا قائل نہ تھا کہ حضرت عیسیٰ اپنی طبعی موت سے مرگئے۔ اس لئے کہ یہودیوں کا عقیدہ تھا کہ حضرت مسیح اپنی نبوت کے دعوے میں جھوٹے تھے اور ان کے عقیدہ کے مطابق جو جھوٹا ہوتا ہے وہ یا تو سولی پر چڑھایا جاتا ہے یا قتل کیا جاتا ہے اور جو سچا نبی ہوتا ہے وہ اپنی طبعی موت مرتا ہے اور عیسائیوں کو اپنے مسئلہ کفارہ کو ثابت کرنا تھا۔ اس لئے اگر حضرت مسیح اپنی طبعی موت مرے ہوتے تو کفارہ کا مسئلہ نہیں ثابت ہو سکتا تھا۔ اس لئے دونوں یہود و نصاریٰ اسی کے قائل تھے کہ حضرت مسیح مصلوب ہوئے اور قتل کئے گئے۔ طبعی موت کا ثبوت ان دونوں میں سے کسی سے نہیں ملتا۔ قرآن شریف نے اس کا جواب اس طرح دیا ہے۔

وَمَا قَتَلُوْهُ وَمَا صَلَبُوْهُ وَلٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ وَاِنَّ الَّذِيْنَ اخْتَلَفُوْا فِيْهِ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ مَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ اِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ وَمَا قَتَلُوْهُ يَقِيْنًا ۝ بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ۝

ترجمہ۔ حالانکہ نہ انہوں نے اس کو قتل کیا اور نہ سولی دی لیکن وہ ان کے سامنے مشتبہ کیا گیا جو لوگ اس امر میں کہ مسیح کو قتل و سولی نہیں ہوئی قرآن کے بیان سے مخالف ہیں وہ اس واقعہ سے بے خبری میں ہیں۔ اس دعویٰ کی ان کے پاس کوئی دلیل نہیں ہاں اٹکلوں اور خیالوں کے تابع ہیں۔ انہوں نے ہرگز اس کو قتل نہیں کیا۔ بلکہ خدا نے اپنے پاس اٹھالیا اور خدا غالب ہے اور حکمت والا۔

وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكُوْنُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا

نہیں ہے کوئی اہل کتاب سے مگر البتہ ایمان لاوے گا ساتھ اس کے پہلے موت اس کی سے اور دن قیامت کے ہوگا اوپر ان کے گواہ۔"

ہمارا دعویٰ ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام اپنے مادی جسم کے ساتھ آسمان پر اٹھائے گئے اور قیامت کے قریب دنیا میں پھر نزول فرمائیں گے جس کی تفصیل یہ ہے۔ یہودیوں اور عیسائیوں میں جو یہ خیال تھا کہ حضرت عیسیٰ مسیح سولی دیئے گئے اور قتل کئے گئے۔ تو ظاہر ہے کہ یہ سولی او قتل مادی جسم کے ساتھ تھا اور ایسے دنیا جانتی ہے کہ قتل و پھانسی مادی جسم کے ساتھ ہوا کرتی ہے اللہ تعالیٰ نے اس آیات میں اس کی تردید فرمائی کہ مسیح کے مادی جسم کو نہ سولی دی گئی اور نہ قتل کیا گیا بلکہ اس مادی جسم کو اللہ تعالیٰ نے اپنی طرف اٹھالیا۔ اس آیت میں بل قابل غور ہے اگر مادی جسم کا آسمان پر اٹھایا جانا نہ مانا جائے تو آیت کے لفظوں کی ترتیب غلط ہوتی ہے اور سوال ہوتا ہے کہ حضرت مسیح کے مادی جسم کو نہ سولی دی گئی اور نہ قتل کیا گیا بلکہ اس مادی جسم کو خدا نے اپنی طرف اٹھالیا۔

ہمارا دعویٰ ہے کہ دوسرا جزو یہ ہے کہ حضرت مسیح زندہ اپنے مادی جسم کے ساتھ آسمان سے نزول فرمائیں گے۔ اس کے بعد ان کی طبعی موت ہوگی۔ اس کے ثبوت میں مندرجہ بالا آیات کے دوسرے حصہ پر غور کیجئے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ حضرت مسیح کی طبعی موت سے قبل تمام یہود ونصاریٰ آپ پر ایمان لے آئیں گے۔ یہ ظاہر ہے کہ یہود حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو نہیں مانتے۔ بلکہ اسی طرح ان کے دشمن ہیں اور برا بھلا کہتے ہیں جس طرح کہ بقول یہودیوں کے سولی کے وقت کہتے تھے اس سے ثابت ہوا کہ یہودی ابھی تک حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان نہیں لائے ہیں۔ اور عیسائی جیسا ماننے ہیں۔ وہ اس سے صاف ظاہر ہو گیا کہ ابھی حضرت عیسیٰ نے انتقال (طبعی موت) نہیں فرمایا ہے بلکہ ابھی تک زندہ آسمان پر ہیں۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق ملک عرب (دمشق) میں آسمان سے اپنی مادی جسم کے ساتھ اتریں گے قتل دجال فرمائیں گے شادی کریں گے۔ اولاد ہوگی پھر مدینہ منورہ میں اپنی طبعی موت سے انتقال فرمائیں گے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روضۂ اطہر میں جو ایک جگہ خالی ہے وہاں پر دفن کئے جائیں گے بحمد اللہ دونوں باتوں کا ثبوت قرآن شریف سے ہو گیا ہے۔

قادیانی اس موقع پر یہ کہتے ہیں کہ رَفَعَهُ اللّٰهُ سے مراد رفع درجات ہے۔ نہ کہ رفع جسم مادی۔ یہ ان کا ایک قسم کا دھوکا ہے۔ اس لئے کہ اگر رفع سے مراد رفع درجات لیا جائے تو اس سے وَمَا قَتَلُوْهُ وَمَا صَلَبُوْهُ کی تردید ہوتی ہے یعنی یہ ثابت ہوتا ہے کہ مسیح کو سولی دی گئی اور قتل کیا گیا تاکہ رفع درجات ہو، حالانکہ خدا سولی و قتل کی نفی کرتا ہے یہ امر بھی قابل سوال ہے کہ جب رفع درجات مراد ہے تو نفی قتل وصلب کے بعد بل کی کیا ضرورت ہے؟ حضرت ادریس علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مطابق ایک جگہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا وَرَفَعْنٰهُ مَكَانًا عَلِيًّا اس آیت میں بل نہیں۔ ہے اور نہ اِلَيْهِ ہے بس اس آیت سے حضرت مسیح کے رفع درجات کو ثابت نہیں کیا جا سکتا۔ اس لئے کہ حضرت مسیح کے متعلق ان کے مادی جسم کا ذکر ہے کہ ان کے مادی جسم کو نہ سولی دی گئی اور نہ قتل کیا گیا بلکہ اس مادی جسم کو خدا نے اپنی طرف اٹھالیا۔ بس رفع درجات کی تاویل محض دھوکا ہے۔ رفع درجات کے لئے وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا۔ کا کیا تعلق اور اس کی ضرورت کیا۔ اس لئے کہ شہداء کے رفع درجات تو ہوتے ہی ہیں۔ یہ تو عام بات ہے اور اللہ تعالیٰ نے اپنے غلبہ وحکمت کا ذکر فرمایا ہے تو یہ اسی لئے کہ عام لوگوں کے نزدیک مادی جسم کا آسمان پر جانا اور وہاں پر اتنے دنوں تک قیام اور پھر دنیا میں نزول ایک تعجب کی اور ان ہونی سی بات معلوم ہوتی ہے مگر اللہ اس پر بھی غالب ہے وہ اپنے غلبہ سے مادی جسم کو آسمان پر لے گیا اور اپنی حکمت

سے اب تک سکھے ہوئے ہے اور وقت مقررہ پر دنیا میں پھر نزول کرائے گا۔ آیت زیر بحث سے ہم نے حضرت مسیح کا رفع الی السماء اور نزول ثابت کیا ہے۔ اب ہم قادیانیوں کی دلیلیں بیان کر کے شافی جواب تحریر کرتے ہیں۔

**پہلی دلیل** قادیانی اس سلسلہ میں یہ آیت پیش کرتے ہیں یعنی اِنِّیْ مُتَوَفِّیْکَ وَرَافِعُکَ اِلَیَّ۔ اور کہتے ہیں کہ یہ آیت بتلاتی ہے کہ حضرت مسیح مر گئے اور ان کا درجہ بلند کیا گیا مرزائی اس میں بھی عوام کو دھوکا دیتے ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ اس میں واؤ ترتیب کا ہے جس کا مطلب یہ لیتے ہیں کہ پہلے وہ مر گئے ہیں کے بعد ان کا درجہ بلند کیا گیا۔ یہ بالکل غلط ہے واؤ ترتیب کا ہوتا ہی نہیں۔ ورنہ اس کے یہ معنی ہوں گے کہ خدا کے اس ارشاد وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ یا اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَلَا تَکُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ۔ یعنی پہلے نماز پڑھو اس کے بعد شرک چھوڑو، حالانکہ یہ دونوں معنی غلط ہیں پس اس آیت سے ثابت ہوا کہ واؤ ترتیب کا نہیں ہوتا۔ اگر ترتیب کا واؤ مان لیا جائے تو قادیانی یہاں کیا جواب دیں گے ایک جگہ خدا فرماتا ہے کہ بِرَبِّ مُوْسٰی وَھٰرُوْنَ دوسری جگہ خدا فرماتا ہے بِرَبِّ ھٰرُوْنَ وَمُوْسٰی اگر واؤ ترتیب کا مانا جائے ان دونوں آیتوں میں ایک سچی ہو گی اور دوسری جھوٹی، حالانکہ دونوں آیتیں سچی ہیں پس اس سے ثابت ہوا کہ واؤ ترتیب کا ہوتا ہی نہیں۔ اب اِنِّیْ مُتَوَفِّیْکَ کا اصل مطلب سنئے۔

جب حضرت عیسیٰ مسیح اپنے دین کی تبلیغ فرما رہے تھے تو یہودیوں کی طرف سے ان کی سخت مخالفت تھی اور حضرت عیسیٰ مسیح کو اپنی جان کا سخت خطرہ تھا تو اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے تسلی کے لئے فرمایا کہ اِنِّیْ مُتَوَفِّیْکَ وَرَافِعُکَ اِلَیَّ یعنی اے عیسیٰ! تو دشمنوں سے خوف نہ کر یہ تجھے نہ سولی پر چڑھا سکتے ہیں اور نہ قتل کر سکتے ہیں بلکہ میں تجھے طبعی موت دوں گا اور جب تو دشمنوں کے نرغے میں پھنسے گا تو میں تجھ کو اپنے پاس اٹھا لوں گا چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ جب حضرت عیسیٰ دشمنوں کے نرغے میں پھنسے تو اللہ نے ان کو بچایا اور مادی جسم کے ساتھ آسمان پر اٹھا لیا۔

مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی کتاب سراج منیر ص ۳۰ پر یہ مانا ہے کہ اِنِّیْ مُتَوَفِّیْکَ وَرَافِعُکَ اِلَیَّ تسلی کے لئے حضرت عیسیٰ کو الہام کیا گیا تھا جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تسلی کے لئے خدا نے پہلے یہ فرمایا عفا اللہ عنک اس کے بعد یہ فرمایا لِمَ اَذِنْتَ لَھُمْ پس دونوں جگہ رفع سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنے مادی جسم کے ساتھ آسمان پر اٹھائے گئے ہیں۔

**دوسری دلیل** قادیانی وفات مسیح کے ثبوت میں ایک آیت اور پیش کرتے ہیں۔ فَلَمَّا تَوَفَّیْتَنِیْ کُنْتَ اَنْتَ الرَّقِیْبَ عَلَیْھِمْ یعنی اور جب تو نے مجھے فوت کر لیا تو تو ہی میرا نگہبان تھا۔ اس کا جواب یہ ہے کہ یہ گفتگو حضرت مسیح کی اور خدا کی قیامت کے دن کی ہے اور بے شک قیامت سے قبل حضرت مسیح فوت ہو چکے ہوں گے ہم مسلمان اس کے قائل ہیں کہ حضرت مسیح قرب قیامت دنیا میں تشریف لائیں گے۔ دمشق نامی شہر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق آسمان سے نزول فرمائیں گے۔ باب لُد پر دجال کو قتل فرمائیں گے۔ شریعت محمدیہ کی تبلیغ فرمائیں گے مدینہ منورہ تشریف لائیں گے۔ شادی کریں گے اولاد ہو گی اس کے بعد حسب وعدہ خداوندی انی متوفیک آپ طبعی موت سے مریں گے اور آنحضرتؐ کے روضۂ اطہر میں دفن کئے جائیں گے۔ قیامت میں حضرت عیسیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حضرت ابوبکرؓ و عمر فاروقؓ کے درمیان اس مزار مقدس سے اٹھیں گے۔ تو اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ سے محض یہ سوال کرے گا کہ کیا تثلیث (خدا کے ماننے والے تعلیم آپ نے (اے عیسیٰ) دنیا میں دی تھی حضرت مسیح اس کا یہ جواب دیں گے کہ اے خدا یہ تو شرک ہے بے جا بات مجھے لائق نہیں وہ میں کیوں کہتا۔ اصل سوال کا جواب ختم ہو گیا۔ مگر چونکہ حضرت مسیح کو اپنی بے زاری کے ساتھ ان کی سفارش بھی کرنی تھی۔ اس لئے استحقاق شفاعت کو برقرار رکھنے کے لئے یہ فرمایا کہ جب تک میں ان میں تھا۔ میں ان کا نگہبان تھا اور جب تو نے مجھے فوت کر لیا تو تو ہی ہر چیز کا نگہبان ہے۔ جیسے وہ میں تو ہی جانتا ہے اس سے آگے ان کی ضمناً سفارش بھی کی ہے کہ اگر تو ان کو عذاب کرے تو تیرے بندے ہیں۔ کوئی تجھے روک نہیں سکتا۔ اگر تو انہیں بخشے تو تو بڑا غالب بڑی حکمت والا ہے۔ پس اس آیت سے بھی یہ نتیجہ نکالنا کہ مسیح علیہ السلام اس وقت مردہ اور فوت شدہ ہیں کسی طرح ٹھیک نہیں۔

**تیسری دلیل** قادیانی وفات مسیح کے سلسلہ میں ایک آیت یہ بھی پیش کرتے ہیں کہ کَانَا یَاْکُلَانِ الطَّعَامَ یعنی حضرت مسیح اور ان کی ماں کھانا کھاتے تھے" جس سے معلوم ہوتا ہے کہ چونکہ اب مر گئے اس لئے کھانا نہیں کھاتے۔ یہ قادیانیوں کا خیال ہی خیال ہے اس لئے اول تو کَانَ کے لفظ سے زمانہ حال کی نفی نہیں ہوتی۔ دوسرے کھانا نہ کھانے سے زندگی محال نہیں ہوتی۔ حدیث میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وصال صوم یعنی ایسے روزوں سے منع فرمایا ہے کہ جن میں رات میں کچھ نہ کھایا جائے بلکہ پے در پے بے آب و نان گذارا ہو۔ اس پر صحابہ نے دریافت کیا کہ حضرت آپ کو تو وصال کیا کرتے ہیں۔ تو آپ نے جواب میں فرمایا۔ اِنِّیْ اَبِیْتُ یُطْعِمُنِیْ رَبِّیْ وَیُسْقِیْنِیْ یعنی میں رات گذارتا ہوں میرا رب مجھے کھانا کھلاتا ہے پانی پلاتا ہے۔ اسی طرح حضرت مسیح بھی خدا کے پاس ہیں۔ وہ انہیں کھلاتا اور پلاتا ہے اور اصحاب کہف قرآن شریف کے فرمان کے بموجب غار میں تین سو نو برس تک سوتے رہے۔ جس طرح خدا نے ان کو زندہ رکھا۔ اسی طرح حضرت مسیح کو بھی خدا نے اپنے پاس زندہ رکھا اور زندہ رکھے گا۔ اور اس میں کوئی استحالہ نہیں ہے پس یہ ثبوت بھی مرزائیوں کا محض دھوکا اور فریب ہے۔

**چوتھی دلیل** قادیانی وفات مسیح کے سلسلہ میں یہ آیت بھی پیش کرتے ہیں۔ وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِہِ الرُّسُلُ اور اس کا ترجمہ یہ کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے قبل جتنے نبی تھے وہ سب فوت ہو گئے خَلَتْ کا ترجمہ مرزا صاحب اور مرزائی حضرات فوت ہو جانے اور مر جانے کا کرتے ہیں۔ جو بالکل غلط ہے۔ کے معنی مرنے کے نہیں آتے بلکہ گذرنے خالی ہونے وغیرہ کے ہیں۔ جیسے خدا نے فرمایا۔ وَاِذَا خَلَوْا اِلٰی شَیٰطِیْنِھِمْ قَدْ

خَلَتْ مِنْ قَبْلِكُمْ سُنَنٌ فِي الْأَيَّامِ الْخَالِيَةِ. ان ذکر لا میں کہیں موت کے معنی نہیں۔ پس آیت کے صاف معنی یہ ہیں۔ کہ تجھ سے پہلے کل نبی اپنے اپنے وقت میں کام کرکے چلے گئے یعنی ان کے فرائض نبوت ختم ہو گئے۔ اس آیت کو بھی حضرت مسیح کی وفات سے کوئی تعلق نہیں۔

**پانچویں دلیل** قادیانی ایک آیت یہ بھی پیش کرکے مسلمانوں کو دھوکہ دیتے ہیں۔ وَمَا جَعَلْنَا لِبَشَرٍ مِّنْ قَبْلِكَ الْخُلْدَ "یعنی کوئی بشر ہمیشہ زندہ نہیں رہا"۔ یہ بات بھی وفات مسیح ثابت نہیں کرتی۔ اس لئے کہ ہم کب مانتے ہیں کہ حضرت مسیح ہمیشہ ہمیشہ زندہ رہیں گے۔ ہم تو یہ مانتے ہیں کہ قیامت سے قبل حضرت مسیح دوبارہ دنیا میں نزول فرماکر اپنی طبعی موت مریں گے۔

**چھٹی دلیل** قادیانی بسلسلہ وفات مسیح علیہ السلام یہ آیت بھی پیش کرتے ہیں۔ وَأَوْصَانِي بِالصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ مَا دُمْتُ حَيًّا. مرزا جی نے اس آیت کو پیش کرکے شخص زکوٰۃ پر یہ زور دیا ہے کہ آسمان پر زکوٰۃ کس کو ادا کرتے ہوں اور کیا دیتے ہوں گے اس سے معلوم ہوا کہ وہ مرگئے۔ یہ بھی ایک قسم کا دھوکا ہی ہے۔ انسان کب اور کہاں مکلف بالشرع ہوتا ہے۔ اس دنیا میں یا اس دنیا کے علاوہ اور بھی کہیں؟ حضرت آدم علیہ السلام جنت میں زندہ ہی تھے۔ کیا وہ جنت میں بھی کسی قسم کی عبادت کرتے تھے؟ اگر کرتے تھے تو ثبوت پیش کرو۔ اگر نہیں تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر رہ کر کیسے مکلف ہوئے نیز زکوٰۃ تو وہ دیتا ہے جو مال والا ہو۔ یہ ثابت کیجئے کہ حضرت عیسیٰ صاحب مال ہیں۔

**ساتویں دلیل** قادیانی ایک آیت یہ بھی پیش کرتے ہیں کہ حضرت مسیح نے فرمایا۔ وَالسَّلَامُ عَلَيَّ يَوْمَ وُلِدْتُ وَيَوْمَ أَمُوتُ وَيَوْمَ أُبْعَثُ حَيًّا مرزا صاحب فرماتے ہیں کہ حضرت مسیح نے اپنی پیدائش اور وفات اور دوبارہ بعثت کا ذکر کیا۔ مگر آسمان پر اٹھائے جانے کا ذکر نہیں کیا۔ اس لئے وہ مرگئے۔ کیا اچھا ثبوت ہے۔ بعدم ذکر سے عدم شے لازم نہیں آتا دوسرے ہوسکتا ہے کہ حضرت مسیح کو اپنے آسمان پر اٹھائے جانے کا اس وقت علم ہی نہ ہو۔ تو کیسے اس کا ذکر کرتے پس اس آیت سے بھی وفات مسیح ثابت نہیں ہوتا۔

**آٹھویں دلیل** قادیانی یہ آیت پیش کرتے ہیں۔ أَوْ تَرْقَىٰ فِي السَّمَاءِ قُلْ سُبْحَانَ رَبِّي هَلْ كُنتُ إِلَّا بَشَرًا رَّسُولًا. مرزا جی اس آیت پر یہ فرماتے ہیں "کفار مکہ نے آنحضرت سے درخواست کی آپ آسمان پر چڑھ جائیں۔ جواب ملا کہ یہ عادۃ اللہ نہیں کہ خاکی جسم آسمان پر چڑھ جائے۔ پس مسیح بجسد عنصری آسمان پر نہیں گئے۔ بلکہ بعد موت گئے ہیں"

مرزا جی نے اس کے ترجمہ میں بہتان سے کام لیا ہے عادۃ اللہ کس لفظ کا ترجمہ ہے۔ یہ بالکل تحریف ہے آیت کا مطلب بالکل صاف ہے۔ کفار مکہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا تھا کہ جب تک تم آسمان پر نہیں چڑھو گے ہم تمہاری بات نہیں مانیں گے جواب ملا کہ خدا تو سب کچھ کرسکتا ہے وہ ایسے کاموں سے عاجز نہیں وہ تو عاجزی سے پاک ہے ہاں میرا کام نہیں کہ میں خود بخود چڑھ جاؤں۔ میں تو صرف اس کا رسول ہوں جو مجھے ارشاد ہوگا۔ تعمیل ارشاد کو حاضر ہوں" بتلائیے یہ کس لفظ کا ترجمہ ہے کہ عادت اللہ نہیں کہ خاکی جسم آسمان پر جائے"۔ مرزا جی نے سُبْحَانَ رَبِّي کے معنے تو خوب تراش لئے کہ" ایسے خلاف عادت کام کرنے سے میرا خدا پاک ہے" مگر هَلْ كُنتُ إِلَّا بَشَرًا رَّسُولًا کو کیا کریں گے جو اپنے عہدہ عبودیت کا مظہر ہے جس سے صاف سمجھ میں آتا ہے کہ میں اس سوال کا مخاطب نہیں ہوسکتا۔ اس آیت سے بھی وفات مسیح ثابت نہیں۔

**نویں دلیل** قادیانی ایک آیت یہ بھی پیش کرتے ہیں۔ وَمِنكُم مَّن يُتَوَفَّىٰ وَمِنكُم مَّن يُرَدُّ إِلَىٰ أَرْذَلِ الْعُمُرِ لِكَيْلَا يَعْلَمَ بَعْدَ عِلْمٍ شَيْئًا اس آیت کو پیش کرکے یہ کہا گیا ہے کہ آدمی اپنی مرجاتا ہے پس حضرت مسیح بھی اپنی طبعی عمر کو پہنچ کر مرگئے۔

مرزا جی کا یہ خیال ہی خیال ہے اور اس زمانہ کے لوگوں کی عمر طبعی کا خیال کرکے مرزا صاحب نے اٹکل سے یہ بات کہی ہے حالانکہ اس کا کوئی ثبوت نہیں ہے کہ شروع زمانہ سے لوگوں کی عمر کتنی لمبی ہوتی تھی۔ حضرت نوح علیہ السلام کو دیکھئے کہ ساڑھے نو سو برس تک تو صرف تبلیغ فرمائی۔ نہیں معلوم کہ ان کی عمر طبعی کس قدر تھی۔ بعض نبیوں کی چودہ چودہ سو برس تک عمر ہوئی ہے بقول تفسیر ابن کثیر حضرت مسیح تینتیس ۳۳ برس کی عمر میں آسمان پر اٹھائے گئے۔ پس اس آیت سے بھی وفات مسیح ثابت نہیں بلکہ یہ ثابت ہوتا ہے کہ حضرت مسیح کی عمر طبعی کا اندازہ کوئی غیر محدود زمانہ ہے جس کی مثال دنیا میں آج تک کسی فرد بشر پر نہیں آئی۔

**دسویں دلیل** قادیانی ایک آیت یہ بھی پیش کرتے ہیں۔ وَلَكُمْ فِي الْأَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَمَتَاعٌ إِلَىٰ حِينٍ. اس آیت کو پیش کرکے یہ کہتے ہیں کہ جسم خاکی آسمان پر نہیں جاسکتا۔ اس لئے کہ جگہ اور گذارے کی جگہ زمین ہے مگر اس آیت سے بھی وفات مسیح ثابت نہیں ہوتا۔ اس لئے کہ حضرت مسیح رہنے و گذارہ کرنے آسمان پر نہیں گئے ہیں بلکہ عارضی طور سے ہیں ورنہ اس آیت وَلَكُمْ فِيهَا مَنَافِعُ وَمَشَارِبُ أَفَلَا يَشْكُرُونَ سے یعنی یہی ماننا پڑے گا کہ سوائے چارپایوں کے اور کسی میں منافع نہیں اور سوائے ان کے دودھ کے اور کچھ نہیں پی سکتے حالانکہ ہم تمام دنیا کی چیزوں سے نفع اٹھاتے ہیں اور پانی شربت اور یہاں کا دودھ پیتے ہیں۔ اسی طرح ہم محمد رسول اللہ کہتے ہیں۔ تو اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ محمد ہی اللہ کے رسول ہیں اور موسیٰ عیسیٰ اللہ کے رسول نہیں ہیں۔ پس اس سے ثابت ہوا کہ آسمان عارضی مستقر ہوسکتا ہے چنانچہ اس وقت حضرت مسیح کے لئے آسمان عارضی مستقر ہے۔

**گیارہویں دلیل** قادیانی ایک آیت یہ بھی پیش کرتے ہیں وَمَن نُّعَمِّرْهُ نُنَكِّسْهُ فِي الْخَلْقِ. یعنی درازی عمر میں حواس و عقل زائل ہوجاتی ہے۔ پس مسیح کی عقل میں فرق آگیا ہوگا۔ اس لئے وہ مرگئے ہوں گے۔

مرزا جی نے اپنی عمر پر مسیح کی عمر کو قیاس کیا ہے حضرت نوح جو ساڑھے نو سو برس تک تبلیغ کرتے رہے تو بقول مرزا اس درازی عمر میں وہ بے حواس و عقل کھو بیٹھے ہوں گے اور اسی بدحواسی و بے عقلی کی حالت میں تبلیغ کرتے ہوں گے۔ انا للہ۔ مرزا جی کی درازی عمر کو سامنے رکھ کر حضرت نوح یا حضرت عیسیٰ کی درازی عمر کو نہیں دیکھنا چاہیے بہرحال اس آیت کو وفات سے دور کا بھی تعلق نہیں۔

**بارھویں دلیل** قادیانی ایک آیت یہ بھی پیش کرتے ہیں۔ انما مثل الحیوۃ الدنیا کماء انزلناہ من السماء فاختلط بہ نبات الارض مما یاکل الناس و الانعام۔ یعنی کھیتی کی طرح انسان بعد کمال زوال کی طرف رخ کرتا ہے پس مسیح بھی کمال سے زوال کی طرف آئے اور مرگئے مگر یہ قاعدہ کلیہ نہیں ہے۔ اس لئے کہ اکثر بچے ایک سال کے ہو کر مرجاتے ہیں۔ اس سے پہلے بھی اور اس کے بعد بھی بعض ایسے بھی ہوتے ہیں کہ حضرت نوح کی طرح ہزار سال تک اس کمال کو نہیں پہنچتے۔ اسی طرح حضرت مسیح کو بھی ابھی وہ کمال نہیں آیا جس کے بعد ان کو زوال آتا ہے اور اس میں کیا استحالہ ہے پس یہ آیت بھی مرزائیوں کے لئے مفید نہیں ہے اور ان کا مدعا اس سے بھی ثابت نہیں ہوتا۔

**تیرھویں دلیل** قادیانی ایک آیت یہ بھی پیش کرتے ہیں وما ارسلنا من قبلک من المرسلین الا انھم لیاکلون الطعام ویمشون فی الاسواق۔ اس کا مفصل جواب اوپر گذر چکا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت مسیح کو کھلاتا پلاتا ہے جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وصول صیام کے موقع پر فرمایا اور زندگی کے لئے کھانا کھانا اور بازاروں میں چلنا ضروری نہیں ہے پس اس آیت سے بھی وفات مسیح ثابت نہیں ہوتی۔

**چودھویں دلیل** قادیانی ایک آیت یہ بھی پیش کرتے ہیں۔ والذین یدعون من دون اللہ لا یخلقون شیئا وھم یخلقون اموات غیر احیاء وما یشعرون ایان یبعثون۔ کہتے ہیں کہ اس آیت میں مصنوعی معبودوں کی موت کی خبر دی گئی ہے چونکہ حضرت مسیح بھی ان کے مصنوعی معبود تھے اس لئے وہ بھی مرگئے اس میں بھی مرزائیوں نے دھوکا کھایا ہے۔ اول تو عیسائیوں کے مصنوعی معبود حضرت مسیح نہ تھے بلکہ یسوع تھے جس کو مرزا جی نے بھی مانا ہے دوسرے آیت میں لفظ اموات ہے جو جمع ہے میت کی میت مردہ کو ہی کہتے ہیں۔ اور بے جان کو بھی۔ آیت شریفہ میں مصنوعی معبودوں سے مورتیاں مراد ہیں۔ چونکہ مصنوعی معبود بے جان اور جان دار مراد ہونے کی کوئی دلیل نہیں ہے۔ مورتیوں کے علاوہ دوسرے مصنوعی معبودوں کی معبودیت کے باطل ہونے کی دلیلیں دوسری آیات میں موجود ہیں پس اس آیت سے ثابت نہیں ہوتا کہ حضرت مسیح مرگئے۔

**پندرھویں دلیل** قادیانی ایک آیت یہ بھی پیش کرتے ہیں ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین اور کہتے ہیں کہ چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء ہیں۔ اس لئے مسیح ان کے بعد نہیں آسکتے پس معلوم ہوا کہ وہ فوت ہوگئے یہ بھی ایک قسم کا دھوکا بلکہ نافہمی ہے بیشک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء ہیں آپ کے بعد کسی کو نبوت نہیں ملے گی۔ حضرت مسیح نبوت سابقہ ہی سے موصوف ہوں گے جیسے حضرت ہارون بلکہ خود حضرت مسیح پہلے تورات کے تابع احکام تبلیغ کرتے رہے اسی طرح بعد تشریف آوری قرآن شریف کے تابع ہو کر رہیں گے آنحضرتؐ نے ارشاد فرمایا لو کان موسیٰ حیا لما وسعہ الا اتباعی خدا نے سب نبیوں سے عام طور پر وعدہ لیا ہے کہ جب تمہارے زمانہ میں کوئی رسول آوے تو تم اس کو مان لینا اور اس پر ایمان لانا۔ پس اس آیت سے بھی وفات مسیح ثابت نہیں ہوتی۔

**سولہویں دلیل** قادیانی ایک آیت یہ بھی پیش کرتے ہیں۔ فاسئلوا اھل الذکر ان کنتم لا تعلمون۔ اس آیت کو پیش کرکے مرزا جی کہتے ہیں کہ وفات مسیح کے متعلق اہل کتاب سے دریافت کرو۔ اہل کتاب حضرت مسیح کی طبعی موت سے متعلق کچھ نہیں کہتے جو کچھ کہتے ہیں وہ صولی اور قتل کے متعلق کہتے ہیں۔ اور قرآن شریف صولی اور قتل کی تردید کرتا ہے پس اس آیت سے بھی وفات مسیح ثابت نہیں ہے

**سترھویں دلیل** قادیانی ایک آیت یہ بھی پیش کرتے ہیں یا ایتھا النفس المطمئنۃ ارجعی الی ربک راضیۃ مرضیۃ فادخلی فی عبادی وادخلی جنتی۔ مرزا جی کہتے ہیں کہ اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ جب تک آدمی مرے نہیں۔ خدا کے نیک بندوں میں نہیں ملتا۔ اور بموجب حدیث معراج حضرت مسیح نیک بندوں میں داخل ہو چکے ہیں۔ اس لئے ضرور فوت شدہ ہیں۔"

یہ بھی محض غلط اور دھوکا ہے اس لئے کہ بموجب شہادت حدیث معراج خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نیک بندوں میں داخل تھے یا نہیں؟ پھر آپ اس کے بعد دوسری زندگی سے آئے تھے یا اسی زندگی سے؟ حالانکہ آیت کا مطلب بالکل صاف ہے کہ جب نیک بندے بوقت قیامت قبروں سے اٹھیں گے تو اس وقت خدا کے فرشتے ان سے کہیں گے۔ "اے نفس خدا کے ذکر سے تسلی پانے والے! خدا کی طرف چل اور راضی خوشی خدا کے نیک بندوں میں داخل ہو۔" (تفسیر معالم) اس کو مسیح کے فوت ہونے سے کیا تعلق؟

**اٹھارویں دلیل** قادیانی یہ آیت بھی پیش کرتے ہیں اللہ الذی خلقکم ثم رزقکم ثم یمیتکم ثم یحییکم مرزا جی کا کہنا یہ ہے کہ اس آیت میں چار واقعات انسان کی زندگی کے ہیں۔ پیدائش پھر انسان کی تربیت و تکمیل کے لئے رزق مقسوم ہیں۔ پھر اس پر موت وارد ہونا۔ پس معلوم ہوا کہ مسیح فوت شدہ ہیں۔ مگر شاید مرزا صاحب کو یہ معلوم نہیں کہ تکمیل اور تربیت کی حدود مختلف ہیں اور رزق مقسوم بھی ہر زندگی کے مناسب ہوتا ہے پس اس آیت سے بھی وفات مسیح ثابت نہیں ہوتی۔

**انیسویں دلیل** قادیانی یہ آیت بھی پیش کرتے ہیں۔ کل من علیھا فان ویبقی وجہ ربک ذوالجلال والاکرام اس میں بھی مرزا جی کو دھوکا لگا ہے یا مرزا جی دوسروں کو دھوکا دے رہے ہیں۔ اس آیت کا صحیح مطلب یہ ہے کہ ہر زمین والے کو فنا ناگزیر ہے لفظ علیھا پر غور کیجئے اور یہ بالکل صحیح ہے کہ ہر زمین والا ایک دن ضرور فنا ہوگا۔ پس اس آیت سے بھی وفات مسیح ثابت نہیں۔

**بیسویں دلیل** قادیانی یہ آیت بھی پیش کرتے ہیں۔ ان المتقین فی جنت ونھر فی مقعد صدق عند ملیک مقتدر۔ یعنی خدا کے پاس جاکر بندے جنت میں داخل ہوجاتے ہیں اور یہ سب کچھ موت کے بعد ہے"

بے شک اس آیت میں جس جنت کا ذکر ہے وہ بعد موت ہی ہے۔ مگر اس آیت سے یہ کہاں ثابت ہے کہ حضرت

۲۸

مسیح مرگئے اور مرنے کے بعد جس جنت میں آدمی جاتا ہے اس جنت میں چلے گئے۔ پس اس آیت سے بھی وفات مسیح سے کوئی تعلق نہیں۔

**اکیسویں دلیل** قادیانی یہ آیت بھی پیش کرتے ہیں۔ اینما تکونوا یدرککم الموت ولو کنتم فی بروج مشیدۃ فرماتے ہیں کہ اس آیت سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ انسان جہاں ہو موت اور لوازم موت اس پر طاری ہو جاتے ہیں۔" بیشک صحیح ہے لیکن اپنے اپنے وقت مقرر پر۔ ارشاد ہے اذا جاء اجلھم لا یستاخرون ساعۃ ولا یستقدمون کون کہتا ہے کہ حضرت مسیح کو موت نہیں آئے گی۔ آئیگی ضرور لیکن اپنے وقت پر۔ پس اس آیت سے بھی ثابت نہیں ہوتا کہ حضرت مسیح مرگئے۔

**بائیسویں دلیل** قادیانی یہ آیت بھی پیش کرتے ہیں۔ ما اتکم الرسول فخذوہ وما نھکم عنہ فانتھوا یعنی جو تم کو یہ رسول دیں وہ لے لو اور جس سے منع کریں اس سے ہٹ جاؤ" مرزاجی اس آیت کو پیش کر کے کہتے ہیں۔ کہ آنحضرت نے ہم کو دیا ہے۔ اعمار امتی ما بین الستین الی السبعین واقلھم من یجوز (یعنی میری امت کی عمریں ساٹھ ستر کے درمیان ہیں۔ اور بہت کم اس سے زیادہ بڑھیں گے) نیز آنحضرت نے انتقال کے وقت فرمایا۔ من نفس منفوسۃ یاتی علیھا مائۃ سنۃ وھی حیۃ پہلی حدیث تو بالکل صاف ہے اور مرزاجی کے دعوی وفات مسیح سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔ اس لئے کہ اس حدیث میں عمر متجاوز ہونے کا بھی ثبوت ہے اور حضرت مسیح ان ہی میں سے ہیں۔ دوسرے یہ حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کے متعلق فرمائی ہے اور حضرت مسیح ابھی آپ کی امت میں داخل نہیں ہوئے ہیں۔ اور جب آسمان سے نزول فرمائیں گے۔ اور دنیا میں دوبارہ تشریف لا کر آپ کی امت میں داخل ہوں گے تو ساٹھ سال سے کم زندہ ہو کر وفات ہو جائیں گے۔

دوسری حدیث کا ترجمہ مرزاجی نے یوں کیا ہے کہ جو زمین پر پیدا ہوا اور خاک میں سے نکلا وہ کسی طرح سو برس سے زیادہ نہیں رہ سکتا۔ مرزاجی نے اس میں تحریف سے کام لیا ہے اس حدیث میں علیٰ ظھر الارض ہی تھا جس کے معنی ہیں کہ زمین کے جاندار یعنی جو جاندار زمین پر ہیں آج سے سو سال تک کوئی بھی زندہ نہیں رہے گا یعنی ان کی نسل رہ جائے گی۔ خود نہیں رہیں گے چونکہ حضرت مسیح زمین پر تو تھے نہیں جس سے مرزاجی کی دلیل میں ضعف آتا تھا۔ اس لئے حدیث پر ہاتھ صاف کرنا چاہا۔ اور تاویل یا تحریف کر دی کہ حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جو زمین پر پیدا ہوا اور خاک میں سے نکلا" حالانکہ حضرت مسیح کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان علیحدہ موجود ہیں۔ کیف اذا انزل فیکم ابن

# ضروری نصیحتیں

افادات: حاجی امداد اللہ مہاجر مکی

مرسلہ: عمر فاروق صاحب۔ ایبٹ آباد

اول مسائل ضروری و عقائد اہل سنت وجماعت حاصل کریں، پھر ان رذائل کو دور کریں، حرص، حسد، جھوٹ، غیبت، بخل، حسد، ریا، کینہ اور یہ اخلاق پیدا کرے صبر، شکر، قناعت، توکل، رضا۔ شرع کا پابند رہے، کسی وقت یاد الٰہی سے غافل نہ ہو۔ خلاف شرع فقراء سے بچے۔ اپنے کو سب سے کم تر جانے۔ بات نرمی سے کرے، سکوت و خلوت کو محبوب رکھے۔ نہ اتنا کھائے کہ کسل ہو اور نہ اتنا کم کہ عبادت میں ضعف ہو جائے فقر و فاقہ سے تنگ دل نہ ہو، اپنے لوگوں سے نرمی برتے ان کی خطا و قصور سے درگذر کرے۔ کسی کی غیبت و عیب جوئی نہ کرے۔ عیب پوشی کرے، اپنے عیوب پیش نظر رکھے، کم ہنسے اور زیادہ روئے، عذاب الٰہی اور اس کی بے نیازی سے لرزاں رہے، موت کا ہر وقت خیال رکھے، روزانہ اپنے اعمال کا محاسبہ کرتا رہے، غیر مشروع مجلس میں نہ جائے، رسوم جہل سے بچے، ان اعمال پر مغرور نہ ہوے۔ غرباء، مساکین، علماء اور صلحاء سے محبت رکھے۔ مرشد کا ادب و حرمات کامل طور پر بجا لائے اور ہمیشہ استقامت کی دعا کرتا رہے۔

**انتباہ:** ہمارے بعض دوستوں کو شکایت ہے کہ نماز میں دل نہیں لگتا اور جس وقت نماز شروع کرتے ہیں تو شیطان اور ہمارا نفس پوری پوری طاقت سے مقابلہ پر آجاتے ہیں، جس کی وجہ سے ہزاروں قسم کے وسوسے اور بیسیوں قسم کے خیالات آکر گھیر لیتے ہیں، دل کی توجہ اور روح کا سکون ختم ہو جاتا ہے۔ یہی نہیں بلکہ بعض مرتبہ یہ بھی یاد نہیں رہتا کہ ہم نے کتنی رکعتیں پڑھی ہیں؟ اور کیا پڑھا اور کیا نہیں پڑھا اور اس پریشانی میں بعض مسلمان تو یہاں تک گھبرا جاتے ہیں کہ وہ مایوس ہو کر نماز ہی چھوڑ بیٹھتے ہیں اور جو نماز نہیں چھوڑتے وہ روحانی سکون اور دلی اطمینان نہ ہونے کی وجہ سے ہمیشہ رنج و غم میں مبتلا رہتے ہیں، حالانکہ یہ بالکل صاف اور کھلی ہوئی بات ہے کہ جو چیز انسان کے قبضہ سے باہر ہے، انسان اس کا مکلف ہی نہیں ہوتا اور نہ غیر اختیاری چیز ہو کے لئے مذہب اسلام انسان کو مجبور کر سکتا ہے۔ شریعت کے نزدیک خود جان بوجھ کر وسوسہ لانا اور نماز میں اپنے ارادہ سے دوسری طرف توجہ کرنے کی ممانعت ہے۔ لیکن بلا ارادہ خود بخود کوئی وسوسہ آجائے، یا دھیان ذرا ہٹ جائے تو وہ معاف ہے

# بزمِ ختم نبوت

## وقت کی ضرورت

محمد صابر ماڑی شاہول مانسہرہ

**مسلمانو! اتحاد وقت کی اہم ضرورت ہے**

قومیت و فرقہ وارانہ کشیدگی سے بالاتر ہو کر ملت اسلامیہ کے مابین اتحاد و اخوت کو فروغ دینے کے لئے متحد ہو جاؤ۔ ظلم و جباریت کو مٹانے کے لئے متحد ہو جاؤ۔ مجبور و مظلوم کی حمایت کے لئے متحد ہو جاؤ۔ اللہ کے دین اسلام کو دنیا کے کونے کونے میں پھیلانے کے لئے متحد ہو جاؤ اور ضرور ہو جاؤ۔ اور ہر قیمت پر ہو جاؤ جس طرح بھی ہو سکے ہو جاؤ اگر اس راہ میں تیری جان کی بھی ضرورت پڑنے تو گریز نہ کرو

## اللہ تعالیٰ صدر پاکستان کو مرتد کی سزا نافذ کرنے کی توفیق دے

مشتاق احمد جھنگ

انشاء اللہ یہ رسالہ قریب زمانہ میں قادیانیوں کے لئے زمین تنگ کر دے گا یا وہ کملی والے کی ختم نبوت پر ایمان لا کر اپنی آخرت سنوار لیں گے ورنہ آخرت میں عذاب عظیم کے مستحق ہوں گے خداوند قدوس ملت اسلامیہ کے اس عظیم فرزند پر کروڑوں رحمتیں نازل فرمائے جس کو پانچ صد علماء نے امیر شریعت کا لقب دیا جس نے پوری زندگی امراء کی بجائے غرباء میں گزاری جس نے انگریز کے پھلتے پھولتے پاک سرزمین میں پودے کی جڑوں کو تیز دھار والے آلے سے کاٹ دیا جسے لوگ آج سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے نام سے یاد کرتے ہیں۔ اس نے اپنے خون جگر کا لہو دے کر ختم نبوت کے پودے کو سینچا تھا وہ پودا انشاء اللہ اکابرین کی دن رات محنت سے پروان چڑھے گا اور اس کا پھل آنے والی نسلوں کو نصیب ہو گا۔ اللہ تعالیٰ صدر پاکستان کو مرتد کی سزا نافذ کرنے کی توفیق دیں تاکہ قادیانیت کی ناپاک ذریت ہمیشہ کے لئے صفحۂ ہستی سے مٹ جائے۔ اب دنیا کے ہر کونے میں انگریز کے خود کاشتہ پودے ذلیل و خوار ہو رہے ہیں۔ (محتاج دعا۔ مشتاق احمد نزد ابو ہریرہ رضی اسٹریٹ گوجرہ، جھنگ)

## مسلم کے خون پر جونک

حاجی گل گوجر خان

اللہ تبارک و تعالیٰ سے خیر و برکت کا طلبگار ہوں۔ ان مجاہدوں کے لئے جو پرانی نمائش کراچی کے ایک کونے میں بیٹھ کر جہاد میں مصروف ہیں۔

عرض ہے کہ ہمارے ہاں (صوبہ سرحد) میں قادیانیوں کی تعداد بہت کم ہے مگر جو ہیں وہ بڑے خوشحال ہیں۔ جو اپنی انفرادی کوششوں سے خوشحال ہیں۔ ان پر ہمیں کوئی اعتراض نہیں، مگر جو حکومت کے سایہ عاطفت کے زیر پرورش پا رہے ہیں ان پر اعتراض ہے۔

انہی میں ایک نام صاحب پشتو ڈکشنری پروجیکٹ کے ڈائریکٹر ہیں ان کا اپنا دفتر ہے اور عملہ ہے۔ اور گورنمنٹ کی طرف سے کافی مراعات ملی ہیں۔

پچھلے سال ضلع کے پختون بھائیوں نے انہیں اپنے پاس بلایا تھا کیونکہ آپ پشتو زبان کے شاعر بھی ہیں۔ انگلینڈ بات یہ ہے کہ جن کو ڈکشنری وغیرہ ملتا ہے یا دیگر کوئی مدد کرتا ہے انہیں اپنے رنگ میں رنگ دیتا ہے۔ اس کا تازہ شکار ایک ہونہار لڑکا پریشان خاور درّے ہے۔

خدا اس علاقے کے لوگوں کو اس کے شر سے محفوظ رکھے۔ موصوف تمام دن ماتحتوں اور ملاقاتیوں کو اپنے مذہب کی تبلیغ کرتا ہے اور اپنے مذہب کو اسلام ہی کی ایک شاخ بتاتا ہے۔ ہمارے خون پر پلنے والی اس جونک کو ہٹایا جائے۔

## کلمہ کا بورڈ اتروا دیا

محمد اقبال ۔۔۔۔ دار برکی

رائے شہادت مرتد کی دکان سے کلمہ کا بورڈ اتروا دیا گیا ہے اور کافی دوستوں نے رائے شہادت کا مکمل طور پر بائیکاٹ کر دیا ہے خوشی غمی میں مکمل طور پر اسے شامل نہیں کیا جائے گا رانا محمد انور کی وفات پر رائے شہادت مرتد کو یہ کہہ کر وہاں سے اٹھا دیا گیا کہ قادیانیوں کے اس جھوٹے ٹولے کے ساتھ ہمارا کوئی تعلق نہیں ہے دعا کرتے رہا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں مزید ثابت قدم رکھے۔

## مجھے رسالہ پڑھنے کا بہت شوق ہے

دار علی بلوچ سبی

مجھے رسالہ ختم نبوت پڑھنے کا بہت شوق ہے اور ہمیں تمام دنیا کے مسلمان دوستوں کا پتہ چلتا ہے مجھے یہ رسالہ بہت پسند ہے اس کی جتنی بھی تعریف کی جائے کم ہے جو شخص ایک شمارہ پڑھ لے تو ہر دفعہ خریدنے پر مجبور ہو جاتا ہے اللہ تبارک و تعالیٰ اس رسالے کو ترقی عطا فرمائے آمین ثم آمین۔

## دوسروں کو ترغیب دیں

محمد عاشق چکیاں

ختم نبوت مسلمانوں کا ایک چمن ہے اس کی حفاظت کرنا تمام مسلمانوں کا فرض ہے اس رسالہ کو خود بھی پڑھیں اور دوسروں کو پڑھنے کی ترغیب دیں۔

## ترجمان ختم نبوت ہے

ابرار حسین — محلہ ٹبی ٹپریالہ

سچی بات ہے کہ ختم نبوت نے ہمارے ایمان کو منور کیا ہے ہمیں کوئی پتہ نہیں تھا کہ مرزائی کون ہیں ہفت روزہ ختم نبوت نے ہمیں ایمان کے ڈاکوؤں سے بچایا ہے۔

## بہت اچھا اور اعلیٰ رسالہ ہے

حافظ علی بیگ — اٹک

ہفت روزہ ختم نبوت کا میں کئی ماہ سے خریدار ہوں رسالہ باقاعدگی سے پہنچ رہا ہے دل لگا کر پڑھتا ہوں مجھے رسالہ بہت پسند ہے میں ہر وقت اس کا مطالعہ کرتا ہوں میں حافظ قرآن ہوں بلکہ خود عاشق قرآن ہوں بلا پڑھانے کے باوجود میں رسالہ کا مطالعہ کرتا ہوں۔

## صفحات کو زیادہ کیا جائے

سجاد احمد گوندل — فیروز آباد

میرا مشورہ یہ ہے کہ ہفت روزہ ختم نبوت کے صفحات کو بڑھا دیا جائے تاکہ لوگ زیادہ سے زیادہ فائدہ حاصل کر سکیں۔

## بے مثال رسالہ

ہاجرہ بی بی — مانسہرہ

ختم نبوت کا رسالہ نہایت ہی دلچسپ اور دلفریب ہے یہ مجھے اور میرے گھر والوں کو بہت پسند ہے میں ہر ہفتے اس رسالے کا شدت سے انتظار کرتی ہوں۔

## مرزائیوں کے خلاف جہاد

ادیب قاسم چوہدری، ۲۱ احمد نگر کوٹ لعل عیسن

میں رسالہ ختم نبوت کا مسلسل تیسرے ہفتے سے خریدار ہوں اس رسالہ کے پڑھنے سے امت مسلمہ اور پاکستان کے دشمن مرزائیوں کے بارے میں صحیح حقیقت کا علم ہوا ہمارے علاقے میں بھی کچھ مرزائی رہتے ہیں ہم نے انکے خلاف جہاد کے لئے اپنے گاؤں میں ایک انجمن تحفظ ختم نبوت طلبہ بنائی ہے ہم ان کے خلاف لوگوں کو اکسا رہے ہیں۔ ہمارے گاؤں کے دکانداروں نے بھی

شیزان کا بائیکاٹ کیا ہوا ہے مرزائی ہمارے گاؤں کے ساتھ ہی رہتے ہیں ہم نے ان پر گاؤں میں داخلہ پر پابندی لگا دی ہے

## طباعت درست کریں

خدیم الظفر — گوجرانوالہ

ہفت روزہ ختم نبوت کا خریدار بہت پرانا ہوں اور چندہ بھی پورے سال کا پہلے ادا کرتا ہوں کیوں کہ یہ رسالہ ختم نبوت جیسے اہم فریضے کی خدمت کر رہا ہے اکثر مضامین اچھے ہوتے ہیں لیکن بعض نمازیری ہوتی ہے اسکا چندہ بیشک بڑھالیں لیکن ایک تو اسمیں سنجیدہ قسم کے مضامین جو کہ معلوماتی ہوں شائع ہونے چاہئیں اور اس کی چھپائی کی طرف پوری توجہ دیں شمارہ نمبر ۴ / ۲۱ تا ۸ ستمبر کو شائع ہوا ہے اس میں کئی ایک صفحات ایسے ہیں جو پڑھے ہی نہیں جا سکتے مہربانی فرما کر چھپائی پر خصوصی توجہ فرمائیں۔

## بہت ہی اچھا ہے

محمد علی خان کریانوالہ گجرات

ہفت روزہ رسالہ ختم نبوت پابندی سے پڑھتا ہوں مضامین بڑے علمی ہوتے ہیں پوری دنیا کی مسئلہ ختم نبوت کے حوالے سے خبریں آتی ہیں۔ یہ بہت ہی اچھا ہے ختم المرسلین یا ختم نبوت کی حفاظت ہر مسلمان پر فرض ہے۔

## سود خور کو موت

عبدالرشید پانے پتے سکھر

سکھر میں گزشتہ دنوں ایک شخص کا انتقال ہو گیا۔ وہ سود خود تھا بہت زیادہ سود خور تھا جب وہ مر گیا۔ اس کی شکل فوراً خنزیر کی طرح بن گئی۔ اور آنکھیں موٹی موٹی باہر نکل آئیں۔ اور نیچے کا ہونٹ کافی نیچے تک آ گیا اور اوپر والا ہونٹ اوپر چلا گیا یعنی بالکل الٹ ہو گئے۔ اور لاش میں سخت بدبو پھیل گئی۔ لوگوں نے اس کو خود دیکھا پھر اس کو فوراً جلدی دفنا دیا گیا۔ اللہ ہم کو بچائے۔

## قطعہ تاریخ وفات

مسلم نازی

رئیس القراء قاری زاہر قاسمی مرحوم ؒ

آہ زاہر قاسمی رخصت ہوئے
آج ہیں مغموم قرآنی کرام !
کی انہوں نے خدمت فن قرأت
تھے وہ عالی ظرف اور عالی صفات
اُن کی باتیں اور ان کی خوبیاں !
یہ فروغ فن تجوید و قرأت !
اُن سا خوش الحان قاری اب کہاں؟
خادم قرآن دنیا سے اٹھا!

تھے وہ اپنی ذات میں اک انجمن
موت ان کی باعث رنج و محن
یاد رکھیں گے انہیں اہل وطن !
ذکر ان کا انجمن در انجمن ! !
یاد آتی ہیں تو ہوتی ہے گھٹن
قاسمی نے سر کی یہ منزل کٹھن
ہُوک سی اٹھتی ہے غازی دفعتہً
رحم فرما ہم پہ ربّ ذوالمنن !

ہاتف غیبی پکارا کہ لکھو !
"شیخ زاہر قاسمی پاکیزہ فن" !

( ۱۴۰۹ ھ )

مرتب: سہیل باوا

# نونہالانِ ختم نبوت

بچے، بچیوں اور طلبا و طالبات کا صفحہ

## السلام علیکم

محمد صابر ، ماڑی شاہول

حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے لوگوں نے پوچھا کہ اسلام میں کون سا کام ایسا ہے۔ جو بہت ہی اچھا ہے۔ تو آپؐ نے جواب میں کہا کہ کھانا کھلانا اور جاننے والے اور انجان اجنبی سب کو سلام کرنا۔ نبی اکرمؐ نے قسم کھا کر کہا کہ تم جنت میں داخل نہیں ہوگے جب تک ایمان نہ لے آؤ۔ اور اس وقت تک ایمان نہ لاؤ گے جب تک آپس میں محبت نہ کرو۔ اور میں تمہیں ایسی بات بتاتا ہوں، کہ جب تم اس پر عمل کرو گے تو آپس میں محبت کرنے لگو گے۔ اور وہ یہ ہے کہ آپس میں ایک دوسرے کو سلام کیا کرو۔

حضور اکرمؐ کے ان ارشادات سے معلوم ہوا کہ ہم جب بھی آپس میں ملیں ایک دوسرے کو محبت بھائی چارے اور امن و سلامتی کا پیغام دیں۔ یہ پیغام اس بات کی علامت ہو کہ ہم عقیدے اور سوچ کے اعتبار سے ایک ہیں۔ اور ایک دوسرے پر اعتماد کرتے ہیں اس کے معنی ہیں اللہ تمہیں اپنی حفاظت میں رکھے۔ اور تمہیں کبھی کوئی تکلیف نہ پہنچے۔ کتنا مختصر پیارا اور خوب صورت کلمہ ہے۔ دوستی بھائی چارے کے اظہار کے لئے اس سے بہتر لفظ کسی قوم میں موجود نہیں۔

ایک انسان کو بہتر سے بہتر دعا دی جا سکتی ہے۔ وہ سلامتی کی دعا ہے اس میں جان و مال اور دنیا و آخرت گویا ہر قسم کی سلامتی شامل ہے جب ایک شخص نے دوسرے کے سامنے السلام و علیکم کہہ دیا۔ اور اس نے وعلیکم السلام اس کا جواب دے دیا تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ دونوں میں میں اور تو کا فرق اٹھ گیا۔ اور وہ بھائی بھائی بن گئے۔

حضور اکرمؐ ہجرت کر کے مدینہ تشریف لائے، تو سب سے پہلے لوگوں کو جو تعلیم دی وہ یہ تھی۔ لوگو! آپس میں سلام کو پھیلاؤ۔ کھانا کھلاؤ۔ اور جب تمام لوگ سو رہے ہوں تو نماز پڑھو۔ یہ سب کرو گے تو جنت میں سلامتی کے ساتھ داخل ہو گے۔

## جنت کے درخت

محمد یوسف —— رحیم یار خاں

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جنت میں کوئی درخت بھی ایسا نہیں جس کا تنا سونے کا نہ ہو۔ (ترمذی شریف)

اور ہر درخت کی شاخیں ٹہنیاں مختلف ہیں کسی کی سونے کی، کسی کی چاندی کی، کسی کی یاقوت کی اور کسی کی زمرد کی اور کسی کی موتی کی اور قسم قسم کے خوشوں اور طرح طرح کے پھلوں سے ان کو سجایا گیا ہے اور ہر ہر درخت کے نیچے نہر چلتی ہوئی ہوگی (مظاہر حق، ج ۴ ص ۳۴۰)

حضرت ابوبکر صدیقؓ کی صاحبزادی حضرت اسماءؓ فرماتی ہیں کہ ایک مرتبہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس مبارکہ میں سدرۃ المنتہیٰ کا ذکر آیا تو آپؐ نے فرمایا کہ وہ اتنا بڑا ہے کہ تیز رفتار سوار اگر اس کی شاخوں ٹہنیوں کے سائے میں چلے تو سو سال میں اس کے سائے کو ختم نہ کر سکے۔

المنتہیٰ ایک درخت کا نام ہے۔ جس کی ابتدا چھٹے آسمان سے ہے اور اس کی انتہا ساتویں آسمان میں ہے گویا سدرۃ المنتہیٰ کی لمبائی پانچ سو برس کی راہ ہے اور اسی مقام پر اولین و آخرین کا علم ختم ہو جاتا ہے اور اس کی اوپر کا فلزوں میں سے کسی کو بھی نہیں اور نہ وہاں سے اوپر کوئی فرشتہ جا سکتا ہے اور یہی جبرئیل علیہ السلام کا مقام ہے اس کے اوپر وہ بھی نہیں پہنچ سکتے لیکن ہمارے سرکار دو عالم محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس مقام سے بھی اونچے اور اونچے اور ایسی جگہ پہنچے۔ جہاں نہ کوئی پیغمبر پہنچا نہ کوئی فرشتہ پہنچا۔

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دوزخی مسلمان فقیروں کی طرح جنت والوں کے راستے میں صف باندھ کر (لائن بنا کر) کھڑے ہوں گے۔ اتفاق سے ان کے سامنے سے ایک جنتی شخص کا گزر ہوگا۔ اس کو دیکھ کر ایک دوزخی گناہگار مسلمان شور مچانے لگے گا اے فلاں یعنی اس کا نام لے کر اس کو آواز دے گا، کیا آپ مجھ کو نہیں جانتے؟ میں وہ شخص ہوں جس نے ایک مرتبہ آپ کو دنیا میں پانی پلایا تھا اور کوئی یہ کہے گا کہ میں وہ ہوں جس نے آپ کو وضو کرنے کے لئے پانی دیا تھا۔ یہ جنتی اس کا اعتراف کرے گا اور اس احسان کے بدلے وہ جنتی مسلمان اللہ تعالیٰ سے اس کی شفاعت کرے گا اور اس کو جنت میں داخل کرا دے گا۔

## تین چیزیں

حافظ محمد رفیق رحمانی

تین چیزیں زندگی میں صرف ایک مرتبہ ملتی ہیں

نمبر۱ والدین نمبر۲ حسن نمبر۳ جوانی

تین چیزیں ہاتھ سے نہیں چھوڑنی چاہئے

ایمان ، امید ، تحمل

## موسیٰؑ سے ابلیس کی درخواست

مولانا حسین احمد۔ مانسہرہ

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں ابلیس نے آکر کہا کہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے اپنی رسالت کے لئے منتخب فرمایا ہے۔ اور ہم کلامی کا شرف بخشا ہے اور میں بھی اللہ تعالیٰ کی مخلوق کا ایک فرد ہوں۔ توبہ کا ارادہ رکھتا ہوں۔ آپ اللہ تعالیٰ سے درخواست کریں کہ وہ میری توبہ قبول فرمائیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام بہت خوش ہوئے پانی منگوا کر وضو کیا جب توفیق کچھ نماز پڑھی پھر دعا کرنے لگے کہ یا اللہ ابلیس بھی تو تیری ہی مخلوق میں سے ہے وہ توبہ کی درخواست کرتا ہے۔ قبول فرما لیجئے جواب ملا موسیٰ وہ توبہ کرنے کا نہیں عرض کیا یا اللہ وہ تو درخواست کرتا ہے۔ وحی آئی اے موسیٰ اسے کہو کہ آدمؑ کی قبر کی طرف سجدہ کردے اس کی توبہ قبول ہو جائے گی موسیٰ علیہ السلام خوش واپس ہوئے۔ ابلیس کو ماجرہ سنایا سنتے ہی غضب ناک ہو گیا۔ اکڑ کر کہنے لگا۔ وہ زندہ تھا تو میں نے سجدہ نہ کیا اب جبکہ مر چکا ہے تو اس کی قبر کو سجدہ کروں۔ اس کی قبر کو سجدہ کیسے کروں۔ پھر کہنے لگا۔ اے موسیٰ چونکہ آپ نے اپنے رب کے ہاں میری سفارش کی ہے۔ اس کی حق ادائیگی کے لئے میں آپ کو تین باتوں کی تاکید کرتا ہوں۔ مجھے تین موقعوں پر یاد کر لیا کریں۔

۱۔ جب کبھی غصہ آئے تو مجھے یاد کر لیا کریں آدمی کے قلب میں یوں گردش کرتا ہوں جیسے خون گردش کرتا ہے۔

۲۔ کبھی دشمن کی اکثریت سے سامنا ہو جائے تو مجھے یاد کر لیں ایسے وقت میں انسان کے پاس آکر بیوی بچے اور مال و دولت کی یاد دلاتا ہوں حتیٰ کہ وہ پیٹھ دے کر بھاگ جاتا ہے۔

۳۔ ایسی عورت کے ساتھ علیحدگی کرنے سے بچو جو تمہارا محرم نہیں کیونکہ اس وقت میں دونوں کے درمیان قاصد بن جاتا ہوں۔

## نہر کوثر

ظہیر احمد نذیر — نذیر آباد چھونگ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ (معراج) کی رات کو میں جنت میں گزر رہا تھا ایک ایسی نہر سامنے آئی جس کے دونوں کناروں پر موتیوں کے قبے تھے۔ فرشتہ جو میرے ساتھ تھا اس سے میں نے پوچھا یہ کیا ہے اس نے جواب دیا کہ یہ کوثر ہے جو اللہ نے آپؐ کو عنایت فرمائی ہے اس کے بعد فرشتے نے اس کی مٹی میں اپنا ہاتھ مار کر مشک نکالا پھر میرے سامنے سدرۃ المنتہیٰ بلند کیا گیا پس میں نے اس کے پاس بہت بڑا نور دیکھا۔

(ترمذی وقال حسن صحیح)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلعم سے سوال کیا گیا کہ کوثر کیا ہے آپ نے فرمایا کہ وہ ایک نہر ہے جو اللہ نے مجھے عنایت فرمائی ہے دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ شیریں ہے۔

(الحدیث رواہ الترمذی وقال الحسن)

فائدہ:۔ نہر کوثر اللہ پاک کا خاص عطیہ ہے جو جنت میں ہے جنت میں نہر کوثر صرف حضورؐ ہی کے لئے مخصوص ہے نیز یہ بھی لکھا ہے کہ آنحضرتؐ کے حوض پر جو کوثر کا اطلاق آیا ہے وہ اس لئے ہے کہ جنت کی نہر کوثر سے اس میں پانی آئے گا۔ سبحان اللہ۔ دعا ہے کہ اللہ ہمیں تمام مسلمانوں کو قیامت کے دن حوض کوثر کا پانی نصیب عطا فرمائے (آمین)

## تعلق باللہ

محمد شبیر ساجد ہفتم دیوالہ،

حضرت ابو اسحٰق ابراہیم بن احمد خواص ایک مرتبہ اپنے کسی مرید کے ہمراہ جنگل میں جا رہے تھے کہ اچانک شیر کے غرانے کی آواز آئی۔ اور وہ مرید خوف زدہ ہو کر ایک درخت پر چڑھ گیا۔

لیکن اس کے باوجود اس کے خوف میں کوئی کمی نہ آئی۔ آپ نے بے خوف ہو کر مصلے پر نماز کی نیت باندھ لی۔ شیر اتنے میں قریب آگیا۔ شیر نے آپ کو عبادت میں مصروف پایا تو کچھ دیر تک ادھر ادھر چکر لگا کر واپس لوٹ گیا۔ وہ مرید جب نیچے اترا تو آپ اس مقام سے کچھ فاصلے پر جا چکے تھے۔ کچھ دیر چلنے کے بعد بچھو نے آپ کو ایسا کاٹا کہ آپ شدید تکلیف میں مضطرب ہو گئے۔

اس وقت مرید نے پوچھا۔ آپ شیر سے تو ذرا خوف زدہ نہ ہوئے۔ لیکن بچھو کے کاٹنے پر اس قدر بے چین ہیں آپ نے فرمایا۔ اس وقت اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنے آپ سے باہر کر دیا تھا اور اس وقت میں اپنے آپ میں ہونے کی وجہ سے بچھو کے کاٹنے کی تکلیف محسوس کر رہا ہوں۔

## امام ابو حنیفہؒ نے فرمایا

عطاء اللہ، سمندہ کوٹ

خدا کی قسم اگر سنت نہ ہوتی تو ہم سے کوئی بھی قرآن علیم نہ سمجھ پاتا۔ اطاعت اور اتباع رسول ہی اللہ کے بندے سے بندے کی اللہ سے محبت کی ضمانت ہے۔ نماز خیال پیروی مصطفےٰ رہے پھر اس کے بعد تیری عبادت قبول ہے جس نے محمدؐ کی اطاعت کی۔ اس نے اللہ کی اطاعت کی جس نے محمدؐ کی نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی۔ اللہ کے ماننے والوں اور نہ ماننے والوں میں محمدؐ ہی نشان امتیاز ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر ایک اہم خطبہ میں فرمایا کہ میں تمہارے درمیان دو چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں۔ اللہ کی کتاب اور اپنی سنت یعنی عملی زندگی۔ جب تک انہیں تھامے رہو گے گمراہ نہ ہو گے۔

# اخبار ختم نبوت

## قادیانیوں کو مسلمان ظاہر کرکے بیرون ممالک بھجوانے کا ملزم گرفتار

### ملزم کے قبضہ سے ۱۲ پاسپورٹ اور ۲۰ شناختی کارڈ برآمد کر لئے گئے

### پاسپورٹ آفس صدر کے تین افسروں کے خلاف تحقیقات شروع کر دی گئی

کراچی ۲۲ ستمبر (وائٹنگ اسپیشل) ایف آئی اے نے ایک قادیانی باشندے کو جعلسازی اور غیر قانونی سرگرمیوں میں ملوث ہونے کے الزام میں گرفتار کر لیا ملزم کے قبضے سے ۱۲ پاسپورٹ اور ۲۰ شناختی کارڈ برآمد کئے ہیں۔ ملزم کی نشاندہی پر پاسپورٹ آفس صدر کے تین بڑے افسروں کے خلاف تحقیقات شروع کر دی گئی ہیں جن پر افراد کی غیر موجودگی میں پاسپورٹ جاری کرنے کا الزام ہے ایف آئی اے کے ذرائع کے مطابق ڈپٹی ڈائریکٹر امیگریشن مسٹر اسمٰعیل درانی کی ہدایت پر ایف آئی اے پاسپورٹ سیل کے انچارج انسپکٹر نذیر محمد کی سربراہی میں سب انسپکٹر محمد بوٹا نے قادیانی باشندے نعیم اللہ خان کو گرفتار کر کے ملزم کے قبضے سے ۱۱ پاسپورٹ اور ۲۰ شناختی کارڈ اور ڈیکلریشن فارم برآمد کئے ہیں۔ ایف آئی اے کا کہنا ہے کہ ملزم سیالکوٹ کا رہنے والا ہے۔ اور فیڈرل بی ایریا میں رہتا ہے ملزم پر قادیانی باشندوں کو مسلمان ظاہر کر کے مغربی جرمنی اور دوسرے ممالک بھجوانے کا الزام ہے ملزم نعیم اللہ خان جو بظاہر امپورٹ ایکسپورٹ کا کاروبار کرتا ہے قادیانیوں سے ۴۰ ہزار فی کس وصول کر کے ان کے شناختی کارڈ اور پاسپورٹ بنواتا ہے۔ جس میں انہیں مسلمان ظاہر کرتا ہے ملزم کے ساتھ اس غیر قانونی کاروبار میں پاسپورٹ آفس صدر کے تین افسران ملوث ہیں جن کی ملی بھگت سے پولیس انکوائری کے بغیر اور افراد کی غیر موجودگی میں پاسپورٹ جاری کر دیا جاتا ہے۔ ملزم اس طرح ایک ہزار سے زائد قادیانیوں کو بیرون ملک بھجوا چکا ہے ایف آئی اے پاسپورٹ آفس کے تینوں افسروں کے خلاف تفتیش کر رہے ہیں۔

### عالمی مجلس اسٹیل ٹاؤن کا اجلاس

عالمی مجلس اسٹیل ٹاؤن کا ایک اجلاس مولانا سید حافظ محمد صادق شاہ کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ قاری فصیح اللہ کی تلاوت قرآن پاک کے بعد شاہ صاحب نے خطاب کیا۔ اجلاس نے مقامی عالمی مجلس کے جنرل سیکریٹری جناب خالد نعیم کو منتخب کیا گیا۔ نئے جنرل سیکریٹری نے اس موقع پر خطاب کرتے ہوئے کہا کہ آج سے انشاء اللہ قادیانی مرتدوں کے خلاف اور تحفظ ختم نبوت کے لئے اپنی تمام تر صلاحیتیں بروئے کار لاؤں گا۔ آخر میں شاہ صاحب کی دعا پر اجلاس اختتام پذیر ہوا۔ اجلاس میں شاہ صاحب کے علاوہ جناب خالد نعیم، عبدالرؤف سومرو، جناب اکبر علی، ملک نواز صاحب، غلام حیدر صاحب، محمد ظفر، محمد یاسین، محمد طارق، اور دوسرے حضرات نے شرکت کی۔

### وضاحت اور معذرت

لندن میں عالمی ختم نبوت کانفرنس کی وجہ سے گزشتہ شمارے پیشگی شائع کر کے لندن بھیجے گئے۔ ان میں سے ایک شمارہ قادیانی پیشوا امام الکاذبین مرزا طاہر کے مباہلہ کا جواب بھی تھا۔ شمارے شائع ہونے کے بعد صدر پاکستان جنرل محمد ضیاء الحق کے ہوائی جہاز کا حادثہ پیش آگیا۔ جو نہ صرف پاکستان بلکہ پورے عالم اسلام کے لئے ایک بڑا حادثہ تھا۔ آئندہ ہم انشاء اللہ وقتاً فوقتاً اس حادثہ پر روشنی ڈالتے رہیں گے اور دلائل و براہین سے یہ بھی بتائیں گے کہ اس حادثہ میں کس کا ہاتھ ہے۔ شہید صدر ضیاء الحق کے بارے میں بروقت کچھ نہ لکھے جانے پر ہم قارئین سے معذرت خواہ ہیں۔ علاوہ ازیں ہم ہفت روزہ ختم نبوت شمارہ ۰ میں شائع ہونے والا وہ اداریہ بھی پیش کریں گے جس کا عنوان تھا "**مباہلہ کا چیلنج نہیں صدر ضیاء کیلئے خطرہ کی گھنٹی**"۔ اس اداریے میں مرحوم صدر ضیاء الحق کو کہا گیا تھا کہ وہ قادیانی سازش سے ہوشیار رہیں کسی بھی وقت کوئی حادثہ رونما ہو سکتا ہے۔ (ادارہ)

### بہاولنگر میں مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے

### عہدیداران کے اعزاز میں استقبالیہ

مجلس تحفظ ختم نبوت بہاولنگر کا قیام عمل میں آچکا ہے۔ اس سلسلہ میں ایک تقریب منعقد ہوئی مجلس عمل کے رہنماؤں کو شاندار خراج عقیدت پیش کیا گیا تقریب میں مجلس عمل کے اہم رہنماؤں کے علاوہ تمام مکاتب فکر کے علماء کرام دانشور اور صحافی حضرات شریک ہوئے۔ تقریب میں مجلس کے رہنماؤں کو سعید چوہدری سپاسنامہ پیش کیا گیا۔

مطب صدیقی
حکیم ظہیر احمد صدیقی۔ حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ

## مرکزی جمعیت علماء برطانیہ کے رہنما مولانا امداد الحسن کراچی دفتر میں

مرکزی جمعیت علماء برطانیہ کے ناظم شعبہ تبلیغ مولانا صاحبزادہ امداد الحسن نعمانی نے حج بیت اللہ شریف کے بعد پنجاب کے بڑے بڑے شہروں کا دورہ کیا اور وہاں عام اجتماعات سے خطاب کیا۔ بعد ازاں وہ واپس جاتے ہوئے دفتر ختم نبوت کراچی آئے یہاں تھوڑی دیر قیام کے بعد مولانا موصوف عازم لندن ہوگئے۔

## قادیانیوں کا سوشل بائیکاٹ کیا جائے۔ مولانا غلام غوث

ڈگری (نمائندہ ختم نبوت) حضرت مولانا غلام غوث صاحب صدر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت و خطیب جامع مسجد ڈگری نے جمعہ کے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔ قادیانی سادہ لوح مسلمانوں کو بے ایمان بنانے کیلئے مختلف قسم کے حربے استعمال کر رہے ہیں۔ مولانا کافی عرصہ سے قادیانیوں کا پوسٹ مارٹم کر رہے ہیں اور مسلمانوں کو قادیانیوں کے عزائم سے آگاہ کرتے رہتے ہیں انہوں نے مسلمانوں سے اپیل کی کہ قادیانیوں کا سوشل بائیکاٹ کیا جائے کیونکہ یہ گستاخ رسول ہیں اسلام اور ملک دونوں کے غدار ہیں۔ آخر میں مولانا صاحب نے فرمایا کہ گورنمنٹ گرلز پرائمری اسکول میرواہ کی ہیڈ مسٹریس اسکول میں قادیانیت کی تبلیغ کرتی ہے اور لٹریچر تقسیم کرتی ہے۔ جو استانیاں لٹریچر پڑھتی ہیں اور مخالفت نہیں کرتیں۔ ان سے بڑی شفقت کے ساتھ پیش آتی ہے جو استانیاں لٹریچر نہیں پڑھتیں اور مخالفت کرتی ہیں ان کو پریشان کیا جارہا ہے اور ان پر سختی کی جاتی ہے مولانا صاحب نے حکومت سے اپیل کی کہ اس ہیڈ مسٹریس کے خلاف تحقیقات کرکے قانونی کارروائی کی جائے۔

**بقیہ: سپاسنامہ**

پر رہنے کو تیار تھے۔

ادھر مجلس عمل نے حکومت کو ایک ماہ نوٹس دیا کہ اگر ۲۰ فروری تک مطالبات تسلیم نہ کئے گئے، تو تحریک سول نافرمانی شروع کردی جائے گی بعد میں نوٹس کی تاریخ میں ۲۷ فروری تک کی توسیع کر دی گئی۔ ۲۷ فروری مجلس عمل نے کراچی میں ایک جلسہ عام منعقد کیا۔ اور ۲۸ فروری کو مجلس عمل کے قائدین کو گرفتار کر لیا گیا۔ اور تحریک کو تشدد کے ذریعہ کچلنے کی سعی ناکام کی گئی۔ اور تقریباً ۱۰ ہزار جانثاران ختم نبوت کو گولیوں کا نشانہ بنایا گیا جن کے رنگ لہو سے تاریخ کے اوراق سرخ ہیں۔

بالآخر ان شہداء کا لہو رنگ لایا۔ اور ۱۹۷۴ء میں پروانۂ ختم نبوت کی جام شہادت کے صلہ میں برطانوی و فرنگی سامراج کی پیدا کردہ نبوت کا خاتمہ ہوگیا۔ اور قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کے مطالبہ کی تکمیل ہوگئی۔

محترم علماء کرام: یہ ہمارے اسلاف کی وہ کہانی ہے جسے ہم فراموش کر چکے ہیں۔ یا ہمارے اختلافات نے ہمیں اس جانب راغب نہ ہونے دیا لیکن یقین جانیے کہ ہمارے اسلاف کا وہ تاریخ ساز اتحاد ہمارے لئے مشعل راہ ہے اور اس کی آج بھی اسی قدر ضرورت ہے جس قدر ماضی میں تھی اگر یہ کہوں تو مبالغہ نہ ہوگا کہ مجلس عمل کی آج بھی بڑی ضرورت ہے

محترم علمائے کرام:۔

بہاولنگر میں الحمدللہ مجلس عمل کا قیام عمل میں آچکا ہے جماعت کی کامیابی آپ حضرات کے مخلصانہ اتحاد کی برکت کا نتیجہ تھی۔ ہم امید کرتے ہیں کہ آپ کا یہ اتحاد فتنہ قادیانیت کے خاتمہ تک قائم رہے گا۔ والسلام

**بقیہ: مسائل**

کیونکہ وہ ہماری خالہ ہیں اور جب ہم انکے گھر جاتے ہیں تو وہ ہماری دی ہوئی رقم سے ہماری خاطر کرتی ہیں۔

ج: جتنا وہ آپ کو کھلاتی ہیں اتنی رقم زکوٰۃ سے زیادہ ہدیہ کے طور پر دیدیا کیجئے۔

س: آج کل تھر کے علاقہ میں قحط پڑا ہوا ہے اور ہمارے ہاں ایک ایدھی ٹرسٹ کے نام سے ادارہ انسانی ہمدردی کی بنیاد پر دکھی انسانیت کی خدمت کر رہا ہے عیدالاضحیٰ کے موقع پر اس ادارے نے تھر کے قحط زدہ لوگوں تک گوشت پہنچانے کی خاطر عوام سے اپیل کی کہ مقرر کردہ نقد رقوم اور قربانی کے لئے نام دیدیں اور وہ دیئے گئے نام پر اپنے ہاتھ سے قربانی کرکے ان قحط زدہ لوگوں میں گوشت تقسیم کردیں گے یعنی وہ نقد رقوم وصول کرکے اپنے ہاتھوں سے قربانی کرکے متاثرہ لوگوں تک پہنچادیں گے معلوم یہ کرنا ہے کہ یہ طریقہ درست ہے کہ نہیں؟ اور اس طرح کرنے سے قربانی ہوگی یا کہ نہیں!

ج: اگر ان پر اعتماد کیا جاسکتا ہے کہ وہ واقعی قربانی کے جانور خرید کر قربانی کریں گے تو ٹھیک ہے ورنہ نہیں۔

**بقیہ: حضرت عیسیٰ**

مریم من السماء واماکم منکم لیتے کیسے اچھے ہوگے تم جس وقت مسیح ابن مریم آسمان سے اتریں گے اور تمہارا امام تم میں سے ہوگا۔

اب ہم اس مضمون کو ختم کرتے ہیں۔ اللہ قادیانیوں کو قبول حق کی توفیق دے اور قرآن کی تحریف سے باز رکھے۔ واخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین

**بقیہ: اسلام اور مرزائیت**

قرب قیامت تک جاری رہے گا، جبکہ مرزائیوں کے نزدیک جہاد منسوخ ہوگیا۔

(۸) مسلمانوں کے نزدیک خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آنے والا خواہ کتنا صالح اور متقی ہو وہ انبیاء و مرسلین سے ہرگز ہرگز بہتر اور افضل نہیں ہوسکتا مگر مرزا قادیانی ملعون کا یہ دعویٰ ہے کہ میں تمام انبیاء کرام سے افضل ہوں۔

(۹) مسلمانوں کے نزدیک حضرت عیسیٰ علیہ السلام برگزیدہ اور شان والے نبی ہیں، مگر مرزائیوں کے نزدیک حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی کوئی حیثیت نہیں۔

**بقیہ: قادیانی مردہ**

خود نبی ہونے کا دعویٰ کرے وہ کذاب اور دجال ہے۔ انہوں نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ مرزا غلام احمد قادیانی

جو کہ قادیان کا رہنے والا تھا اس کے باپ کا نام غلام مرتضٰے تھا اور ماں کا نام چراغ بی بی۔ اس نے ۱۹۰۱ء میں نبی ہونے کا دعویٰ کیا۔ مسیلمہ کذاب سے لے کر مسیلمہ پنجاب تک جس بھی شخص نے نبوت کا دعویٰ کیا۔ تاریخ گواہ ہے مسلمانوں نے اس کا سر کچل دیا۔ مسیلمہ کذاب کا سر کچلنے کے لئے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ایک لشکر تیار کیا۔ یاد رہے کہ اسلام میں جتنی جنگیں لڑی گئیں اتنے صحابیؓ کسی بھی جنگ میں شہید نہیں ہوئے جتنے اس جنگ میں شہید ہوئے جو مسیلمہ کذاب سے لڑی گئی۔ بعض علماء نے لکھا ہے کہ اس جنگ میں جو صحابہؓ شہید ہوئے ان میں ۷۰۰ صحابہؓ حافظ قرآن تھے۔ اسی طرح قادیانیوں کی سرکوبی کے لئے مجلس احرار اور پھر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت قائم ہوئی جو عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے اور فتنہ قادیانیت کے انسداد کے لئے کام کر رہی ہے مجلس اندرون ملک و بیرون ملک قادیانیوں کا تعاقب کر رہی ہے اور بڑے پیمانے پر مختلف زبانوں میں مفت لٹریچر تقسیم کر رہی ہے۔

## بقیہ:۔ ملت کا ستارہ

اپنے ذاتی عارضی مفادات کے لئے تو کام کرتے ہیں مگر وطن عزیز کے مفادات کے لئے نہ کبھی ہم نے سوچا اور نہ ہمارے پاس اس کام کو کرنے کے لئے وقت ہے۔

مگر یاد رکھو! خدانخواستہ اگر یہ ملک نہ رہا تو نہ کوئی پٹھان پنجابی، نہ کوئی سندھی بلوچی اور نہ ہی کوئی مہاجر سرائیکی رہے گا اور نہ ہی ہمارے حاصل کردہ عارضی مفادات ہمارے کسی کام آسکیں گے بلکہ اس آزادی کے گلشن میں جب غلامی کے کانٹے کھلے تو ان کانٹوں کا ہار ہر خاص و عام کو پہننا پڑے گا خواہ وہ کسی نسل یا ذات یا علاقے سے تعلق رکھتا ہو لہٰذا اب بھی وقت ہے کہ ہم اجتماعی انداز کو اپناتے ہوئے انفرادی کوششوں کے ذریعے دنیا سے منوا لیں کہ

افراد کے ہاتھ میں قوم کی تقدیر
"ہر فرد ہے ملت کے مقدر کا ستارہ"

## بقیہ:۔ تقریر امیر شریعت

کر دو لوگ فیصلہ کرلیں میں نے ابھی پچھلے دنوں میں بہاولپور میں ایک تقریر کے دوران میں نے کہا تھا کہ بہاولپور اسٹیٹ میں ایک اہم اجتماع منعقد کیا جائے اس میں تمام مرزائیوں اور مسلمانوں کو شمولیت کی دعوت دی جائے ہز ہائینس نواب بہاولپور اس اجتماع کی صدارت کریں مرزائیوں کی طرف سے مرزا محمود آجائے اور مسلمانوں کی طرف سے میں پیش ہوتا ہوں چنانچہ میں اور مرزا بشیر آپس میں تبادلہ خیال کریں در آخر جج صاحب صدر خود فیصلہ کردیں یہ معاملہ ایک دن میں طے ہو جائے گا۔

ماخوذ از روزنامہ آزاد لاہور

## بقیہ:۔ معجزات

ہاتھ پاؤں سب بیکار ہوگئے، کفار پریشان ہوگئے، طلیحہ بن خویلد اسدی نے کہا کہ محمدؐ نے تم پر جادو کر دیا ہے۔ اب یہاں ٹھہرنا مناسب نہیں چنانچہ کفار سب بھاگ گئے۔

بخاری شریف میں ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ نُصِرْتُ بِالصَّبَا وَاُهْلِكَتْ عَادٌ بِالدَّبُوْرِ (یعنی پروا ہوا سے میری مدد کی گئی اور قوم عاد پچھوا ہوا سے ہلاک کی گئی) یعنی جس طرح ہود کا معجزہ ہلاک ہوا سے قوم کفار ہلاک ہوئی۔ اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی ہوا کا معجزہ ملا کہ کفار شکست کھا گئے فرق اتنا ہے کہ یہاں ہوا پروا تھی۔ اور ہود کی قوم پر ہوا پچھوا تھی۔ پروا اور پچھوا میں جو فرق ہے۔ اس کو اہل ذوق اور ہوا کے پہچاننے والے سمجھتے ہیں۔ وہی فرق رحمت العالمین صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ہود علیہ السلام کے معجزے میں ہے۔

بیہقی نے ابن عمرؓ سے روایت کی ہے کہ حضرت عمرؓ نے ساریہؓ کی قیادت میں ایک لشکر روانہ کیا تھا ایک مرتبہ عمرؓ خطبہ میں با آواز بلند پکارنے لگے۔ یا ساریۃ الجبل یا ساریۃ الجبل یعنی اے ساریہ پہاڑ کی طرف بڑھو۔ اس کے بعد اس لشکر کا ایک آدمی آیا۔ اور اس نے سارا حال بیان کیا کہ اے امیر المومنین! دشمن سے ہم نے مقابلہ کیا اور دشمن نے ہمیں بھگا دیا۔ اچانک ایک بلند آواز ہم نے سنی کہ "اے ساریہ پہاڑ کو لے" ہم سب نے پہاڑ کی طرف پشت کرکے لڑائی لڑی۔ اللہ تعالیٰ نے دشمنوں کو شکست دے دی۔

یہ کرامت حضرت عمرؓ کی ہوئی کہ لشکر کا حال ان پر ظاہر ہوا باوجود یکہ لشکر بہت دور تھا۔ اور ان کی کرامت یہ بھی ظاہر ہوئی کہ اس نے آپ کی آواز ساریہ تک پہنچا دی۔ امت میں سے کسی فرد کی کرامت نبیؐ کا معجزہ ہوتا ہے کیونکہ انہیں انہی کی پیروی سے یہ کرامت حاصل ہوئی۔

## بقیہ:۔ زکوٰۃ

اندازے کی رعایت رکھتے ہوئے تھوڑا تھوڑا دیتا رہے۔ اور جب سال وجوب کا ختم ہو۔ اس وقت اپنے مال کا اور اپنی زکوٰۃ کا پورا حساب لگالے۔ اگر کچھ کمی رہ گئی ہو تو اس وقت پوری کردے اور اگر کچھ زیادہ ادا ہوگیا ہو تو اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرے کہ اسی کی توفیق تھی کہ واجب سے زیادہ ادا ہوگیا۔ اس میں تین مصلحتیں ہیں۔ اول تو یہ کہ پوری رقم اگر مقدار میں زیادہ ہوئی تو بڑی رقم کا یک وقت خرچ کرنا اکثر طبیعت پر بار ہو جاتا ہے اور زکوٰۃ کے ادا کرنے میں طیب نفس سے خرچ کرنے کو بہت زیادہ اہمیت ہے۔ دوسری مصلحت یہ ہے کہ ضرورت کے مواقع ہر وقت میسر نہیں ہوتے۔ اس طرح ادا کرنے میں ضرورت کے مواقع پر خرچ ہوتا رہے گا۔ اور اگر سال کے ختم پر حساب کرکے اس خیال سے اس کو علیحدہ رکھے گا کہ وقتاً فوقتاً خرچ کرتا رہے گا تو اس میں ایک تو ہر دن تاخیر ہوتی رہے گی۔ دوسرے اس کا اطمینان نہیں کہ ادائیگی سے پہلے کوئی حادثہ جانی یا مالی پیش نہ آجائے اور زکوٰۃ واجب ہو جانے کے بعد ادا نہ ہونے میں سب کے نزدیک گناہ ہے۔ تیسری مصلحت یہ ہے کہ وقتاً فوقتاً ادا کرتے رہنے میں اگر آدمی کے بخل نے زیادہ زور نہ کیا تو امید یہ ہے کہ مقدار واجب سے کچھ زیادہ اکثر ادا ہو جایا کرے گا جو مرغوب چیز ہے۔ اور یک وقت حساب لگا کر اس پر اضافہ کرنا بہت سے لوگوں کو دشوار ہوگا۔

## خیر الفتاویٰ

مرتب: مولانا مفتی محمد انور

نیا ایڈیشن شائع ہو گیا ہے

چند امتیازی خصوصیات:

- [illegible]
- [illegible]
- [illegible]
- [illegible]
- [illegible]
- [illegible]
- [illegible]

مکتبۃ الخیر — جامعہ خیر المدارس ملتان

فون ۲۲۲۸۳/۲۲۲۲۰

ARFI JEWELLERS — عارفی جیولرز

FOR CREATION OF ATTRACTIVE
**JEWELLERY**

ممتاز زیورات — منفرد ڈیزائن

A Perfect Setting for a perfect Woman
Where trust is a Tradition.

**ARFI JEWELLERS** PH :- ۹۲۶۱۲۶

34 .MUHAMMADI SHOPING CENTRE
BLOCK-G-HAIDRY NORTH NAZIMABAD KARACHI PAKISTAN

هو الشافی —— افتخار الاطباء

○ غرباء کے لئے علاج مفت ○ طلباء وطالبات کو خاص رعایت ○ ایلوپیتھی ڈاکٹرز "انگریزی علاج" سے مایوس حضرات ایک بار ضرور مشورہ کے لئے تشریف لائیں۔ پہلے وقت طے کریں ○ عام طور پر حکماء امراض مخصوصہ کے لئے مشہور کردیئے گئے ہیں۔ الحمد للہ ہمارے ہاں ہر قسم کا علاج کیا جاتا ہے ○ دیسی جڑی بوٹیاں ہی ہمارے مزاج کے مطابق ہیں ○ بیرونی مریض جوابی لفافہ بھیج کر فارم تشخیص مرض مفت منگوا سکتے ہیں۔ مریض کے بارے میں ہر بات صیغۂ راز میں رہے گی ○ عنبر، زعفران، کستوری، سچے موتی اور دیگر نادر ادویات بارعایت دستیاب ہیں۔

طبی دنیا میں ایک جانا پہچانا نام

## دواخانہ ختم نبوۃ

سابقہ: چشتیہ دواخانہ، قائم شدہ ۱۹۲۵ء

الحاج قاری حکیم محمد یونس (ایم اے)

چشتی، نقشبندی، مجددی

رجسٹرڈ کلاس اے

اوقات مطب

موسم گرما، ۲ تا ۲ بجے نماز عصر تا نماز عشاء۔ موسم سرما ۱۰ تا ۱ بجے نماز عصر تا نماز عشاء۔ جمعۃ المبارک ۱۰ تا ۱۲ بجے نماز عصر تا ۹ بجے رات

دواخانہ ختم نبوت، او/۵۶ سرکلر روڈ نزد بنی چوک راولپنڈی۔ فون ۵۵۱۶۷۵

KHATME NUBUWWAT
( AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE )
Registered No. M-160


# کیا آپکو معلوم ہے

تاج ربر انڈسٹریز ۱۹۶۲ سے اپنی مصنوعات دنیا کے کئی ملکوں کو برآمد کرتی ہے جس میں برطانیہ بھی شامل ہے

ہماری تمام مصنوعات حفظانِ صحت کے اُصولوں پر تیار کردہ ہیں

اچھی طرح دیکھکر خریدیں ہینڈل پر
CANNON
اس طرح واضح چھپا ہوا ہے

کوئی بھی اچھا دکاندار گھٹیا یا جعلی مال فروخت نہیں کرتا اور اگر ایسا ہے تو وہ ملک اور آپ کا دشمن ہے

آٹومیٹک مشین پر تین طرفہ سیلوفین پیکنگ ضرور دیکھیں

کینن کی دیگر مصنوعات بھی طلب فرمائیں!

## تاج ربر انڈسٹریز

معیاری مصنوعات کی تیاری
میں (۵۰) سالہ تجربہ کار